e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW

روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 295 Tuesday , July 29 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۲۹۵) لکھنؤ، بروز منگل ۲۹-جولائی ۲۰۲۵ء،مطابق ۳/صفرالمظفر -۱۴۴۷ھ صفحات-۸

ہائی کورٹس کے لیے 19 جج اور ایڈیشنل جج کی تقرری

نئی دہلی (یو این آئی) صدر دروپدی مرمو نے چار ہائی کورٹس کے لیے 19 ججوں اور ایڈیشنل ججوں کا تقرر کیا ہے۔ پیر کو یونین لا اینڈ جسٹس کے جاری کردہ الگ الگ نوٹیفکیشن کے مطابق، ان کا تقرر مدھیہ پردیش، تلنگانہ اور گوہاٹی کے لیے کیا گیا ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق ایڈوکیٹ پشپیندر یادو، آنند سنگھ بہراوت، اجے کمار نرنکاری، جے کمار پلئی اور ہمانشو جوشی کو مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کا جج مقرر کیا گیا ہے، جبکہ عدالتی افسران رام کمار چوبے اور راجیش کمار گپتا کو ترقی دے کر جج بنایا گیا ہے۔ اسی طرح عدالتی افسران آلوک اوستھی، رتنیش چندر سنگھ بیسن، بھگوتی پرساد شرما اور پردیپ متل کو ترقی دے کر مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے ایڈیشنل جج مقرر کیا گیا ہے۔ ایڈوکیٹ گوس میرا محی الدین، چلپتی راؤ سدالا عرف ایس چلاپتی راؤ، وکیتی رام کرشن ریڈی اور گڈی پروین کمار کو تلنگانہ ہائی کورٹ کے ایڈیشنل جج مقرر کیا گیا ہے۔

ووٹر لسٹ پر نظر ثانی کے خلاف یوتھ کانگریس کا احتجاج

نئی دہلی، (یو این آئی) یوتھ کانگریس نے بہار میں الیکشن کمیشن کی طرف سے ووٹر لسٹ کی نظر ثانی کے خلاف پیر کو یہاں احتجاج کیا، جس میں تنظیم کے کارکنوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ یوتھ کانگریس کے کارکنان تنظیم کے دفتر پر جمع ہوئے اور بینر اور پلے کارڈ اٹھائے نعرے لگاتے ہوئے الیکشن کمیشن کے دفتر کی طرف بڑھنے لگے لیکن دہلی پولس کی مضبوط رکاوٹوں کے سامنے نوجوان کچھ نہ کر سکے اور پولیس نے انہیں رائے سینا روڈ پر ہی روک دیا۔ تنظیم کے صدر اودے بھانو چب نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ الیکشن کمیشن بی جے پی کی کٹھ پتلی بن چکا ہے اور جمہوریت کو مودی حکومت کے اشاروں پر رقص کرنے کی شرمناک کوشش کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ووٹر لسٹ پر نظر ثانی کے نام پر ووٹ چوری کی سازش رچی جارہی ہے جسے برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ احتجاج سے اٹھنے والی آواز صرف ایک تنظیم کی نہیں بلکہ ہر نوجوان، دلت، غریب، اقلیت کی ہے۔

سپریم کورٹ نے بہار میں جاری 'ایس آئی آر' پر روک لگانے سے کیا انکار

آج اہم جانکاری داخل کرنے کی ہدایت

نئی دہلی۔ (ایجنسی) سپریم کورٹ نے بہار میں جاری ایس آئی آر (ووٹرس کی خصوصی گہری نظر ثانی) پر روک لگانے سے آج انکار کر دیا۔ حالانکہ دونوں فریقین کو کل کچھ اہم جانکاری داخل کرنے کی ہدایت ضرور دی ہے۔ عدالت عظمیٰ نے دونوں فریقین سے 29 جولائی کی صبح 10.30 بجے تک سماعت کا 'مقررہ وقت' پیش کرنے کو کہا ہے۔ آج ہوئی سماعت کے دوران عدالت نے الیکشن کمیشن سے ایک اہم سوال یہ کیا کہ آدھار کارڈ، ووٹر آئی ڈی (ای پی آئی سی) اور راشن کارڈ کو ووٹر لسٹ کے لیے منظور کیوں نہیں کیا جارہا ہے؟ جسٹس سدھانشو دھولیا اور جوئے مالا باگچی کی بنچ نے کہا کہ اگر فرضی واڑا کی بات ہے تو زمین پر کوئی بھی دستاویز ایسا نہیں ہے جس کی نقل نہ ہو سکے۔ پھر آپ کے فہرست بند 11 دستاویزات کی کیا بنیاد ہے؟ عدالت نے الیکشن کمیشن سے ان دستاویزات (آدھار کارڈ، ووٹر آئی ڈی اور راشن کارڈ) کو شامل کرنے پر غور کرنے اور منگل کی صبح 10.30 بجے تک جواب دینے کو کہا ہے۔ آج الیکشن کمیشن نے اپنے حلف نامہ میں کہا کہ جنوری 2025 کی ووٹر لسٹ میں شامل سبھی لوگ ڈرافٹ لسٹ میں رہیں گے، بشرطیکہ وہ فارم جمع کریں۔ عدالت نے پوچھا کہ اگر کوئی ووٹر لسٹ سے ہٹایا جاتا ہے تو اعتراض ظاہر کرنے اور سماعت کا نظام کیا ہے؟ عدالت نے یہ بھی سوال اٹھایا کہ اجتماعی بائیکاٹ کی جگہ اجتماعی انٹری کیوں نہیں کی جارہی ہے؟ اس دوران الیکشن کمیشن کے وکیل نے کہا کہ ہمیں راشن کارڈ قبول کرنے میں دقت ہو رہی ہے، کیونکہ بڑے پیمانے پر فرضی راشن کارڈ ہیں۔ ساتھ ہی ہم کہہ رہے ہیں کہ آدھار شہریت کا ثبوت نہیں ہے، لیکن آپ شناخت کے ثبوت کی شکل میں آدھار داخل کر سکتے ہیں۔ ہمارے فارم میں کہا گیا ہے کہ اپنا آدھار نمبر دیں۔ دوسری طرف عرضی دہندگان کے وکیل گوپال شنکر نارائن نے ڈرافٹ ووٹر لسٹ کو آخری شکل دینے پر روک کا مطالبہ کیا، لیکن عدالت نے کہا کہ ڈرافٹ لسٹ ان کے حقوق کو متاثر نہیں کرتی اور ضرورت پڑنے پر پورے عمل کو رد کیا جا سکتا ہے۔ اس سماعت کو منگل تک کے لیے ملتوی کرتے ہوئے عدالت نے کہا کہ وہ اگلی تاریخ میں تفصیلی سماعت کا وقت طے کرے گا، تبھی ہم ڈرافٹ شیڈول پر بات کریں گے۔

متنازعہ فلم 'ادئے پور فائلز' پر پابندی برقرار

مولانا ارشد مدنی کی فلم پر مکمل پابندی کی درخواست پر تفصیلی بحث کل

نئی دہلی: 'اودے پور فائلز' نامی متنازعہ ہندی فلم کی نمائش کو لے کر مولانا ارشد مدنی کی جانب سے قانونی چارہ جوئی چل رہی ہے۔ آج دہلی ہائی کورٹ میں ایک بار پھر معاملہ کی سماعت ہوئی۔ عدالت نے فریقین کا موقف سننے کے بعد حکم دیا کہ وہ آئندہ 30 جولائی کو اس پر تفصیلی بحث کریں۔ قابل ذکر ہے کہ یہ معاملہ دہلی ہائی کورٹ سے ہوتے ہوئے وزارت اطلاعات ونشریات تک پہنچا۔ پھر وہاں سے سپریم کورٹ آف انڈیا میں سماعت ہونے کے بعد یہ معاملہ ایک بار پھر دہلی ہائی کورٹ آ پہنچا ہے، کیونکہ مولانا ارشد مدنی نے فلم کی ریلیز پر مکمل پابندی کی عدالت سے درخواست کی ہے۔ گزشتہ دنوں فلم کے پروڈیوسر امت جانی کی جانب سے داخل کردہ پٹیشن پر سپریم کورٹ کی 2 رکنی بنچ کے جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئی مالیا باغچی نے فیصلہ صادر کرتے ہوئے تمام فریق کو دوبارہ دہلی ہائی کورٹ سے رجوع ہونے کی ہدایت دی تھی۔ واضح ہو کہ مولانا ارشد مدنی نے دہلی ہائی کورٹ میں پٹیشن داخل کی ہے جس میں تحریر ہے کہ وزارت اطلاعات ونشریات نے ان کی سرٹیفکیٹ پر نظر ثانی کی درخوست پر فیصلہ صادر کرتے ہوئے فلم سے مزید 6 سین کٹ کیے جانے کی فلم پروڈیوسر کو ہدایت دی ہے، لیکن وہ وزارت اطلاعات ونشریات کے اس فیصلے سے مطمئن نہیں ہیں۔ ایسا اس لیے کیونکہ فلم میں ایک مخصوص فرقے کے خلاف نفرت آمیز مناظر دکھائے گئے ہیں۔ لہٰذا عدالت کو اس فلم کو دیکھنا چاہئے۔ عدالت کو مزید بتایا گیا کہ فلم میں نہ صرف ایک مخصوص طبقے کے خلاف نفرت آمیز مواد موجود ہے بلکہ عدلیہ پر بھی فقرے کسے گئے ہیں اور فلم میں 2 ایسے مقدمات کے تعلق سے بھی تبصرہ موجود ہے جو فی الحال عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ ان میں گیان واپی مسجد کا مقدمہ اور کنہیا لال قتل کا مقدمہ شامل ہے۔ فلم پروڈیوسر کے وکیل گورو بھاٹیا نے مقدمہ کی جلد سماعت کیے جانے کی عدالت سے گزارش کی، جس پر چیف جسٹس آف دہلی ہائی کورٹ دیویندر کمار اپادھیائے اور جسٹس تشار راؤ نے انہیں حکم دیا کہ اب اس مقدمہ کی سماعت پرسوں یعنی 30 جولائی کو کی جائے گی، تب تک فلم کی ریلیز پر پابندی جاری رہے گی۔

پہلگام حملہ اور آپریشن سندور پر لوک سبھا میں تیکھی بحث

'آپ نے کس کے سامنے خودسپردگی کی؟' لوک سبھا میں گورو گگوئی کا مودی حکومت سے سوال

نئی دہلی۔ (ایجنسی) پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے دوران آج لوک سبھا میں آپریشن سندور پر بحث ہو رہی ہے۔ سب سے پہلے راجناتھ سنگھ نے ایوان زیریں میں اپنی بات رکھی، اور پھر اس کے بعد اپوزیشن کی طرف سے کانگریس رکن پارلیمنٹ گورو گگوئی نے یکے بعد دیگرے کئی سوالات مودی حکومت کے سامنے رکھ دیے۔ گورو گگوئی نے کہا کہ آپریشن سندور پر بحث کا اصل مقصد یہ ہے کہ حقیقت سبھی کے سامنے آئے۔ اس آپریشن، پہلگام حملہ اور خارجہ پالیسی سے متعلق سچائی سامنے آنی چاہیے۔ گورو گگوئی نے کہا کہ راجناتھ سنگھ نے اپنی طرف سے بات رکھتے ہوئے فوجی قوت کا اظہار کیا، یہ بہت اچھا ہے... لیکن یہ نہیں بتایا کہ دہشت گرد آخر آئے کیسے۔ ہم ملک کے مفاد میں یہ سوال کرتے رہیں گے۔ ہم جاننا چاہتے ہیں کہ وہ دہشت گرد آخر آئے کیسے؟ ان دہشت گردوں کا مقصد ملک میں فرقہ وارانہ ماحول کو بگاڑنا تھا، اس سلسلے میں کچھ نہیں کہا گیا۔ مجھے افسوس ہے کہ آج راجناتھ جی نے فوجیوں کی بات تو کی، لیکن ہمارے ملک کی عوام کی بات نہیں کی۔ پہلگام میں متاثرین کی جس طرح سے وادی کے لوگوں نے مدد کی، وہ سبھی نے دیکھی۔ ملک بھر میں سیاحوں نے جموں وکشمیر کے لوگوں کا شکریہ ادا کیا، یہ بھی ملک نے دیکھا۔ گورو گگوئی نے لوک سبھا میں اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ پہلگام حملہ کے دوران راہل گاندھی نے صاف لفظوں میں کہا کہ اس مشکل وقت میں ہم حکومت کے ساتھ ہیں۔ ملک جاننا چاہتا ہے کہ حملہ آوروں کو آخر حکومت کیوں نہیں پکڑ پائی۔ ان دہشت گردوں کو کس نے پناہ دی؟ کس نے ان کی مدد کی؟ 100 دن بعد بھی حکومت کے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ حکومت کے پاس جدید ترین سہولیات ہیں، لیکن پھر بھی حکومت کچھ نہیں کر پائی۔ اس حملے کے بعد ایک گھنٹے تک ان کے پاس نہ ایمبولنس پہنچ پائی، نہ فوجی جوان، کیونکہ وہ سب پیدل چل کر آ رہے تھے۔ خوف کا ماحول ایسا تھا کہ اس دوران فوجی کو دیکھ کر لوگ دہشت میں آ گئے تھے۔ راجناتھ سنگھ کو اس معاملے میں ایک لفظ تو کہنا چاہیے تھا۔ گگوئی نے تلخ انداز اختیار کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ یہ حکومت بزدل ہے۔ اس حکومت میں تکبر آ گیا ہے۔ ہم سوال اٹھائیں گے کہ مودی جی جب آپ اس دوران بیرون ملک سے لوٹے تھے تو آپ کو بہار نہیں بلکہ پہلگام جانا چاہیے تھا۔ پہلگام میں کوئی گیا تو راہل گاندھی گئے۔ ان لوگوں کے لیے جو اس حملے مین مارے گئے، ان کی شہادت کا مطالبہ جو کر رہا ہے وہ راہل گاندھی ہیں۔ گورو گگوئی نے آپریشن سندور کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس آپریشن کے دوران ایک بھی رافیل طیارہ گرا ہے تو وہ بڑی بات ہے، کیونکہ ملک کے پاس صرف 35 رافیل ہیں۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ہمارے پاس سب سے اچھے جنگی طیارے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو سی ڈی ایس کو کیوں کہنا پڑا کہ ہمارے جنگی طیاروں نے پہلے غلطی کی تھی، پھر دور سے حملے کا منصوبہ بنایا۔ گگوئی نے کہا کہ پہلے 21 ہدف تھے، لیکن وہ گھٹ کر 9 ہدف ہو گئے، آخر کیوں؟ جنگ بندی سے متعلق کانگریس لیڈر نے کہا کہ ہم تو جنگ کے لیے تیار تھے، لیکن یہ جنگ بندی کیوں ہوئی؟ کس کے آگے آپ جھکے، مودی جی یہ ملک کو بتانا ہوگا۔

ترنمول کانگریس کے کلیان بنرجی نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ آپریشن سندور کی کامیابی کا سہرا صرف مسلح افواج کے سر رہے گا، اس کی کامیابی کا کریڈٹ کوئی اور نہیں لے سکتا۔ انہوں نے کہا کہ کورونا بحران کے دوران ڈاکٹر اسپتالوں میں مریضوں کے ساتھ جدوجہد کر رہے تھے لیکن وزیر اعظم نریندر مودی اس کا کریڈٹ لے رہے تھے، آپریشن سندور کی کامیابی کا کریڈٹ بھی مسٹر مودی لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مسٹر بنرجی نے کہا کہ پہلگام میں 26 لوگوں کو مارنے والے دہشت گرد وہاں کیسے پہنچے، بارڈر سیکورٹی فورس نے توجہ کیوں نہیں دی۔ حملے کے بعد دہشت گرد فرار ہو گئے اور وہ تا حال پکڑے نہیں جا سکے۔ وزیر داخلہ کو اس کی ذمہ داری قبول کرنی چاہیے۔ جب اتنا بڑا دہشت گردانہ حملہ ہوا تو قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال کیا کر رہے تھے؟ سماج وادی پارٹی کے رما شنکر راج بھر نے آپریشن سندور پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ پہلگام دہشت گردانہ حملے جیسے واقعات کو روکنے کے لیے ملک کے سیکورٹی نظام کو مضبوط کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ دعویٰ کیا جارہا ہے کہ آپریشن سندور کے دوران 100 پاکستانی دہشت گرد مارے گئے لیکن پہلگام حملے میں ملوث چار دہشت گرد کہاں گئے؟۔

آپریشن سندور کسی کے دباؤ میں نہیں روکا گیا: راجناتھ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کسی کے دباؤ میں آپریشن سندور روکنے کے اپوزیشن کے الزامات کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہوئے پیر کے روز لوک سبھا میں کہا کہ اس آپریشن کے تمام اہداف مقررہ وقت کے اندر حاصل کیے گئے اور اسے کسی کے دباؤ میں نہیں روکا گیا۔ پیر کے روز ایوان میں پہلگام دہشت گردانہ حملے کے جواب میں ہندوستان کے مضبوط، کامیاب اور فیصلہ کن آپریشن سندور پر خصوصی بحث شروع کرتے ہوئے مسٹر راجناتھ سنگھ نے کہا کہ پوری دنیا نے دہشت گردی کو ہماری قطعی برداشت نہ کرنے کی پالیسی کو دیکھا ہے اور ہم اس سے پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپریشن سندور مکمل طور پر کامیاب رہا اور فورسز نے اپنا ہدف حاصل کر لیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم نے اسے کسی کے دباؤ میں نہیں روکا بلکہ ہم نے دشمن کے ہر منصوبے پر پانی پھیرا ہے۔ ہمارا مقصد جنگ چھیڑنا نہیں تھا بلکہ دہشت گردوں کے ڈھانچے کو نیست ونابود کرنا تھا، جو 22 منٹ میں حاصل کر لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے ڈائرکٹر جنرل آف ملٹری آپریشنز (ڈی جی ایم او) کی سطح پر رابطہ کر کے درخواست کی تھی کہ اب آپریشن روکا جائے۔ یہ پیشکش اس شرط پر قبول کی گئی کہ اس آپریشن کو صرف روکا جارہا ہے، اگر مستقبل میں کوئی گستاخی کی گئی تو آپریشن دوبارہ شروع کیا جائے گا۔ وزیر دفاع نے اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن کے لوگ پوچھتے ہیں کہ ہمارے کتنے طیارے مار گرائے گئے، یہ سوال قومی جذبات کی صحیح نمائندگی نہیں کرتا۔ جب اہداف بڑے ہوں تو نسبتاً چھوٹے مسائل پر سوال نہیں پوچھے جاتے۔ اس سے ملک کی سلامتی، فوجیوں کی عزت اور جوش سے توجہ ہٹ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کو پوچھنا چاہیے تھا کہ ہماری فوج نے کتنے پاکستانی طیارے مار گرائے اور کتنے اڈے تباہ کیے؟ انہوں نے کہا کہ امتحان میں قلم اور پنسل کے ٹوٹنے کی فکر نہیں کرنی چاہئے بلکہ نتیجہ پر توجہ دینی چاہئے۔

آپریشن سندور کے دوران پی ایم مودی اور صدر ٹرمپ کے مابین کوئی گفتگو نہیں ہوئی: جے شنکر

نئی دہلی (یو این آئی) وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے آج کہا کہ آپریشن سندور کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے درمیان کوئی بات چیت نہیں ہوئی اور پاکستان کے خلاف فوجی کارروائی روکنے کا امریکہ کے ساتھ تجارت سے کوئی تعلق نہیں۔ لوک سبھا میں آپریشن سندور پر بحث کے دوران مسٹر جے شنکر نے کہا کہ مسٹر وزیر اعظم مودی اور مسٹر ٹرمپ کے درمیان 22 اپریل سے 17 جون کے درمیان کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی۔ دونوں لیڈروں نے کناڈا دورے کے دوران فون پر بات چیت کی تھی۔ وزیر اعظم جی-7 چوٹی کانفرنس میں شرکت کے لئے کناڈا گئے تھے اور امریکی صدر نے انہیں فون کر کے امریکہ آنے کی دعوت دی تھی۔ وزیر خارجہ جے شنکر نے کہا کہ آپریشن سندور کے دوران کچھ ممالک نے کہا تھا کہ پاکستان جنگ بندی چاہتا ہے تو ہندوستان نے کہا کہ یہ درخواست پاکستان کے ڈائرکٹر جنرل ملٹری آپریشنز (ڈی جی ایم او) کی جانب سے کی جانی چاہئے۔ پاکستان کے ڈی جی ایم او کی فون کال کے بعد ہی فوجی کارروائی روکنے پر غور کیا گیا اور اس پر اتفاق کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کے 193 رکن ممالک میں سے صرف تین ممالک نے آپریشن سندور کی مخالفت کی۔ یہ ہندوستان کی کامیاب سفارت کاری کا ثمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپریشن سندور کے بعد مختلف ممالک میں جانے والے ہندوستانی وفود کی طرف جس طرح توجہ دی گئی، اسے بھی سفارت کاری کی کامیابیوں میں شمار کیا جانا چاہیے۔

آپریشن سندور پر بحث کرنے والوں میں تھرور کا نام شامل نہیں

نئی دہلی۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ششی تھرور پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس میں اپنی پارٹی سے الگ تھلگ دکھائی دے رہے ہیں معتبر ذرائع کے مطابق مسٹر تھرور نے آپریشن سندور کے معاملے پر کانگریس سے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ وہ اس معاملے پر وہی کہیں گے، جو وہ ہر وقت کہتے رہے ہیں ذرائع کے مطابق کانگریس قیادت نے تھرور سے بحث میں شامل ہونے کو کہا تھا، جس پر انہوں نے کہا کہ وہ آپریشن سندور پر حکومت پر تنقید کرنے کی پارٹی لائن پر نہیں چل سکتے۔ جب پارلیمنٹ کے احاطے میں صحافیوں نے ان سے آپریشن سندور کے حوالے سے سوال کیا تو اس پر کوئی جواب دینے کے بجائے خاموش رہے۔ لوک سبھا میں آپریشن سندور پر بحث کے لیے کانگریس کی جانب سے جاری کردہ ممبران پارلیمنٹ کی فہرست میں گورو گگوئی، پرینکا گاندھی واڈرا، دیپندر ہوڈا، پرنیتی شندے، سپتگیری اولاکا اور بیچندر رالیس اولا شامل ہیں۔ مسٹر تھرور کا نام فہرست میں نہیں ہے۔

سب سے لمبے میعاد کار والے وزیر اعلیٰ بنے یوگی آدتیہ ناتھ

لکھنؤ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ایک تاریخی ریکارڈ قائم کرتے ہوئے ریاست کے سب سے لمبے میعاد کار والے وزیر اعلیٰ بننے کا افتخار حاصل کیا ہے۔ انہوں نے آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر اعلیٰ پنڈت گووند ولبھ پنت کا 8 سال 127 دن کا ریکارڈ توڑتے ہوئے اب تک 8 سال چار ماہ اور 10 دن کا موثر میعاد کار پورا کر لیا ہے۔ اس سے پہلے ملائم سنگھ یادو چھ سال 274 دن، سمپورنا نند پانچ سال 345 دن، اکھلیش یادو پانچ سال چار دن اور نارائن دت تیواری تین سال 314 دن وزیر اعلیٰ کے عہدے پر رہے ہیں۔ بی جے پی کا کہنا ہے کہ یوگی آدتیہ ناتھ کا یہ میعاد کار نہ صرف سیاسی استحکام کا مظہر ہے بلکہ حکومت کے ہر شعبے میں بہتری، شفافیت اور عزم مصمم کے ساتھ ترقی کی رفتار کو خاطر خواہ اونچائیوں تک لے جانے والا عہد بھی ہے۔ جرائم اور لاقانونیت سے نبرد آزما یوپی کو وزیر اعلیٰ یوگی نے نئے اتر پردیش میں بدلنے کا کام کیا۔ جہاں نظم ونسق کا اقتدار سب سے اوپر ہے اور حکومت انتظام و بہتر حکمرانی کی مثال بن چکی ہے۔

سری نگر تصادم: پہلگام حملے کا ماسٹر مائنڈ اپنے دو ساتھیوں سمیت ہلاک

سری نگر، (یو این آئی) سری نگر کے مضافاتی علاقے ملنار داچھی گام ہارون علاقے میں سیکورٹی فورسز کے ساتھ تصادم میں تین دہشت گرد مارے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ مہلوکین میں پہلگام حملے کا ماسٹر مائنڈ سلیمان شاہ بھی شامل ہیں جس پر بیس لاکھ روپیہ کا انعام رکھا گیا تھا۔ حکام کے مطابق پیر کی صبح سیکورٹی فورسز نے داچھی گام کے گھنے جنگلاتی علاقے میں آپریشن مہا دیو کے نام سے تلاشی آپریشن شروع کیا جس دوران ملی ٹینٹوں اور سیکورٹی فورسز کا آمنا سامنا ہوا۔ ذرائع نے بتایا، 'دہشت گرد گھنے جنگلات میں روپوش تھے، جنہیں گھیرنے کے بعد فائرنگ کا شدید تبادلہ ہوا جس میں تینوں دہشت گرد مارے گئے۔' جائے تصادم سے ایک امریکی ساختہ کی رائفل اور دیگر ہتھیار و گولہ بارود برآمد کیا گیا ہے۔ حکام نے ہلاک ہونے والے دہشت گردوں کی شناخت لشکرِ طیبہ کے اعلیٰ کمانڈر سلیمان شاہ، جبران اور حمزہ افغانی کے طور پر کی ہے۔ سلیمان شاہ کو پاکستان آرمی کی اسپیشل سروسز گروپ کا سابق کمانڈو قرار دیا گیا ہے، جو گزشتہ کئی برسوں سے جموں وکشمیر میں سرگرم تھا۔ وہ گگن گیر، گاندربل اور بارہمولہ کے گلمرگ میں ہونے والے مہلک حملوں سمیت متعدد تخریبی کارروائیوں کا ماسٹر مائنڈ تھا۔ 22 اپریل کو پہلگام کے سیاحتی مقام بیسرن میں پیش آنے والے دہشت گرد حملے میں 25 سیاح اور ایک مقامی شہری ہلاک ہوئے تھے، جس کے بعد بھارت اور پاکستان کے درمیان شدید کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ اس حملے کے بعد جموں وکشمیر پولیس نے سلیمان شاہ اور اس کے دو ساتھیوں کی معلومات پر 20 لاکھ روپے کے انعام کا اعلان بھی کیا تھا۔

منسا دیوی مندر کے بعد بارہ بنکی کے اوسانیشور مندر میں بھی مچی بھگدڑ، 2 کی موت، 40 زخمی

بارہ بنکی (ایجنسی) ہری دوار کے منسا دیوی مندر میں کل ہوئی بھگدڑ کے بعد آج اتر پردیش کے بارہ بنکی میں بھی اسی طرح کا حادثہ پیش آیا ہے۔ ساون کے تیسرے سوموار کو ضلع کے حیدر گڑھ علاقے میں واقع مشہور اوسانیشور مہادیو مندر میں 'جلابھیشیک' کے دوران اچانک کرنٹ پھیلنے کی خبر سے بھگدڑ مچ گئی۔ اس حادثے میں دو عقیدت مندوں کی موت ہو گئی جبکہ 40 لوگ زخمی بتائے جارہے ہیں۔ عینی شاہدین کے مطابق یہ حادثہ صبح قریب 3 بجے اس وقت پیش آیا جب بھاری تعداد میں عقیدت مند 'جلابھیشیک' کے لیے مندر کے احاطہ میں جمع تھے۔ بتایا جارہا ہے کہ اسی دوران ایک بندر بجلی کے تار پر کود گیا جس سے تار ٹوٹ کر مندر احاطہ کے ٹین شیڈ پر گر گیا۔ تار کے گرتے ہی اس میں سے کرنٹ شیڈ میں پھیل گیا، جس سے وہاں موجود لوگ دہشت میں آ گئے اور بھگدڑ مچ گئی۔ جائے حادثہ پر پہنچے ڈی ایم ششانک ترپاٹھی نے بتایا کہ آج عقیدت مند درشن کے لیے آئے تھے۔ کچھ بندر بجلی کے تار پر کود گئے جس سے شیڈ میں کرنٹ پھیل گئی۔ ڈی ایم کے مطابق تقریباً 19 لوگوں کو بجلی کا جھٹکا لگا۔ انہیں سی ایچ سی حیدر گڑھ اور دوسری جگہوں پر علاج کے لیے لے جایا گیا۔

راہباؤں کی گرفتاری کے بعد رائے پور سے دہلی تک سیاسی درجہ حرارت گرم

رائے پور۔ (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے درگ ریلوے اسٹیشن پر حال ہی میں تبدیلی مذہب اور انسانی اسمگلنگ کے الزام میں دو راہباؤں سمیت تین لوگوں کی گرفتاری کے بعد رائے پور سے دہلی تک سیاسی درجہ حرارت گرم ہو گیا ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کے قائدین نے آج پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے دوران سوشل میڈیا ہینڈل ایکس پر اپنا ردعمل دیتے ہوئے اس معاملے میں ملزمین کی گرفتاری پر سوال اٹھائے، جب کہ اس معاملے کی بازگشت پارلیمنٹ میں بھی سنی گئی۔ اس پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے لکھا "چھتیس گڑھ میں دو کیتھولک راہباؤں کو ان کے عقیدے کی وجہ سے نشانہ بنایا گیا اور انہیں جیل بھیج دیا گیا۔ یہ انصاف نہیں، بلکہ بھارتیہ جنتا پارٹی - آر ایس ایس (بی جے پی - آر ایس ایس) کا بھیڑ تنتر ہے، یہ ایک خطرناک پیٹرن کی عکاسی کرتا ہے، یہ ایک منظم جبر ہے۔ خاموش نہیں بیٹھنا ہے، مذہب کی آزادی کا سب کو آئینی حق حاصل ہے، ہم راہباؤں کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ دریں اثنا، کانگریس کی رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا نے بھی سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر اس معاملے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا "میں چھتیس گڑھ کے درگ ریلوے اسٹیشن پر 25 جولائی کو پیش آنے والے واقعے کی مذمت کرتی ہوں۔ دو عیسائی راہباؤں سسٹر وندنا اور سسٹر پریتی کو بغیر کسی قانونی بنیاد کے حراست میں لیا گیا۔ ان پر مذہب کی تبدیلی اور انسانی اسمگلنگ کا جھوٹا الزام لگایا گیا ہے۔ یہ انسانی حقوق پر سنگین حملہ ہے۔" پرینکا گاندھی نے مزید لکھا کہ یہ واحد کیس نہیں ہے۔ بی جے پی کے دور حکومت میں اقلیتوں کو منظم طریقے سے ہراساں اور بدنام کیا جارہا ہے۔ موب جسٹس اور فرقہ وارانہ تشدد کی ہماری جمہوریت میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ قانون کی بالادستی ہونی چاہیے۔ اس سلسلے میں کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینو گوپال نے بھی چھتیس گڑھ کے وزیر اعلیٰ وشنو دیو سائی کو خط لکھ کر اس معاملے میں بجرنگ دل کے کارکنوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

تبدیلی مذہب معاملہ پر گرفتار 2 راہباؤں کے حق میں راہل-پرینکا نے اٹھائی آواز

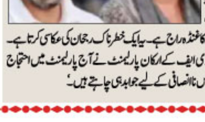

گزشتہ 25 جولائی کو چھتیس گڑھ کے درگ ریلوے اسٹیشن پر 2 کیتھولک راہباؤں کو تبدیلی مذہب کی مہم چلانے کا الزام عائد کرتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا تھا۔ یہ معاملہ اب طول پکڑتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی اور کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے دونوں راہباؤں کی گرفتاری کو غلط ٹھہرایا ہے اور ان کی حمایت میں آواز بلند کی ہے۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا ہے کہ "2 کیتھولک راہباؤں کو چھتیس گڑھ میں ان کے مذہب کی بنیاد پر نشانہ بنا کر جیل بھیج دیا گیا۔ یہ انصاف نہیں ہے، یہ بی جے پی-آر ایس ایس کا غنڈہ راج ہے۔ یہ ایک خطرناک رجحان کی عکاسی کرتا ہے۔ اس حکومت میں یہ اقلیتوں کے منظم استحصال کی نشانی ہے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "یو ڈی ایف کے ارکان پارلیمنٹ نے آج پارلیمنٹ میں احتجاج کیا۔ ہم خاموش نہیں رہیں گے۔ مذہبی آزادی آئینی حق ہے۔ ہم ان کی فوری رہائی اور اس ناانصافی کے لیے جوابدہی چاہتے ہیں۔"

'یہ عرضی یہاں داخل ہی نہیں ہونی چاہیے تھی'، جسٹس ورما کو سپریم کورٹ کی پھٹکار

نئی دہلی۔ (ایجنسی) نقد برآمدگی معاملے میں پھنسے جسٹس یشونت ورما کو سپریم کورٹ نے پھٹکار لگائی ہے۔ ان کی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے عدالت عظمیٰ نے کہا کہ یہ عرضی یہاں آنی ہی نہیں چاہیے تھی۔ دراصل جسٹس ورما نے عرضی داخل کر کے ان کے خلاف جاری ہوئی رپورٹ کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ پیر کو معاملے کی سماعت کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے جسٹس ورما کی عرضی پر سوال کھڑے کیے۔ بنچ نے کہا کہ اس کیس میں پہلا فریق سپریم کورٹ ہی ہے کیونکہ آپ کی شکایت متذکرہ عمل کے خلاف ہے۔ جسٹس دتہ نے داخلی کمیٹی کی رپورٹ کی بھی مانگ کی، جس میں جسٹس ورما کو نقد برآمدگی معاملے میں سنگین بدعنوانی کا قصوروار ٹھہرایا گیا تھا۔ انہوں نے جسٹس ورما کے پیروی کار سینئر وکیل کپل سبل سے پوچھا کہ یہ رپورٹ ریکارڈ پر کیوں نہیں ہے، اس پر سبل نے جواب دیا کہ رپورٹ پبلک ڈومین میں ہے، حالانکہ جسٹس دتہ نے اس بات پر زور دیا کہ رپورٹ یہاں لگنی چاہیے تھی۔ اس دوران کپل سبل نے کہا کہ آئینی عدالت کے ججوں کو ہٹانے کا حق آئین نے پارلیمنٹ کو دیا ہے، جس کے تحت ججوں کے خلاف الزامات کی گہری سماعت کی جاتی ہے۔

غزہ کی جنگ میں وقفہ: پہلے دن 120 ٹرکوں پر لدی امداد تقسیم

اولین ترجیح "لوگوں کو خوراک فراہم کرنا" ہے: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ

غزہ (ایجنسی)۔اسرائیل نے پیر کے روز کہا کہ غزہ کی جنگ میں جزوی توقف کے پہلے دن اقوام متحدہ اور امدادی اداروں کی طرف سے غزہ پٹی میں 120 سے زائد ٹرکوں پر لدی امداد خوراک تقسیم کی گئی۔امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پیر کے روز غزہ پٹی میں جاری انسانی بحران پر بات کرتے ہوئے کہا کہ ان کی اولین ترجیح "لوگوں کو خوراک فراہم کرنا" ہے، کیونکہ "وہاں بہت سے لوگ بھوکے ہیں۔"صدر ٹرمپ نے یہ بیان برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر کے ہمراہ اسکاٹ لینڈ میں اپنی ایک گالف ریزورٹ میں دیا، جہاں دونوں رہنماؤں نے غزہ پٹی کی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔انہوں نے اس موقع پر فلسطینی ریاست کے قیام پر کوئی واضح موقف اختیار کرنے سے گریز کیا۔صدر ٹرمپ نے بتایا کہ امریکہ نے غزہ پٹی کے لیے 60 ملین ڈالر کی امداد فراہم کی ہے اور دیگر ممالک کو بھی اس میں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ اتوار کو یورپی کمیشن کی صدر ارزولا فان ڈیر لاین سے ان کی ملاقات میں صدر ٹرمپ کو یقین دہانی کرائی گئی کہ یورپی ممالک بھی غزہ پٹی کے لیے امداد میں "نمایاں اضافہ" کریں گے۔امریکی صدر ٹرمپ نے مزید کہا کہ وہ آج پیر ہی کے روز برطانوی وزیر اعظم اسٹارمر کے ساتھ بھی غزہ پٹی میں انسانی بحران پر تفصیلی گفتگو کرنے والے تھے۔ ٹرمپ کا مزید کہنا تھا، "ہم بہت سا پیسہ اور خوراک دے رہے ہیں، اور دیگر ممالک بھی اب آگے آ رہے ہیں۔ یہ ایک بحران ہے۔ انہیں (فلسطینیوں کو) فوری طور پر خوراک اور تحفظ کی ضرورت ہے۔" برطانوی وزیر اعظم سٹارمر نے صدر ٹرمپ کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا، "یہ ایک انسانی بحران ہے، ایک مکمل تباہی۔ میرے خیال میں برطانیہ کے عوام جو کچھ اپنی ٹی وی اسکرینوں پر دیکھ رہے ہیں، وہ اس پر شدید غم و غصے کا اظہار کر رہے ہیں۔" صدر ٹرمپ نے فرانسیسی صدر ایمانوئل ماکروں کی جانب سے فلسطینی ریاست کے قیام کی حمایت کیے جانے پر کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ تاہم انہوں نے حماس کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اس گروپ نے مزید اسرائیلی یرغمالیوں، زندہ یا مردہ، کو رہا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔انہوں نے بتایا کہ انہوں نے اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو کو باور کرایا ہے کہ انہیں "شاید یہ معاملہ کسی اور طریقے سے حل کرنا ہوگا۔" غزہ پٹی میں جنگ بندی کے امکان کے بارے میں جب صدر ٹرمپ سے پوچھا گیا، تو ان کا کہنا تھا، "ہاں، جنگ بندی ممکن ہے، لیکن آپ کو اسے حاصل کرنا ہوگا۔ آپ کو اسے (لڑائی کو) ختم کرنا ہوگا۔" اس بیان سے ڈونلڈ ٹرمپ کی کیا مراد تھی، اس بارے میں انہوں نے کوئی وضاحت نہ کی۔ فلسطینی قیادت نے اسرائیل پر مقبوضہ مغربی کنارے میں آباد کاروں کی بستیوں کی تعمیر کو ہوا دیتے ہوئے امن پیش قدمی کو بار بار ناکام بنانے کا الزام عائد کیا ہے۔ تنظیم آزادی فلسطین (پی ایل او) کی ایگزیکیٹو کمیٹی کے رکن اور فلسطینی خود مختار اتھارٹی کے صدر محمود عباس کے قریبی ساتھی احمد مجدلانی نے اپنے ایک تازہ بیان میں کہا ہے کہ اسرائیل مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودی بستیوں کی تعمیر کو بڑھا رہا ہے، جس سے متصلہ فلسطینی ریاست اور اس کی آزادی کے امکانات کو نقصان پہنچے گا۔ پی ایل او کے اس سرکردہ رہنما کا یہ بیان ایک ایسے وقت پر سامنے آیا ہے جب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں کئی دہائیوں پرانے اسرائیلی فلسطینی تنازعے کے حل کے طور پر دو ریاستی حل کو تقویت دینے کے لیے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس ہو رہا ہے۔ یہ اجلاس فرانس اور سعودی عرب کے ایما پر بلایا گیا ہے اور اس میں ان دونوں ممالک کے وزرائے خارجہ شرکت کر رہے ہیں۔ تاہم اسرائیل اور اس کا قریبی اتحادی امریکہ اس تین روزہ اجلاس کا بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ احمد مجدلانی نے اس اجلاس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ ستمبر میں متوقع اس صدارتی اجلاس کی تیاری ہے، جس کا انعقاد یا تو فرانس میں یا پھر اقوام متحدہ کے سفارت کاروں کے اعلیٰ سطحی اجلاس کے موقع پر ہوگا۔

غزہ میں اسرائیلی حملے: حاملہ خاتون سمیت درجنوں ہلاک، متعدد زخمی

حماس (ایجنسی)۔حماس کے زیر انتظام فعال غزہ کی وزارت صحت کے مطابق اسرائیل کی جانب سے پابندیوں میں نرمی کے اعلان کے ایک دن بعد غزہ سٹی کے مختلف مقامات پر پیر کو ہونے والے متعدد اسرائیلی حملوں میں ایک حاملہ خاتون سمیت کم از کم 34 افراد کی ہلاک ہو گئے ہیں۔ پیر 28 جولائی کو ہوئے متعدد اسرائیلی حملوں میں درجنوں فلسطینی شہریوں کی ہلاکت کے ساتھ علاقے میں بحرانی صورتحال مزید سنگین ہوتی جا رہی ہے۔ یہ ہلاکتیں ایسے وقت میں ہوئیں جب اسرائیل نے ایک روز قبل امدادی پابندیوں میں نرمی کا اعلان کیا تھا اور مخصوص علاقوں میں فوجی کارروائیوں کو جزوی طور پر روکنے کا عندیہ دیا تھا۔اتوار کو اسرائیل نے غزہ شہر، دیر البلح اور مواصی کے علاقوں میں روزانہ 10 گھنٹے کے لیے فوجی کارروائیاں روکنے کا اعلان کیا تا کہ امدادی سامان کی ترسیل ممکن بنائی جا سکے۔ اس اقدام کا مقصد بھوک اور بنیادی ضروریات کی شدید قلت کا سامنا کرنے والے فلسطینیوں تک امداد پہنچانا تھا۔اسرائیل نے کہا ہے کہ وہ فوجی کارروائیوں کو انسانی ہمدردی کے اقدامات کے ساتھ ہم آہنگ کر کے جاری رکھے گا۔ تاہم، اسرائیلی فوج کی جانب سے پیر کے روز ہونے والے تازہ حملوں پر کوئی فوری تبصرہ نہیں کیا گیا، حالانکہ یہ حملے اعلان کردہ وقفے کے وقت سے باہر ہوئے۔ اسرائیل کا اعلان کردہ وقفہ صبح 10 بجے سے رات 8 بجے کے درمیان ہوگا۔ مقامی طبی حکام کے مطابق، حملے غزہ کے مختلف علاقوں میں ہوئے اور ان میں عام شہری نشانہ بنے۔ امدادی ادارے اب بھی شدید مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں، کیونکہ محفوظ راہداریوں کے باوجود رسائی محدود ہے اور خطرات برقرار ہیں۔ وسطی غزہ کے عودہ ہسپتال کے مطابق، ہسپتال کو سات فلسطینیوں کی لاشیں موصول ہوئیں جو امدادی تقسیم کی ایک امریکی و اسرائیلی حمایت یافتہ سائٹ کے قریب اسرائیلی فائرنگ سے ہلاک ہوئے۔ ہسپتال کے حکام نے مزید بتایا کہ 20 افراد زخمی حالت میں ہسپتال لائے گئے، جنہیں اسی مقام کے قریب نشانہ بنایا گیا۔ غزہ کے جنوبی شہر خان یونس کے مغربی علاقے مواصی میں ایک گھر پر حملے کے نتیجے میں سات ماہ کی حاملہ خاتون سمیت 12 افراد ہلاک ہو گئے۔

غزہ پر اسرائیلی حملے جاری

53 فلسطینی جاں بحق □ جنوبی غزہ میں دو اسرائیلی فوجی ہلاک □ غزہ: اسرائیل کی کارروائی میں امداد کے متلاشی 8 افراد سمیت مزید 41 فلسطینی جاں بحق

غزہ، 27 جولائی (یو این آئی) غزہ کے تین علاقوں میں روزانہ 10 گھنٹے کے لیے عسکری کارروائیاں روکنے کے اعلان کے باوجود غزہ پر اسرائیلی حملے جاری ہیں جن میں صبح سے اب تک 53 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ رائٹر کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوج نے اعلان کیا ہے کہ وہ غزہ کے 3 مخصوص علاقوں میں روزانہ کی بنیاد پر عسکری کارروائیاں عارضی طور پر روک دے گی، یہ اعلان اس وقت سامنے آیا جب اسرائیلی حکام نے فلسطینی علاقے میں انسانی بحران کو کم کرنے کے لیے متعدد اقدامات کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ اسرائیلی فوج نے بتایا ہے کہ یہ عارضی وقفہ روزانہ المواسی، دیر البلح اور غزہ سٹی میں صبح 10 بجے سے شام 8 بجے تا حکم ثانی نافذ العمل رہے گا۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ ان علاقوں میں صبح 6 بجے سے رات 11 بجے تک مخصوص محفوظ راستے بھی مستقل طور پر کھلے رہیں گے تا کہ شہریوں اور امدادی گاڑیوں کی نقل و حرکت کو ممکن بنایا جا سکے۔ تاہم قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق غزہ میں طبی ذرائع نے بتایا کہ اسرائیلی فوج کے اعلان کے باوجود غزہ میں اس کے دہشتانہ حملے جاری ہیں جن میں خاتون اور چار بچوں سمیت صبح سے اب تک 53 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، جبکہ مزید چھ فلسطینی بھوک کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ طبی ذرائع کے مطابق 53 شہداء میں 32 افراد وہ تھے جو امداد کے حصول کے لیے جمع ہوئے تھے۔

اسرائیلی فوج نے کہا کہ اتوار کے روز جنوبی غزہ میں لڑائی میں دو اسرائیلی فوجی ہلاک ہو گئے۔ اس سے ایک دن قبل ایک اور فوجی کی موت کی تصدیق ہوئی تھی جو گذشتہ ہفتے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہلاک ہو گیا تھا۔ وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے ایکس پر کہا، ہم نے تین نوجوان ہیروز کھو دیے ہیں جو چند بہترین سپاہی تھے اور انہوں نے ہماری ریاست کی حفاظت اور ہمارے تمام قیدیوں کی واپسی کے لیے اپنی جانیں دیں۔ بیس اور 22 سال کی عمر کے دونوں فوجیوں نے گولانی انفنٹری بریگیڈ کی 51 ویں بٹالین میں خدمات انجام دیں۔ اسرائیلی فوجی ذرائع نے بتایا کہ وہ اس وقت ہلاک ہو گئے جب ان کی بکتر بند گاڑی خان یونس شہر میں دھماکے سے پھٹ گئی۔ متعدد اسرائیلی ذرائع ابلاغ کے فوجی نامہ نگاروں نے بتایا کہ دھماکہ ایک دیسی ساختہ بم کی وجہ سے ہوا جو ایک سرنگ سے برآمد ہونے والے مزاحمت کار نے کیا۔ معاملے کی تفتیش جاری تھی۔

مقبوضہ فلسطین کے شہر غزہ میں اسرائیلی ناکہ بندی کے باعث بھوک کا شکار ایک اور نومولود زندگی کی بازی ہار گیا، 14 گھنٹے میں بھوک سے مرنے والے افراد کی تعداد 14 ہو گئی۔ اسرائیل کی کارروائی میں امداد کے متلاشی 8 افراد سمیت مزید 41 فلسطینی شہید ہو گئے۔ الجزیرہ عربی کے مطابق غزہ سٹی کے الشفا ہسپتال کے ایک ذرائع نے بتایا ہے کہ نومولود محمد ابراہیم عدس غذائی قلت اور دودھ کی متبادل خوراک کی شدید کمی کے باعث جاں بحق ہو گیا ہے۔ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے مطابق غزہ سٹی وہ علاقہ ہے جہاں غذائی قلت سب سے زیادہ شدید ہے، اور وہاں پانچ سال سے کم عمر کے تقریباً ہر 5 میں سے ایک بچہ شدید غذائی قلت کا شکار ہے۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق، غزہ کی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ وزارت نے مزید بتایا کہ غزہ میں گزشتہ 24 گھنٹے کے دوران بچوں سمیت 14 افراد بھوک اور غذائی قلت کے باعث شہید ہو گئے۔ بیان کے مطابق اسرائیل کی جانب سے مسلط کردہ بھوک اور غذائی قلت کے باعث شہید ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 147 ہو گئی ہے، جن میں 88 بچے شامل ہیں۔ الجزیرہ کے مطابق بچوں کے لیے دودھ کے متبادل کی شدید قلت کے باعث دسیوں ہزار کمزور اور غذائی قلت کے شکار شیر خوار بچے آہستہ آہستہ موت کے منہ میں جا سکتے ہیں۔ سرکاری میڈیا دفتر کا کہنا ہے غزہ میں ایک سال سے کم عمر کے 40 ہزار سے زائد شیر خوار بچے اس ظالمانہ اور دم گھونٹنے والی ناکہ بندی کے باعث سست موت کے خطرے سے دوچار ہیں۔ دفتر نے الزام لگایا کہ اسرائیل گزشتہ 150 دنوں سے بچوں کے دودھ کی متبادل خوراک کی ترسیل کو روک رہا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ تمام گزرگاہیں فوری اور غیر مشروط طور پر کھولی جائیں اور بچوں کا دودھ اور دیگر انسانی امداد فوری طور پر داخل کی جائے۔ غزہ کے اسپتالوں میں موجود ذرائع نے الجزیرہ کو بتایا ہے کہ آج صبح سے اب تک اسرائیلی حملوں میں غزہ بھر میں 41 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، جن میں 8 عام شہری بھی شامل ہیں جو انسانی امداد کے انتظار میں کھڑے تھے اور انہیں نشانہ بنایا گیا۔

پاکستان: اربعین کے زائرین کے لیے زمینی سفر پر پابندی

اسلام آباد (ایجنسی)۔پاکستان کی وفاقی حکومت نے قومی سلامتی کے پیش نظر اربعین کے زائرین پر بذریعہ سڑک ایران اور عراق جانے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ البتہ حکومت نے زیارت کی سہولت کے لیے مزید پروازوں کا بندوبست کرنے کی ہدیت کی ہے۔ پاکستان کے وزیر داخلہ محسن نقوی نے اتوار کے روز اس بات کی تصدیق کی کہ وفاقی حکومت نے شورش زدہ صوبہ بلوچستان میں سکیورٹی کے خدشات کا حوالہ دیتے ہوئے اربعین کے لیے عراق اور ایران جانے والے زائرین کے زمینی سفر پر پابندی عائد کر دی ہے۔ واضح رہے کہ زائرین چہلم کی تقریب میں شرکت کے لیے عراق جاتے ہیں، جسے 'اربعین' کہا جاتا ہے۔ چہلم پیغمبر اسلام کے نواسے امام حسین کی شہادت کے سوگ کے 40 ویں دن کے موقع پر ہر سال منایا جاتا ہے اور بہت سے پاکستانی اس مذہبی جلوس میں شرکت کے لیے عراق کا سفر کرتے ہیں۔ پاکستان کے وزیر داخلہ محسن نقوی نے حکومت کے اس فیصلے کا اعلان سوشل میڈیا ایکس پر کیا اور کہا کہ یہ ایک مشکل فیصلہ تھا، تاہم سکیورٹی وجوہات کے سبب ایسا کرنا پڑا۔ انہوں نے اپنی ایک پوسٹ میں لکھا: "وزارت خارجہ، (بلوچستان کی حکومت) اور سکیورٹی ایجنسیوں کے ساتھ وسیع تر مشاورت کے بعد، یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ زائرین کو اس سال اربعین کے لیے سڑک کے ذریعے عراق اور ایران جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔" انہوں نے مزید کہا کہ یہ مشکل فیصلہ عوامی تحفظ اور قومی سلامتی کے مفاد میں کیا گیا"، تاہم چہلم کے لیے زائرین ہوائی جہاز سے سفر کر سکیں گے۔ نقوی نے زور دے کر کہا کہ وزیر اعظم شہباز شریف نے حکام کو ہدایت کی ہے کہ آنے والے دنوں میں ان کی زیارت کی سہولت کے لیے زیادہ سے زیادہ پروازوں کا بندوبست کیا جائے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان (اے پی پی) کی اطلاع کے مطابق نقوی نے اس فیصلے کا اعلان اتوار کی صبح وزیر اعظم شہباز شریف سے ملاقات کے بعد کیا۔ اطلاعات کے مطابق انہوں نے زائرین سے متعلق اس نئی پالیسی سے متعلق انہیں تفصیل سے آگاہ کیا۔ وزیر اعظم آفس سے جاری ایک پریس ریلیز کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ شہباز شریف نے وزیر ہوا بازی خواجہ آصف کو زائرین کے لیے "خصوصی پروازوں" کا انتظام کرنے کی بھی ہدایت کی۔ وزیر اعظم شہباز شریف کی ہدایت پر زائرین کی سہولت کے لیے پروازوں کا بندوبست کرنے کے لیے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز (پی آئی اے) نے آٹھ سے 11 اگست کے درمیان کراچی سے چار خصوصی پروازوں کا اعلان کیا ہے، جبکہ نجف سے واپسی کی پروازیں 18 سے 21 اگست تک شیڈول کی گئی ہیں۔ زمینی راستے کے سفر پر پابندی کا اعلان اربعین سے محض 15 دن قبل کیا گیا ہے، جس سے عازمین اس بات سے پریشان ہیں کہ ان کو مالی نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے اور اس سے یہ خدشہ بھی پیدا ہوا ہے کہ دسیوں ہزار کم آمدن والے عازمین سفر کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ بعض ٹریول گروپوں کا کہنا ہے کہ بہت سے لوگ پہلے ہی ویزا، گاڑیوں کے سرٹیفیکیشن اور ہوٹل کی بکنگ کے لیے پیشگی ادائیگیاں کر چکے تھے۔ عراق میں کربلا کے علاقے میں امام حسین اور ان کے بھائی عباس ایک دوسرے کے آمنے سامنے دو عظیم الشان مقبروں میں مدفون ہیں اور یہ شیعہ مسلمانوں کا مرکز ہے۔ گزشتہ برس اربعین کے موقع پر 21 ملین سے زیادہ عقیدت مندوں نے کربلا کا دورہ کیا تھا۔

جرمنی میں ٹرین پٹری سے اتری، 3 افراد ہلاک، متعدد زخمی

برلن، 28 جولائی (یو این آئی) جنوبی جرمنی کی ریاست بیڈن-ورٹمبرگ میں اتوار کی شام ایک علاقائی ایکسپریس ٹرین پٹری سے اتر گئی، جس سے تین افراد ہلاک اور متعدد شدید زخمی ہو گئے۔ مقامی پولیس نے اس حادثہ کی اطلاع دی۔ یہ حادثہ ریڈلنگن قصبے کے قریب اس وقت پیش آیا جب ٹرین کے دو ڈبے پٹری سے اتر گئے۔ پولیس کے ایک بیان کے مطابق، مقامی پولیس نے جائے وقوعہ پر ایک کمانڈ سینٹر قائم کیا ہے اور بڑی تعداد میں امدادی اہلکار تعینات کیے ہیں۔ متاثرہ ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ متصلہ سڑک کو بھی بند کر دیا گیا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ ٹرین کے پٹری سے اترنے کے اسباب کی تحقیقات جاری ہیں۔ جرمن چانسلر فریڈرک مرز نے واقعے کے بعد متاثرین کے ساتھ تعزیت کا اظہار کیا۔

تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کے رہنماؤں نے ملیشیا کے وزیر اعظم سے جنگ بندی پر بات چیت کی

کوالالمپور، 28 جولائی، (یو این آئی) تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کے رہنماؤں نے آج ملیشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم کی سرکاری رہائش گاہ پر ان سے ملاقات کر کے جنگ بندی کے معاملے پر بات چیت کی۔ کمبوڈیا کے وزیر اعظم ہُن مانیت اور تھائی لینڈ کے قائم مقام وزیر اعظم پھومتھم وچیایاچائی اپنے اپنے وفود کے ساتھ مسٹر انور ابراہیم کی سرکاری رہائش گاہ پر پہنچے۔ مسٹر ابراہیم گزشتہ ہفتے کمبوڈیا اور تھائی لینڈ کے درمیان سرحدی تنازع کے بعد پیدا ہونے والے تناؤ کو کم کرنے کی کوششوں کی میزبانی اور رہنمائی کر رہے ہیں۔ جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی تنظیم (آسیان) کے وزرائے خارجہ نے اس ملاقات سے قبل آج صبح ایک مشترکہ بیان جاری کرتے ہوئے دونوں فریقین سے زیادہ سے زیادہ تحمل برتنے اور جنگ بندی کی کوششوں کو کمزور کرنے والے کسی بھی عمل سے گریز کرنے کی اپیل کی۔ بیان میں کہا گیا، ہم کمبوڈیا اور تھائی لینڈ کے درمیان سرحدی علاقوں میں جاری صورتحال پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں دونوں جانب جانی نقصان ہو رہا ہے، سرکاری املاک کو نقصان پہنچ رہا ہے اور سرحدی علاقوں سے بڑی تعداد میں لوگ بے گھر ہو رہے ہیں۔ ہم دونوں فریقوں سے اپیل کرتے ہیں کہ دشمنی ختم کریں، امن اور استحکام کو بحال کرنے کے لیے مذاکرات کریں، اور تنازعات و اختلافات کو پرامن طریقے سے حل کریں۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق متنازع سرحدی علاقوں کو لے کر کمبوڈیا اور تھائی لینڈ کی افواج کے درمیان مسلح جھڑپ پانچویں دن میں داخل ہو چکی ہے۔ اس جھڑپ میں 100 سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں اور ہزاروں افراد نقل مکانی پر مجبور ہو چکے ہیں۔ دونوں ملکوں کے رہنماؤں نے اشارہ دیا کہ جنگ بندی فوری طور پر نافذ العمل ہوگی، جب کہ امن مذاکرات سے چند گھنٹے قبل بھی جھڑپیں جاری تھیں۔ کمبوڈیا کے حکام نے الزام لگایا کہ تھائی لینڈ نے ابتدائی اوقات میں کم از کم 2 مقامات پر حملہ کیا، جب کہ تھائی فوج نے کہا کہ پیر کی صبح 3 صوبوں میں جھڑپیں جاری تھیں۔ امریکا اور چین نے بھی جنگ بندی مذاکرات میں مبصرین کی حیثیت سے مدد کی پیشکش کی تھی، امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے مطابق پیر کے روز امریکی محکمہ خارجہ کے اہلکار مذاکرات میں معاونت کے لیے موقع پر موجود تھے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ہفتے کے روز اعلان کیا تھا کہ جنوب مشرقی ایشیائی ممالک جنگ بندی مذاکرات پر رضامند ہو گئے ہیں، تاہم ہفتے کے آخر تک مقامی سطح پر لڑائی جاری رہی۔ انہوں نے کہا تھا کہ انہوں نے تھائی اور کمبوڈیائی رہنماؤں کو خبردار کیا ہے کہ اگر مہلک سرحدی تنازع جاری رہا تو وہ ان دونوں ممالک کے ساتھ کوئی تجارتی معاہدہ نہیں کریں گے۔

ترکیہ کے جنگلات میں آگ لگنے سے 14 افراد ہلاک

استنبول، 28 جولائی (یو این آئی) ترکیہ کے جنگلات میں آگ پھیلنے سے 14 افراد جاں بحق ہو گئے۔ حکام کے مطابق گزشتہ ایک ہفتے کے دوران آگ میں کم از کم 14 افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور 3,500 سے زائد افراد کو اپنے گھروں سے محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق ترک وزیر جنگلات ابراہیم یماکلی نے بتایا کہ برسا اور کرابک صوبوں میں لگنے والی آگ بہت شدید ہے۔ برسا شہر ترکیہ کا چوتھا بڑا شہر ہے، جنگل کی آگ اس شہر کے قریب پہنچنے کی وجہ سے وہاں سے ساڑھے 3 ہزار افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ متاثرہ علاقوں میں درجہ حرارت میں غیر معمولی طور پر اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے، مزید تیز ہواؤں سے آگ مزید پھیل رہی ہے۔ برسا شہر کے باہر لگنے والی آگ سے جاں بحق ہونے والے رضا کار فائر فائٹرز کی تعداد میں اب 4 ہو گئی ہے۔ حکومت نے 2 مغربی صوبوں ازمیر اور بیلسک کو آفت زدہ قرار دے دیا ہے۔

امریکہ اور یورپی یونین کے مابین ہوا تجارتی معاہدہ

لندن، 28 جولائی (یو این آئی) امریکہ اور یورپی یونین (ای یو) کے مابین تجارت کے حوالے سے معاہدہ طے پا گیا ہے۔ دونوں نے ملاقات کے بعد فیصلہ کیا کہ امریکہ، یورپی یونین کی بہت سی مصنوعات پر 15 فیصد ٹیرف عائد کر سکے گا۔ امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور کمیشن کی صدر اورزولا فون دیر لاین نے اتوار کو ایک ملاقات کے بعد یہ اعلان کیا۔ یہ اعلان اسکاٹ لینڈ میں مذاکرات کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس میں کیا گیا۔ دونوں رہنماؤں نے اس معاہدے کو "تجارتی توازن" کی بحالی اور زیادہ مساوی تجارت کو فروغ دینے کے طور پر بیان کیا ہے۔ پریس کانفرنس میں مسٹر ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ معاہدہ امریکی کاروں کو دوبارہ یورپین بازار میں بھیجنے اور یورپی یونین کو زرعی برآمدات کو آسان بنانے کی اجازت دے گا۔

صدر کے ساتھ پارلیمانی کمیشن کے اراکین کی اہم نشست، مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال

تہران (ایجنسی)۔ اسلامی جمہوریہ ایران کی پارلیمنٹ کے قومی سلامتی کمیشن کے ترجمان نے بتایا ہے کہ آج کمیشن کے اراکین نے صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان سے ملاقات کی۔ انھوں نے بتایا کہ اس ملاقات میں ملک کے دفاعی بجٹ، پائیدار سکیورٹی کے لئے ضروری اقدامات، جوہری صنعت کی گنجائشوں اور آئی اے ای اے کے ساتھ تعاون معطل کرنے کے قانون پر مکمل عمل درآمد کے بارے میں گفتگو کی گئی۔ ابراہیم رضائی نے بتایا کہ اس نشست میں صدر مملکت کے دورہ اقوام متحدہ کے خصوصی ایجنڈے اور اس بات پر زور دیا گیا کہ ان کے اس سفر میں، اسلامی جمہوریہ ایران کی عزت و توقیر اور توانائی و اقتدار کا پیغام جانا چاہئے۔ ایران کے قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی کے پارلیمانی کمیشن کے ترجمان نے بتایا کہ نشست میں، اسنیپ بیک میکنزم فعال ہونے کی صورت میں، دنیا کی بڑی طاقتوں بالخصوص پانچ جمع ایک کے ملکوں کے تئیں عزتمندانہ رد عمل، ایٹامک ڈیٹرنس قائم کرنے، خارجہ پالیسی کی حکمت عملی میں تبدیلی، حالیہ جارحیت میں صیہونی حکومت کے جرائم کی دستاویز تیار کرنے، ملی وحدت کے تحفظ، بنیادی ضرورت کی چیزوں کی قیمت کو ثابت رکھنے مختلف شعبوں میں Passive Defense کے اقدامات، بعض ملکوں کے ساتھ روابط پر نظر ثانی، نامکمل قومی منصوبوں کی تکمیل اور غزہ کے عوام کا محاصرہ ختم کرانے کی کوشش پر زور دیا گیا اور 12 روزہ جارحیت کے دوران صدر مملکت کی استقامت و مجاہدت کی قدردانی کی گئی۔

نیویارک میں فلسطینی مسئلے کے پر امن حل سے متعلق اعلیٰ سطحی بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد

نیویارک، 28 جولائی (یو این آئی) آج نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر دفتر میں فلسطینی مسئلے کے پر امن حل اور دو ریاستی حل پر عمل درآمد سے متعلق اعلیٰ سطحی بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد ہو رہا ہے۔ کانفرنس کی مشترکہ صدارت سعودی عرب اور فرانس کر رہے ہیں... اس میں بین الاقوامی اور اقوام متحدہ کی سطح پر شرکت کی جا رہی ہے۔ کانفرنس کا مقصد ایک ایسا عملی اور بامعنی راستہ نکالنا ہے جو ریاست فلسطین کے اعتراف کو تقویت دے اور علاقائی امن کے مواقع کو ممکن بنائے۔ باخبر ذرائع نے العربیہ ڈاٹ نیٹ کو انکشاف کیا ہے کہ اس کانفرنس میں شامل 8 کمیٹیاں جون سے ہی اپنا کام شروع کر چکی ہیں، جن کا مقصد ریاستِ فلسطین کے فریم ورک سے متعلق اقتصادی، سیاسی اور سکیورٹی پہلوؤں پر مشترکہ تصورات تیار کرنا ہے۔ ان کمیٹیوں میں شامل ممالک میں اسپین، اردن، انڈونیشیا، اٹلی، جاپان، ناروے، مصر، برطانیہ، ترکی، میکسیکو، برازیل، سینیگال، عرب لیگ اور یورپی یونین شامل ہیں۔ یہ "یوم امن" کی کوششوں سے متعلق ایک گروپ کی شکل میں کام کر رہی ہیں۔ کمیٹیوں کی ذمے داریوں میں ایک خود مختار اور متحدہ فلسطینی ریاست کے تصور، سلامتی کو مضبوط بنانے، امن کی زبان کو فروغ دینے، فلسطین کے اقتصادی طور پر کامیاب ہونے کے امکانات، تعمیر نو، دو ریاستی حل کے تحفظ، بین الاقوامی قانون کے احترام کو فروغ دینے اور یوم امن کی کوششوں جیسے موضوعات پر توجہ مرکوز ہے۔ اسی تناظر میں، کانفرنس کا مقصد اسرائیلی خلاف ورزیوں کے فوری حل، اور دو ریاستی حل کے ذریعے اس دیرینہ تنازع کے خاتمے کے لیے پیش رفت یقینی بنانا ہے۔ اب متعدد ممالک دو ریاستی حل کو امن کے واحد ممکنہ راستے کے طور پر دیکھنے لگے ہیں۔ یورپی یونین کے ممالک نے اس کانفرنس کو نہ صرف مشرق وسطیٰ بلکہ پورے یورپی اتحاد کے لیے بھی ایک فیصلہ کن لمحہ قرار دیا ہے۔ کانفرنس میں سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان، ان کے فرانسیسی ہم منصب ژاں نوئل بارو، فلسطینی وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصطفیٰ، قطری وزیر اعظم اور وزیر خارجہ شیخ محمد بن عبدالرحمٰن، نیز دیگر شریک ممالک کے وزرائے خارجہ اور اقوام متحدہ میں ان کے سفارتی نمائندے شرکت کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتریس بھی کانفرنس سے خطاب کریں گے۔ مذکورہ ذرائع نے "العربیہ ڈاٹ نیٹ" کو بتایا کہ سعودی عرب اور فرانس کی مشترکہ صدارت کا مقصد فلسطینی ریاست کے باضابطہ اعتراف اور دو ریاستی حل کی طرف پیش رفت کو تقویت دینا ہے۔ اس طرح محض مذمتی بیانیے سے آگے بڑھ کر فلسطین کے باقاعدہ اعتراف اور عملی حل کی طرف جایا جا سکے، اور اس بات کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے کہ عرب اسرائیل تنازع کی جڑیں کہاں پیوست ہیں۔

مذاکرات اُس وقت تک بامعنی ہیں جب تک نسل کشی اور شہریوں کو بھوکا رکھنے کا سلسلہ جاری ہے: حماس

غزہ، 28 جولائی (یو این آئی) غزہ میں حماس کے سربراہ خلیل الحیہ نے کہا ہے کہ جنگ بندی سے متعلق جاری مذاکرات اُس وقت تک بامعنی نہیں ہو سکتے جب تک محاصرہ، نسل کشی اور شہریوں کو بھوکا رکھنے کا سلسلہ جاری رہے۔ ان کا کہنا تھا کہ فوری طور پر اور باعزت طریقے سے خوراک اور دوا کی فراہمی ہی مذاکرات کے جاری رہنے کی حقیقی اور سنجیدہ علامت ہو سکتی ہے۔ خلیل الحیہ نے اتوار کے روز ایک ریکارڈ شدہ بیان میں کہا غزہ کے ہمارے بچوں، عورتوں اور عوام پر محاصرے، نسل کشی اور بھوک کے سائے میں مذاکرات کا کوئی مطلب نہیں بنتا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ حماس یہ ہرگز قبول نہیں کرے گی کہ ہمارے عوام، ان کی تکلیف اور ان کے بہتے لہو کو اسرائیلی قبضے کی مذاکراتی چالوں اور سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے۔ انھوں نے مزید کہا "ہم ان فضائی ڈراپ آپریشنز کو مسترد کرتے ہیں جو محض ایک دکھاوا ہیں اور اصل جرم پر پردہ ڈالنے کی کوشش ہیں۔ اس بات سے بڑی دلیل کیا ہوگی کہ ہر پانچ فضائی ڈراپ ایک چھوٹے ٹرک کے برابر بھی نہیں ہوتے۔" یہ بیانات ایسے وقت سامنے آئے ہیں جب حماس اور اسرائیل کے درمیان بالواسطہ جنگ بندی مذاکرات میں رکاوٹ موجود ہے، اور غزہ کے مختلف علاقوں میں اسرائیلی فوجی کارروائیاں جاری ہیں۔ دونوں جانب سے مذاکرات میں سنجیدگی نہ برتنے کے الزامات بھی لگ رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کی رپورٹوں کے مطابق غزہ کی پٹی گزشتہ کئی ماہ سے شدید انسانی بحران کا شکار ہے۔ خوراک، دوا اور ایندھن کی شدید قلت ہے، جبکہ اسرائیلی محاصرے نے گزرگاہوں کو بند کر رکھا ہے، جس کے نتیجے میں قحط اور غذائی قلت کی شرح میں شدید اضافہ ہوا ہے۔

گرین ہائیڈروجن اور سبز توانائی میں مل کر کام کریں گے یوپی اور جاپان

شجرکاری مہم سے ہریالی کی جانب بڑھا اتر پردیش

لکھنؤ: 28 جولائی (یواین آئی) صاف اور سبز مستقبل کی سمت میں ایک اہم پہل کرتے ہوئے اتر پردیش حکومت جاپان کے ساتھ گرین ہائیڈروجن اور قابل تجدید توانائی میں عالمی تعاون، تکنیکی ٹرانسفر اور سرمایہ کے مواقع کو شرمندۂ تعبیر کرنے کے لئے پوری کوشش کر رہی ہے۔ ریاستی حکومت کا ایک اعلیٰ سطحی وفد جاپان میں موجود ہے جس کی قیادت وزیر اعلیٰ کے مشیر اونیش اوستھی کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ انویسٹ یوپی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) وجے کرن آنند اور یوپی این ای ڈی اے (اتر پردیش نیو اور قابل تجدید توانائی کی ترقی ایجنسی) کے ڈائریکٹر اندر جیت سنگھ بھی ہیں۔ وفد کا مقصد ریاست کو صاف توانائی کی اختراع کے مرکز کے طور پر قائم کرنا ہے۔ وفد کے دورے کی ایک اہم بات ٹویوٹا مرائی نامی اگلی نسل کی ہائیڈروجن فیول سیل کار کے ساتھ گہری بات چیت رہی۔ گاڑی ہائیڈروجن اور آکسیجن کو ملا کر توانائی پیدا کرتی ہے اور صرف پانی کو فضلہ کے طور پر خارج کرتی ہے۔ وفد گرین ہائیڈروجن پیداوار اور توانائی پائیدار اور نقل و حرکت میں جدت کو فروغ دینے کے لیے بہترین مراکز کے قیام کے لیے ممکنہ شراکت داری پر بات کر رہا ہے۔ یہ کوششیں اتر پردیش میں گرین ہائیڈروجن اور دیگر صاف توانائی کے حل کے لیے ایک مضبوط ماحولیاتی نظام کی تعمیر کی طرف ایک اہم قدم ہیں۔ دورے کے دوران وفد نے یاماناشی یونیورسٹی کے ہائیڈروجن اینڈ فیول سیل نینو میٹریل سینٹر کا بھی دورہ کیا جو کہ جدید فیول سیل ریسرچ کے شعبے میں ایک معروف ادارہ ہے۔ یوپی نیڈا کے ڈائریکٹر اندرجیت سنگھ نے ریاست میں صاف توانائی کی پیداوار بڑھانے کے لیے عالمی اداروں کے ساتھ تعاون کو بڑھانے میں گہری دلچسپی ظاہر کی ہے۔ اتر پردیش حکومت خاص طور پر متبادل توانائی کے ذرائع جیسے شمسی توانائی، چھوٹے پن بجلی منصوبوں اور بائیو ماس پر مبنی بجلی کی پیداوار کی صلاحیت کو بڑھانے پر توجہ مرکوز کر رہی ہے۔ وفد ٹیکنالوجی کی منتقلی کے ذریعے اتر پردیش میں صاف، سستی اور خود انحصاری قابل تجدید توانائی پیدا کرنے کی راہ ہموار کرنا چاہتا ہے۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں چلائی جاری شجرکاری مہم نے خاطر خواہ رفتار پکڑ لی ہے۔ محض ایک اسکیم سے شروع ہوئی یہ پہل اب ایک سبز مہا یگیہ میں بدل چکے ہیں۔ جس میں عوام سے لے کر سنت سماج، سیکورٹی فورسز، سماجی کارکنان، طلبہ اور ادارے تک لگ گئے ہیں۔ ماحولیات تحفظ کا یہ عزم اب عوامی شراکت داری کا مظہر بن گیا ہے۔ واٹر وومین کے نام سے معروف شپرا پاٹھک نے 11 ندیوں کے کنارے 51 لاکھ پودے لگا کر ماحولیات تحفظ کی سمت میں خاطر خواہ کام کیا ہے۔ بدایوں باشندہ معروف موٹیویشنل اسپیکر شپرا پاٹھک نے بتایا کہ پنچ تتو سنستھا قائم کر ایک کروڑ پودے لگانے کا عزم کیا ہے۔ مکیش بابو سنگھ چوہان، لکھنؤ پولیس کمشنریٹ میں ماحولیات کے انچارج کے طور پر کام کر رہے ہیں، اپنی ماتا انارا دیوی شہید سنستھان کے ذریعے شجرکاری مہم چلا رہے ہیں۔ وہ لکھنؤ میں خاکی والے ٹری مین کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے تحریک لے کر، انہوں نے اب تک تقریباً 70.4 لاکھ پودے لگائے ہیں۔ مہاراشٹر کی سجاتا سنگھ بھی یوپی آ کر اس مہم میں اپنا حصہ ڈال رہی ہیں۔ اس اقدام کو عظیم انسانوں کی جینتی، یوم پیدائش اور تہواروں پر درخت لگا کر عوامی تحریک کی شکل دی جا رہی ہے۔ مکیش بابو نے بتایا کہ سی آئی ایس ایف، اسرو، پی اے سی، سی بی سی آئی ڈی، فارنسک سائنس لیبارٹری، اسکول کالج کے کیمپس میں درخت لگائے جا رہے ہیں۔ عام لوگ اس مہم میں کندھے سے کندھا ملا کر چل رہے ہیں۔ لکھنؤ، سیتاپور، بارہ بنکی، اناوہ سمیت کئی اضلاع میں مفت پودے تقسیم کر لگائے جا رہے ہیں۔ ملیح آباد میں تیار کی گئی خصوصی نرسری کے ذریعے بچوں کو بھی اس مہم سے جوڑا جا رہا ہے۔ اسکول کے بچوں کے ہاتھوں سے پودے لگائے جا رہے ہیں تاکہ انہیں بچپن سے ہی ماحولیاتی ذمہ داری سے آگاہ کیا جا سکے۔ پریاگ راج میں، بڑے ہنومان مندر، سنگم گھاٹ کے مہنت بلویر گری جی مہاراج کی قیادت میں، تلسی، بیل، دروا، پیپل، شامی جیسے مذہبی اور دواؤں کی اہمیت کے پودے سپترشی واٹیکا میں لگائے جا رہے ہیں۔ ایودھیا میں رگھونش سنکلپ سیوا کے سربراہ سوامی دلیپ داس تیاگی نے ایک لاکھ سے زیادہ پودے لگائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شجرکاری مہم اب ایک تحریک بن چکی ہے، جو نہ صرف ریاست کو ہریالی کی طرف لے جا رہی ہے بلکہ ماحولیاتی شعور کا پیغام بھی دے رہی ہے۔ یہ اقدام آنے والی نسلوں کو صاف، سرسبز اور محفوظ مستقبل دینے کی جانب ایک مضبوط قدم ہے۔

محبتِ اہلِ بیتؑ ایک قیمتی سرمایہ ہے: مولانا کلبِ جواد

عزاخانۂ اختر حسین میں مجلس، زیارتِ ذوالجناح کرائی گئی

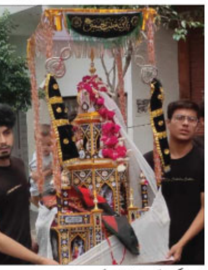

لکھنؤ۔ کربلا کے شہداء کی یاد میں حسن پوریا واقع آغا خانۂ اختر حسین میں مجلس و شب بیداری کا اہتمام کیا گیا۔ مجلس کا آغاز قاری حبیب عالم رضوی نے تلاوتِ قرآن پاک سے کیا۔ اس کے بعد اظہر حسین، تابش رضوی، ظفر بنارسی، حسنین رضوی وغیرہ نے اپنے کلام پیش کیے۔ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا کلبِ جواد نے کہا کہ محبتِ اہلِ بیتؑ ایک نہایت قیمتی سرمایہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ نواسۂ رسول (ص) امام حسینؑ ہدایت کا چراغ ہیں۔ مولانا نے جب حضرت امام حسینؑ کے معصوم فرزند حضرت علی اصغرؑ اور بیٹی جناب سکینہؑ کی شہادت کا ذکر کیا تو ہر آنکھ اشکبار ہو گئی۔ مجلس کے بعد انجمن گنجہائے مظلومیہ، انجمن عابدیہ کاظمیہ اور گنجہائے مہدیہ نے نوحہ خوانی اور ماتم کیا۔ خواتین کی مجلس سے ذاکرہ نجمی فاطمہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عبادت خلوصِ نیت کے ساتھ ہونی چاہیے، جو اللہ کو پسند ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرشِ عزا بچھانا اور اس پر بیٹھنا عبادت ہے۔ انہوں نے حضرت امام حسینؑ، ان کے معصوم بچے حضرت علی اصغرؑ اور حضرت قاسمؑ کی دردناک شہادت کو بیان کیا تو خواتین میں کہرام مچ گیا۔ مجلس کے بعد علم، ذوالجناح کی زیارت کرائی گئی اور تعزیے کو روضۂ کاظمین میں دفن کیا گیا۔

ڈمپل یادو پر مولانا کا نازیبا تبصرہ

اقراء حسن نے بچاؤ میں آکر مولانا کی سرزنش کی

لکھنؤ: 28 جولائی (پی این ایس) آل انڈیا امام ایسوسی ایشن کے صدر مولانا ساجد رشیدی کے سماج وادی پارٹی کی رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو کے خلاف قابل اعتراض تبصرہ نے سیاسی طوفان کھڑا کر دیا ہے۔ اس معاملے میں، ایس پی کیرانہ کی رکن پارلیمنٹ اقرا حسن نے مولانا کے تبصرہ کو 'انتہائی شرمناک' قرار دیتے ہوئے سخت کارروائی اور سماجی بائیکاٹ کا مطالبہ کیا ہے۔ تنازعہ اس وقت شروع ہوا جب مولانا ساجد رشیدی نے مسجد کے دورے کے حوالے سے ایک ٹیلی ویژن ڈیبیٹ شو کے دوران ایس پی ایم پی ڈمپل یادو کے لباس پر نازیبا تبصرہ کیا۔ مولانا نے کہا دو عورتیں مسجد میں آئی تھیں۔ ایک نے خود کو ڈھانپ رکھا تھا۔ دوسری خاتون ڈمپل یادو تھیں، ان کی پیٹھ کی تصویر دیکھیں۔ یہ تبصرہ ڈمپل یادو کی 24 جولائی کو لی گئی تصاویر کے حوالے سے تھا جب وہ دہلی کے سنسد مارگ مسجد میں ایس پی میٹنگ میں شریک ہوئی تھیں، جس میں وہ ساڑی پہنے ہوئے تھیں۔ مولانا نے ان کے لباس کو عریاں قرار دیا اور اس کا موازنہ ایس پی ایم پی اقرا حسن سے کیا، جنہوں نے اس وقت سر ڈھانپا ہوا تھا۔

اس تبصرہ کو نہ صرف خواتین کے وقار کے خلاف سمجھا گیا بلکہ اسے مذہبی اور سماجی جنون کو ہوا دینے والا بھی قرار دیا گیا۔ مولانا کے بیان کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد غم و غصہ پھیل گیا۔ اب اس تنازع پر ایس پی رکن پارلیمنٹ اقراء حسن نے مولانا ساجد رشیدی کے بیان پر سخت موقف اختیار کرتے ہوئے کہا کہ ایک خاتون عوامی نمائندہ اور ملک کی رکن پارلیمنٹ پر اس طرح کا تبصرہ کرنا انتہائی شرمناک ہے۔ ایسے لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ ان کا سماجی بائیکاٹ کیا جائے۔ وہ کوئی مذہبی رہنما نہیں ہیں اور نہ ہی کسی مذہب کے ٹھیکیدار ہیں۔ انہیں کسی بھی خاتون پر ایسا تبصرہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس معاملے کو خواتین کے احترام سے جوڑتے ہوئے اقرا حسن نے مولانا کے بیان کو غیر حساس اور خواتین مخالف قرار دیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس طرح کے بیانات سے سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اسی دوران ایس پی ایم پی ڈمپل یادو نے اس تنازعہ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے این ڈی اے کی کارکردگی پر تنقید کی۔ انہوں نے کہا، بہتر ہوتا اگر این ڈی اے منی پور کے واقعہ پر اس طرح کا مظاہرہ کرتا، جس کے ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئے تھے۔ آپریشن سندور کے دوران فوجی افسران پر بی جے پی لیڈروں کے تبصروں پر اگر وہ ایک ساتھ کھڑے ہوتے تو بہتر ہوتا آپ کو بتا دیں، یہ تنازعہ اس وقت شروع ہوا جب ایس پی لیڈروں نے دہلی کی سنسد مارگ مسجد میں میٹنگ کی۔ بی جے پی اور کچھ مسلم تنظیموں نے اس دورے کو مسجد کی سیاست قرار دیا اور ڈمپل کے لباس کو نامناسب قرار دیا۔ مولانا ساجد رشیدی نے ایک ٹی وی مباحثے میں یہ معاملہ اٹھایا اور متنازعہ ریمارکس دیئے جس کے بعد معاملہ بڑھ گیا۔

آئی آئی ایم لکھنؤ میں 41 سال پورا ہونے پر منایا گیا جشن

لکھنؤ: 28 جولائی (یواین آئی) اپنی قیام کے 41 سال پورا ہونے پر انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ (آئی آئی ایم) لکھنؤ نے ڈپارٹمنٹ، ملازمین اور طلبہ و دیگر معزز شخصیات کی موجودگی میں اپنا 41 واں یوم تاسیس پورے جوش و خروش کے ساتھ منایا۔ پیر کو یوم تاسیس کی تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کرنے پہنچے آئی آئی ایم لکھنؤ کی 2011 بیچ کی طالبہ و ڈائرکٹر ٹریننگ اینڈ امپلائمنٹ اتر پردیش حکومت آئی اے ایس نیہا پرکاش نے اپنے خطاب میں انہوں نے انجینئرنگ اور کنسلٹنسی سے عوامی خدمت میں اپنی تبدیلی پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے آئی آئی ایم لکھنؤ میں تجزیاتی سوچ، اخلاقی بنیاد اور ہمدردی سمیت اپنی سیکھ کو قبول کیا جس نے ان کے قائدانہ انداز کو تشکیل دیا۔ قابل رسائی اور ڈیٹا پر مبنی گورننس کے تبدیلی کے کردار پر زور دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ کارپوریٹ بورڈ روم سے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر تک منتقلی نے ایک منفرد حقیقت فراہم کی ہے۔ ایک سچے لیڈر کو چاہئے وہ کسی بھی علاقے کا ہو ہمدردی کے ساتھ لوگوں کی خدمت کرنی چاہئے۔ اقدار پر قائم رکھنا چاہئے اور مخالف حالات میں بھی ہمت بنائے رکھنا چاہئے۔ آئی آئی ایم لکھنؤ کے ڈائرکٹر پروفیسر ایم پی گپتا نے کہا کہ ہم آئی آئی ایم لکھنؤ کے 41 ویں یوم تاسیس کا جشن مناتے ہوئے فخر ہو رہا ہے۔

اگر فوج کو زیادہ موقع ملتا تو مقبوضہ کشمیر ہمارا ہوتا: اکھلیش یادو

لکھنؤ: 28 جولائی (پی این ایس) آپریشن سندور پر پارلیمنٹ میں بحث ہو رہی ہے، اس بحث سے پہلے کانگریس لیڈر پی چدمبرم کے بیان سے سیاسی گلیاروں میں ماحول اور بھی گرم ہو گیا ہے۔ ایس پی کے سربراہ اکھلیش یادو، جو انڈیا الائنس کا حصہ ہے اور یوپی میں کانگریس کی حلیف ہے، نے پی چدمبرم کے بیان پر انتہائی اہم ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ نیوز ایجنسی اے این آئی کی طرف سے پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اس کا جواب صرف حکومت ہی دے سکتی ہے۔ کانگریس بھی دہلی حکومت میں رہی ہے، اس لیے وہ پوچھ سکتے ہیں، ان کے پاس اپنے ذرائع ہوں گے، ان کے پاس معلومات ہوں گی۔ اس سے پہلے اکھلیش یادو نے میڈیا سے بات چیت میں کہا کہ پارلیمنٹ میں پہلگام پر بحث سے پہلے ایک واقعہ بھی ہوا تھا، عوام کو اس کی بھی معلومات نہیں ملی ہیں۔ اس سے پہلے شہید ہونے والے ہمارے فوجیوں کے بارے میں معلومات اور سچائی دستیاب نہیں۔ انہوں نے کہا کہ سوال یہ ہے کہ بی جے پی حکومت میں دہشت گردی کے واقعات بار بار کیوں ہو رہے ہیں؟ کیا پہلگام واقعہ کو انجام دینے والے دہشت گردوں کو آسمان کھا گیا یا زمین کھا گئی، آخر وہ دہشت گرد کہاں ہیں؟ ان کو پکڑنا، ان کے بارے میں معلومات دینا، کیا یہ حکومت کا جواب ہے؟ چدمبرم کے بیان پر بی جے پی نے کہا کانگریس غداروں کے ساتھ دستانے میں ہے۔ چدمبرم کے بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ دیپک پرکاش نے کہا کہ یہ واضح ہو گیا ہے کہ کانگریس پارٹی غداروں کے ساتھ دستانے میں ہے۔ اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کانگریس میں اس ملک کی مٹی کی خوشبو نہیں ہے۔ ایسا بیان دے کر انہوں نے غداروں جیسا سلوک کیا ہے۔ ہندوستان کے عوام کانگریس اور ایسے کانگریسی لیڈروں کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔ بی جے پی لیڈر نشی کانت ٹھاکر نے کہا کہ کانگریس ایک غدار تنظیم بن چکی ہے۔ راہل گاندھی سے لے کر چدمبرم تک کانگریسی لیڈروں نے اس ملک کو بیچنے کا ٹھیکہ لیا تھا، درمیان میں پی ایم نریندر مودی آ گئے۔

چھانگر بابا پانچ دن کی ریمانڈ پر ای ڈی کے حوالے

لکھنؤ: 28 جولائی (یواین آئی) اتر پردیش میں تبدیلی مذہب ریکٹ کے ماسٹر مائنڈ جمال الدین عرف چھانگر کو انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ نے پانچ دن کے ریمانڈ پر لیا ہے۔ پیر کو انہیں سخت سیکورٹی میں لکھنؤ واقع این آئی اے کے اسپیشل عدالت میں پیش کیا گیا تھا۔ جہاں سے عدالت نے چھانگر کو سات دین کی جگہ پر پانچ دن کی تحویل دے دی ہے۔ اس دوران ای ڈی چھانگر بابا سے حوالہ فنڈنگ اور پراپرٹی سے جڑے تمام مالی اطلاعات پر پوچھ گچھ کرے گی۔ پولیس کے ڈائریکٹر جنرل راجیو کرشنا نے کہا کہ اے ٹی ایس اس پورے نیٹ ورک کی گہرائی سے تفتیش کر رہی ہے۔ چھانگر سے متعلق 122 غیر قانونی طور پر تعمیر کردہ مذہبی ڈھانچوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مالی تحقیقات پر پوری توجہ دی جا رہی ہے۔ تبدیلی مذہب کے اس ریکیٹ میں ملوث کسی بھی مجرم یا اہلکار کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے گی۔ غور طلب ہے کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ اور اے ٹی ایس کی مشترکہ تحقیقات چھانگر کی تبدیلی مذہب اور غیر قانونی فنڈنگ کو لے کر چل رہی ہے۔ جمال الدین کا نیٹ ورک ہندوستان سے سعودی عرب اور دبئی تک پھیلا ہوا ہے۔ غیر قانونی تبدیلی مذہب کے ذریعے بڑی رقم کی منی لانڈرنگ بھی سامنے آئی ہے۔ چھانگر کو حراست میں لے کر، اس سے اس کے تمام غیر ملکی روابط، فنڈنگ کے ذرائع اور نیٹ ورک کے بارے میں پوچھ گچھ کی جائے گی۔ اس سے قبل چھانگر بابا اور ان کی اسسٹنٹ نسرین کو اے ٹی ایس نے 17 جولائی سے 7 دن کے ریمانڈ پر لیا تھا۔

تمنا ہے وفادارِ وطن میں □ کہیں پر تو ہمارا نام آئے

دبستانِ لکھنؤ کی قدیم بزم "بزمِ صفی" کا بہاریہ مشاعرہ منعقد

لکھنؤ 28 جولائی۔ دبستانِ لکھنؤ کی قدیمی بزم بزمِ صفی کا غیر طرحی بہاریہ مشاعرہ "بزمِ صفی" کے صدر ڈاکٹر شمس الحسن شمس سندیلوی کی قیامگاہ سرودے نگر لکھنؤ منعقد ہوا۔ حسب روایت مشاعرے کی صدارت "بزمِ صفی" کے صدر شمس سندیلوی نے کی۔ مشاعرے میں جناب محمد خالد صبر حدی بہ حیثیت مہمانِ خصوصی اور ڈاکٹر منصور حسن خاں مہمانِ اعزازی کی حیثیت سے شریکِ مشاعرہ ہوئے۔ نظامت کے فرائض جناب ارشاد خلیلی غازیپوری نے انجام دئے پسندیدہ اشعار نذرِ قارئین ہیں:-

ترے ظلم اور ستم کا مجھے ڈر ذرا نہیں ہے
تو امیرِ شہر ہوگا تو کوئی خدا نہیں ہے
تو فرعونِ وقت بن کر چاہے جتنے ظلم کر لے
تجھے ڈوبنا ہے آخر تجھے یہ پتا نہیں ہے
(ڈاکٹر شمس سندیلوی)

خرد کی بات کرنا جرم ٹھہرا
اُسے میرا جنوں سمجھا زمانہ
(محمد خالد صبر حدی)

تمنا ہے وفادارِ وطن میں
کہیں پر تو ہمارا نام آئے
(ڈاکٹر منصور حسن خاں)

ذکر چھیڑا جو کسی نے میری بربادی کا
انکی آنکھوں سے نہت ٹوٹ کے بتسا پانی
(بشارت لکھنوی)

ساونی پھواروں کے مست مست جھونکے بھی
تن بدن جلاتے ہیں بارشوں کے موسم میں
(عاشق رائے بریلوی)

تہذیب زندہ ہے تو وہ اردو زبان سے
تہذیب پھر کہاں ہے جو اردو زباں نہ ہو
(نور محمد نجمی لکھنوی)

حرص و ہوس کے جال میں اُلجھا ہے رات دن
انسان کی نگہ میں پسینہ ہے رات دن
(عقیل غازیپوری)

سچ کا رستہ کتنا سنساں
ہم آتے جاتے رہتے ہیں
(ارشاد خلیلی غازیپوری)

راتوں کی تاریکی میں سجدے میں سر کو رکھ کر
رب کو راضی کر تو لیا دن کا اجالا چھوڑ کے
(سمیع سدھارتھ نگری)

لاکھ یہ دور نہی دورِ مہذب لیکن
کتنے نا اہلوں کو تہذیب سکھا دی ہم نے
(شریف محوی)

خون کانٹوں کا جو نہی کرتے
ہاتھ ان کے گلاب آتا ہے
(ہارون بارہنکوی)

مشاعرے کے اختتام پر صدر بزمِ صفی نے اعلان کیا کہ بزم کا اگلا مشاعرہ طرحی ہوگا جو بتاریخ 31 اگست 2025 بروز اتوار بوقت بعد نماز مغرب مقررہ مقام پر منعقد ہوگا مصرع طرح فرداً فرداً ارسال کردی جائیگی۔

یہ دستِ طلب اس کو پشیماں نہ کر دے □ ہم خود ہی بچا لائے دعاؤں کو اثر سے: سلمیٰ حجاب

"سلسلۂ ادب کا" بینر کے زیر اہتمام ادبی و شعری نشست کا انعقاد

لکھنؤ:28 جولائی۔ "سلسلۂ ادب کا" بینر کے زیر اہتمام ایک خوبصورت نشست کا اہتمام ہوسٹ ساجدہ صاحبہ کی طرف سے شیروز گومتی نگر میں کیا گیا۔ اور ہونے والی نشستوں سے ہٹ کر اس نشست کے پہلے "اردو ادب اور تہذیب کا معاشرے پر کیا اثر ہوتا ہے" اس موضوع پر بے حد سنجیدگی سے شامل شاعر اور شاعرات نے گفتگو کی۔ دوسرے سیشن میں شعری نشست کی محفل سجی جس میں نو شاعروں کو بھی بلایا گیا۔ اس دوران اردو شاعری پر بھی گفتگو ہوئی۔ سلسلہ ادب منعقدہ شعری نشست کی نظامت شاعرہ عائشہ ایوب نے کی۔ سینئر شاعرہ سلمٰی حجاب کی صدارت میں ہونے والے اس پروگرام میں درجنوں شعراء نے شاعری پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور اردو سے متعلق ایسے پروگراموں بالخصوص اردو شاعری کی ترقی پر گفتگو کی۔ اس موقع پر سینئر شاعرہ سلمٰی حجاب نے کہا ہمارے سماج میں جو تہذیب آئی ہے وہ اردو ادب سے آئی ہے اردو زبان کو زندہ رکھنے میں اودھ کی خواتین کا اہم کردار رہا ہے۔ اردو محبت کی زبان ہے اردو زبان صرف شعر و شاعری تک محدود نہیں ہے۔ شعراء کے منتخب اشعار حسب ذیل ہیں۔

یہ دستِ طلب اس کو پشیماں نہ کر دے
ہم خود ہی بچا لائے دعاؤں کو اثر سے
سلمٰی حجاب

رات کی حمایت میں اِک ہجوم آ پہونچا
جس گھڑی اجالے کو آفتاب لکھنا تھا
مجھے پتہ ہے صباؔ قافیے ردیف اس کے
میں پڑھتی رہتی ہوں دنیا کو شاعری کی طرح
ساجدہ صبا

کبھی ہواؤں میں اپنی بھی صدا گونجے گی
ابھی تو شور زمانے کا سن رہے ہیں ہم
مالویکا ہری اوم

تمہارے وصل کی کرنیں ہیں پھوٹی
شبِ غم کی سحر ہے اور میں ہوں
معین علوی خیرآبادی

ہزار بار وفا کو ملا فریبِ وفا
ہزار بار یہ رسمِ وفا نبھائی گئی
حنا رضوی حیدر

ایک مدت سے دوستوں کی عنایت نہیں ہوئی فرازؔ
لگتا ہے آستیں کے سبھی سانپ مر گئے
سید احمد فراز

اوڑھ کر اس کی ہاؤ ہو آئے
شرطِ محفل ہے باوضو آئے
اقبال یوسف

لبوں کو سی لیا ہے اب کہ نظریں بھی جھکا لیں گے
تری گستاخیوں کو اب چلو دل سے بھلا دیں گے
روبینہ حمید

ایک لڑکی چوڑیاں کھنکا رہی تھی اور تبھی
اس کھنک سے اٹھ رہا تھا جیسے زندانی کا شور
عائشہ ایوب

اس موقع پر معراج حیدر، روچی، نسرین قریشی، عمرین صبا، سید لاریب عباس زیدی وغیرہ موجود تھے۔ پروگرام کی کنوینر ساجدہ صبا کے کلمات تشکر پر محفل کا اختتام ہوا۔

ایس جی پی جی آئی ٹراما سینٹر میں اینستھیسیا کے ڈاکٹروں نے کامیابی حاصل کی

لکھنؤ:28 جولائی (یواین آئی) ایس جی پی جی آئی کے ایپکس ٹراما سینٹر میں اینستھیسیا ڈیپارٹمنٹ کے ماہر ڈاکٹروں نے مریضوں کو بہتر علاج فراہم کرنے میں ایک اہم سنگ میل حاصل کیا ہے۔ یہاں آنے والے اینکائیلوزنگ اسپونڈلائٹس، ریمیٹائڈ آرتھرائٹس اور گٹھیا کی مختلف اقسام میں مبتلا مریضوں کے لئے کولہے اور گھٹنے کی ریپلیسمنٹ سرجری میں اعلیٰ سطح کی دیکھ بھال فراہم کی جا رہی ہے۔ ایڈیشنل پروفیسر ڈاکٹر ونش کھرے، ڈاکٹر رفعت شمیم اور ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر پرتیک سنگھ بیس نے بتایا کہ ان مریضوں میں ریڑھ کی ہڈی اکثر فیوز ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی کا روایتی اینستھیسیا ممکن نہیں ہوتا۔ ایسے معاملات میں، جنرل اینستھیسیا کے اپنے خطرات ہوتے ہیں۔ ایپکس ٹراما سینٹر میں الٹرا ساؤنڈ کی مدد سے ریڑھ کی ہڈی کا معائنہ کرنے کے بعد ریڑھ کی ہڈی کی اینستھیسیا دی جاتی ہے جس سے بہتر نتائج ملتے ہیں۔

یوپی میں 18 قسم کے سانپ زہریلے، کاٹنے پر گھبرائیں نہیں

لکھنؤ: 28 جولائی (یواین آئی) مانسون کے دوران سانپ کے کاٹنے کے واقعات بڑھ جاتے ہیں۔ ایسے سانپ کے ڈسنے سے گھبرانا نہیں چاہیے۔ یوپی میں سانپوں کی 18 اقسام ہیں جو زہریلے ہیں۔ ان کے کاٹنے سے انسان کی موت واقع ہو سکتی ہے۔ ایسی حالت میں پرسکون رہنا چاہیے۔ اگر متاثر گھبراتا ہے تو اس پر زہر کا اثر تیزی کے ساتھ ہوتا ہے۔ ہفتہ کو ڈاکٹر رام منوہر لوہیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز میں یوپی میں سانپ کے کاٹنے کے واقعات کی روک تھام پر ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ ورکشاپ میں انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر سی ایم سنگھ نے کہا کہ اگر کسی کو سانپ کاٹتا ہے تو اسے پرسکون رہنے میں مدد کریں تاکہ متاثرہ شخص گھبرائے نہیں۔ اگر متاثر گھبراتا ہے تو زہر کا اثر تیز ہوتا ہے۔ وہ جگہ جہاں سانپ نے کاٹا ہو اسے محفوظ رکھیں۔ متاثرہ کو اسپتال لے جاتے وقت چلائیں نہیں بلکہ کسی گاڑی سے اسپتال لے کر جائیں۔ زخم کو نہ کاٹیں، نہ چوسیں اور نہ ہی باندھیں، اس سے زہر مزید پھیل سکتا ہے۔ برف یا گھریلو علاج کا استعمال نہ کریں، یہ بالکل موثر نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ کسی بھی جادو ٹونے پر یقین نہ کریں، اس سے پریشانی بڑھے گی، فوری طبی امداد لیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں ہر سال 58 ہزار افراد سانپ کے ڈسنے سے مر جاتے ہیں۔ ایسی صورت حال میں سانپ کے کاٹنے کے فوراً بعد اینٹی وینم کا انجکشن لگانا ہی کسی کی جان بچانے کا واحد طریقہ ہے۔ لیکن سانپ کے ڈسنے کے بعد اور اسپتال پہنچنے تک سانپ کا شکار شخص اور اس کے اہل خانہ کو کچھ باتوں کا خیال رکھنا چاہیے، تب ہی ڈاکٹر کے لیے اس شخص کی جان بچانا ممکن ہوگا۔ ورکشاپ کے دوران ڈاکٹر چندر کانت اہریا نے بتایا کہ یوپی میں 30 قسم کے سانپ پائے جاتے ہیں جن میں سے 18 قسم کے سانپ زہریلے ہیں۔ ان چار سانپوں، کوبرا، کریٹ، رسل وائپر اور سوسکیلڈ وائپر کے کاٹنے کے لیے اینٹی وینم دوا دستیاب ہے۔ یہ دوا دوسرے سانپوں کے کاٹنے کے علاج کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے۔

مولانا بلال ثاقبی کی والدہ کے انتقال پر مدرسہ تعلیم الاسلام میں ایصال ثواب کیا گیا

بانگر مؤ: محمد جنید قاسمی ۲۸ر جولائی۔ مولانا بلال ثاقبی صدر جمعیۃ علماء شہر اناؤ کی والدہ مرحومہ کے لیے مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام حیدرآباد میں ایصال ثواب کیا گیا مدرسہ کے ناظم حافظ محمد عباس نے دعاء سے قبل خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے، اس لیے موت سے کسی کو رستگاری نہیں ہے، زندگی میں سب سے قیمتی اور بے لوث سہارا ماں کا ہوتا ہے، جب ماں دنیا سے رخصت ہو جاتی ہے تو ہر قدم پر ان کی راہنما ہدایات یاد آتی رہتی ہیں، مولانا بلال کی والدہ مرحومہ ایک نیک اور پارسا خاتون تھیں انہوں نے اس پرفتن دور میں اپنے بیٹے کو عالم دین بنایا، جہاں وہ دین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ حافظ عباس مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام حیدرآباد نے مولانا بلال ثاقبی صدر جمعیۃ علماء شہر اناؤ کی والدہ مرحومہ کا انتقال کو ذاتی صدمہ بتایا انہوں نے کہا کہ مولانا ایک عالم دین ہیں۔ ان کی والدہ نے صدقۂ جاریہ کے طور پر اپنے لیے راحت کا سامان تیار کر لیا، مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام میں سبھی طلبہ نے قرآن کریم تلاوت کی، بعد ازاں مرحومہ کے لیے ایصال ثواب کیا۔ اس موقع پر اساتذہ مدرسہ مولانا منصور مظاہری، مولانا اشرف جامعی، حافظ مصباح الدین، حافظ رونق علی وغیرہ موجود رہے۔

اودھ نامہ

جنگ بندی بھی گولی باری بھی

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پیر کے روز غزہ پٹی میں جاری انسانی بحران پر بات کرتے ہوئے کہا کہ ان کی اولین ترجیح "لوگوں کو خوراک فراہم کرنا" ہے کیونکہ "وہاں بہت سے لوگ بھوکے ہیں۔" صدر ٹرمپ نے یہ بیان برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر کے ہمراہ اسکاٹ لینڈ میں دیا، جہاں دونوں رہنماؤں نے غزہ پٹی کی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ لیکن انہوں نے اس موقع پر فلسطینی ریاست کے قیام پر کوئی واضح موقف اختیار کرنے سے گریز کیا۔ صدر ٹرمپ نے بتایا کہ امریکہ نے غزہ پٹی کے لیے 60 ملین ڈالر کی امداد فراہم کی ہے اور دیگر ممالک کو بھی اس میں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اتوار کو یوروپی کمیشن کی صدر ارزولا فان ڈیر لاین سے ان کی ملاقات میں صدر ٹرمپ کو یقین دہانی کرائی گئی کہ یورپی ممالک بھی غزہ پٹی کے لیے امداد میں "نمایاں اضافہ" کریں گے۔ ٹرمپ کا مزید کہنا تھا ہم بہت سا پیسہ اور خوراک دے رہے ہیں، اور دیگر ممالک بھی اب آگے آرہے ہیں۔ یہ ایک بحران ہے۔ انہیں (فلسطینیوں کو) فوری طور پر خوراک اور تحفظ کی ضرورت ہے۔

برطانوی وزیر اعظم سٹارمر نے صدر ٹرمپ کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا، "یہ ایک انسانی بحران ہے، ایک مکمل تباہی۔ میرے خیال میں برطانیہ کے عوام جو کچھ اپنی ٹی وی اسکرینوں پر دیکھ رہے ہیں، وہ اسی پر شدید غم و غصے کا اظہار کر رہے ہیں۔" صدر ٹرمپ نے فرانسیسی صدر ایمانوئل مائیکرون کی جانب سے فلسطینی ریاست کے قیام کی حمایت کیے جانے پر کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کردیا۔ تاہم انہوں نے حماس کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اس گروپ نے مزید اسرائیلی یرغمالیوں، زندہ یا مردہ، کو رہا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ غزہ پٹی میں جنگ بندی کے امکان کے بارے میں جب صدر ٹرمپ سے پوچھا گیا، تو ان کا کہنا تھا، "ہاں، جنگ بندی ممکن ہے، لیکن آپ کو اسے حاصل کرنا ہوگا۔ آپ کو اس لڑائی ختم کرنا ہو گا۔" اس بیان سے ڈونلڈ ٹرمپ کی کیا مراد تھی، اس بارے میں انہوں نے کوئی وضاحت نہیں کی۔ فلسطینی قیادت نے اسرائیل پر مقبوضہ مغربی کنارے میں آباد کاروں کی بستیوں کی تعمیر کو ہوا دیتے ہوئے امن پیش قدمی کو بار بار ناکام بنانے کا الزام عائد کیا ہے۔ تنظیم آزادی فلسطین (پی ایل او) کی ایگزیکیٹو کمیٹی کے رکن اور فلسطینی خودمختار اتھارٹی کے صدر محمود عباس کے قریبی ساتھی احمد مجدلانی نے اپنے ایک تازہ بیان میں کہا ہے کہ اسرائیل مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودی بستیوں کی تعمیر کو بڑھا رہا ہے، جس سے متصلہ فلسطینی ریاست اور اس کی آزادی کے امکانات کو نقصان پہنچے گا۔ پی ایل او کے اس سرکردہ رہنما کا یہ بیان ایک ایسے وقت پر سامنے آیا ہے کہ جب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں کئی دہائیوں پرانے اسرائیلی فلسطینی تنازعے کے حل کے طور پر دو ریاستی حل کو تقویت دینے کے لیے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس ہو رہا ہے۔ یہ اجلاس فرانس اور سعودی عرب کے ایما پر بلایا گیا ہے اور اس میں ان دونوں ممالک کے وزرائے خارجہ شرکت کر رہے ہیں۔

دوسری طرف غزہ کے تین علاقوں میں روزانہ 10 گھنٹے کے لیے عسکری کارروائیاں روکنے کے اعلان کے باوجود غزہ پر اسرائیلی حملے جاری ہیں جن میں صبح سے اب تک 53 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ رائٹر کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوج نے اعلان کیا ہے کہ وہ غزہ کے 3 مخصوص علاقوں میں روزانہ کی بنیاد پر عسکری کارروائیاں عارضی طور پر روک دے گی، یہ اعلان اس وقت سامنے آیا جب اسرائیلی حکام نے فلسطینی علاقے میں انسانی بحران کو کم کرنے کے لیے متعدد اقدامات کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ اسرائیلی فوج نے بتایا ہے کہ یہ عارضی وقفہ روزانہ المواسی، دیر البلح اور غزہ سٹی میں صبح 10 بجے سے شام 8 بجے تا حکم ثانی نافذ العمل رہے گا۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ ان علاقوں میں صبح 6 بجے سے رات 11 بجے تک مخصوص محفوظ راستے بھی مستقل طور پر کھلے رہیں گے تاکہ شہریوں اور امدادی گاڑیوں کی نقل و حرکت کو ممکن بنایا جا سکے۔ تاہم الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق غزہ میں طبی ذرائع نے بتایا کہ اسرائیلی فوج کے اعلان کے باوجود غزہ میں اس کے وحشیانہ حملے جاری ہیں جن میں خاتون اور چار بچوں سمیت صبح سے اب تک 53 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، جبکہ مزید چھ فلسطینی بھوک کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ طبی ذرائع کے مطابق 53 شہداء میں 32 افراد وہ تھے جو امداد کے حصول کے لیے جمع ہوئے تھے۔

اسرائیلی فوج نے کہا کہ اتوار کے روز جنوبی غزہ میں لڑائی میں دو اسرائیلی فوجی ہلاک ہو گئے۔ اس سے ایک دن قبل ایک اور فوجی کی موت کی تصدیق ہوئی تھی جو گذشتہ ہفتے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہلاک ہو گیا تھا۔ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے مطابق غزہ سٹی وہ علاقہ ہے جہاں غذائی قلت سب سے زیادہ شدید ہے، اور وہاں پانچ سال سے کم عمر کے تقریباً ہر 5 میں سے ایک بچہ شدید غذائی قلت کا شکار ہے۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق، غزہ کی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ غزہ میں گزشتہ 24 گھنٹے کے دوران بچوں سمیت 14 افرا بھوک اور غذائی قلت کے باعث شہید ہو گئے۔ بیان کے مطابق اسرائیل کی جانب سے مسلط کردہ بھوک اور غذائی قلت کے باعث شہید ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 147 ہو گئی ہے، جن میں 88 بچے شامل ہیں۔ الجزیرہ کے مطابق بچوں کے لیے دودھ کے متبادل کی شدید قلت کے باعث دسیوں ہزار کمزور اور غذائی قلت کے شکار شیر خوار بچے آہستہ آہستہ موت کے منہ میں جاسکتے ہیں۔

جسٹس ورما کے جلے نوٹ اور ٹرین دھماکے کی چوٹ

ڈاکٹر سلیم خان

حزب اختلاف کے پاس مانسون اجلاس میں سرکار کو گھیرنے کے لیے جسٹس ورما کا مدعا تو پہلے سے موجود تھا اب اس میں جگدیپ دھنکر کا اضافہ ہوگیا ہے۔ کانگریس یا انڈیا محاذ اگر موجودہ صورتحال میں جگدیپ دھنکر کو عوامی الوداعیہ دینے کا اعلان کر دے تو حکومت کے لیے بڑے مسائل پیدا ہو جائیں گے کیونکہ اسے روکنے کا کوئی قانونی جواز موجود نہیں ہے اور وہاں آکر دھنکر اپنے دل بھڑاس کیسے نکالیں گے اس بابت بھی کچھ نہیں کہا جاسکتا کیونکہ ان سے قبل جاٹ رہنما ستیہ پال ملک کا تجربہ بہت ہی تلخ رہا ہے۔ ستیہ پال ملک نے پلوامہ پر حکومت کے ناک میں دم کیا تھا اور اب دھنکر کیا کریں گے یہ تو وقت ہی بتائے گا؟ اس تنازع میں جسٹس ورما بس کی گانٹھ ہیں۔ ان کہانی اس وقت شروع ہوئی جب چودہ مارچ کو دہلی میں واقع جسٹس ورما کی رہائش گاہ پر آگ لگ گئی۔ فائر بریگیڈ کے اہلکار اور دہلی پولیس وہاں آگ بجھانے ان کے گھر پہنچے تو وہاں بھاری مقدار میں جلی ہوئی نقدی پائی گئی۔ اس کے بعد 22 مارچ کو تفتیش کے لیے تین ججوں کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اُس وقت جسٹس ورما دہلی ہائی کورٹ میں جج تھے۔ اس واقعے کے بعد ان کا تبادلہ الہ آباد ہائی کورٹ کر دیا گیا۔

جسٹس ورما کا مطالبہ ہے کہ پہلے یہ پتہ لگایا جائے کہ نقدی کس کی ہے؟ ان کا الزام ہے کہ کمیٹی نے صحیح طریقے سے تفتیش کرنے کے بجائے خود ان سے یہ ثابت کرنے کے لیے کہا کہ نقدی ان کی نہیں ہے۔ حیرت کی بات یہ کہ زیادتی کرنے والی تین ججوں پر مشتمل کمیٹی نے اپنی تفتیشی رپورٹ میں الٹا جسٹس ورما کو بدسلوکی (misconduct) کا مرتکب قرار دے دیا۔ ۳؍مئی کو چیف جسٹس سنجیو کھنہ کو رپورٹ سونپی گئی ۸؍مئی کو سابق چیف جسٹس کھنہ نے اسے صدر جمہوریہ اور وزیر اعظم کو بھیج دی اور اب مواخذہ تحریک کے ذریعہ ان کو ہٹانے کی سعی کی جارہی ہے۔ یہ معاملہ اس قدر سنگین ہے کہ چیف جسٹس بی آر گوئی نے اپنی معذرت پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس عرضی کی سماعت کے لیے خصوصی بینچ بنانی پڑے گی اور وہ اس میں شامل نہیں ہوسکیں گے کیونکہ اس وقت کے چیف جسٹس نے ان سے نہ صرف مشورہ کیا تھا وہ بھی کمیٹی کے رکن تھے۔ اس طرح چیف جسٹس نے تو اپنے ہاتھ کھڑے کر دیئے ہیں۔

مرکزی حکومت جسٹس ورما کو عہدے سے ہٹانے کے لیے مواخذے کی تیاری میں سنجیدہ لگ ہے مگر جہاں تک رقم کا سوال ہے کچھ لوگ اس کی بابت سابق چیف جسٹس چندر چوڑ پر شک کر رہے ہیں کیونکہ جسٹس ورما ان سے بہت قریب تھے۔ جسٹس چندر چوڑ کی وزیر اعظم مودی سے قربت جگ ظاہر ہے۔ مودی جی ان کے گھر گنپتی کی آرتی کرنے گئے تھے۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ جسٹس ورما سے پہلے ان کی مخالفت کرنے والے جگدیپ دھنکر کو جانا پڑا۔ اس کے بعد جب جسٹس چندر چوڑ نے مودی سے ملاقات کی تو ان کے نائب صدر بننے کی قیاس آرائی شروع ہوگئی لیکن اگر کل کو یہ سراغ نکل آئے جلنے والا روپیہ چندر چوڑ کا تھا تو دھنکر کی مانند انہیں بھی جھولا اٹھا کر جانا پڑے گا اور مودی حکومت کو 220 کے بجائے 440 کا جھٹکا لگ جائے گا۔

جسٹس یشونت ورما کے معاملے اور ممبئی ٹرین دھماکے میں کمال مماثلت ہے۔ موصوف کے گھر پر بے شمار جلے ہوئے نوٹ ملے مگر ان کا دعویٰ ہے کہ یہ دولت ان کی نہیں ہے سرکاری ایجنسیوں نے انہیں زبردستی پھنسا دیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر یہ دھن دولت کا خزانہ ان کا نہیں ہے تو کس کا ہے؟ ممبئی بم دھماکہ بھی ایک حقیقت ہے۔ اس میں 186 ؍لوگوں نے جان گنوائی سیکڑوں زخمی ہوئے۔ اے ٹی ایس نے اس الزام میں جن لوگوں کو گرفتار کیا تھا ان کا کہنا ہے کہ دھماکے سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اے ٹی ایس بلا وجہ ان کو گرفتار کرلیا۔ یہ معاملہ سیشن کورٹ میں چلا تو اس نے انہیں مجرم مان لیا مگر ہائی کورٹ نے رہا کر دیا۔ ممبئی کے انصاف پسند لوگ ہائی کورٹ کے دلیرانہ اور معروضی فیصلے سے خوش ہوگئے کہ اس نے عصبیت سے اوپر اٹھ کر سرکاری ناراضی کی پروا کیے بغیر بے قصور لوگوں کو چھوڑ دیا مگر سوال یہ ہے کہ آخر وہ دھماکے کس نے کیے؟ اور ان کو کس نے بچا کر بے گناہ قیدیوں کو پھنسایا؟

امسال مارچ میں جب جسٹس ورما کے گھر میں آگ لگنے کے بعد بڑی مقدار میں نقدی ملی تو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سنجیو کھنہ نے تین ججوں پر مشتمل جو تحقیقی کمیٹی تشکیل دی، اس نے انہیں قصوروار قرار دیا۔ جسٹس ورما کے استعفیٰ سے انکار کر کے اس فیصلے کو سپریم کورٹ ہی چیلنج کر دیا۔ ان کی وکالت کرتے ہوئے رکن پارلیمان اور معروف وکیل کپل سبل نے عدالت میں کہا کہ عرضی میں کچھ آئینی نکات اٹھائے گئے ہیں، اس لیے اسے جلد از جلد سماعت کے لیے فہرست میں شامل کیا جانا چاہیے۔ ممبئی دھماکے سے متعلق سالیسیٹر جنرل تشار گاندھی نے بھی سپریم کورٹ میں بعینہ یہی دلیل دی تھی۔ بامبے ہائی کورٹ کے اندر جس طرح ممبئی ٹرین بلاسٹ کے ملزمین نے سیشن کورٹ کے فیصلے کو مسترد کرنے کی گہار لگائی تھی اسی طرح جسٹس ورما نے اپنی عرضی سابق چیف جسٹس سنجیو کھنہ کی اس سفارش کو غیر آئینی قرار دے کر جس میں انہیں ہائی کورٹ کے جج کے عہدے سے ہٹانے کی بات کہی تھی کو کالعدم کرنے کا مطالبہ کیا۔

ممبئی ٹرین بلاسٹ کے ملزمین نے اے ٹی ایس کی تفتیش میں کئی خامیوں کو طشت از بام کر کے اسے جعلی بتایا تھا۔ اسی طرح جسٹس ورما بھی اپنی عرضی میں سپریم کورٹ تفتیشی کمیٹی کی رپورٹ کو باطل قرار دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جسٹس ورما کو سب سے اہم شکایت یہ کہ کمیٹی نے انہیں اپنا موقف پیش کرنے کا مناسب موقع نہیں دیا۔ وہ پہلے سے طے شدہ ذہنیت کے ساتھ کام کرتے ہوئے نتائج تک پہنچے۔ ممبئی میں ٹرین بلاسٹ کے بے قصور ملزم بھی تو یہی کہتے ہیں اے ٹی ایس نے پہلے ہی مسلمان ہونے کے سبب الزامات منڈھنے کا فیصلہ کرلیا تھا اور پھر اس پر کہانی رچی گئی۔ ان سے حقیقت جاننے کے بجائے اذیت دے کر اقبالیہ بیانات لیے گئے۔ جسٹس ورما خوش قسمت ہیں کہ کم از کم وہ پولیس والوں کی تھرڈ ڈگری سے بچ گئے ورنہ تفتیشی ایجنسی کے پاس ان کا بھی اقبالیہ بیان ہوتا۔ ممبئی ٹرین بلاسٹ کے ملزمین کو بھی دھماکوں میں مرنے والوں سے ہمدردی ہے لیکن ان کا مطالبہ ہے کہ بے قصور لوگوں کو پھنسانے کے بجائے اصلی مجرم کو پکڑا جائے۔

وطن عزیز کا یہ امتیاز کبھی نہیں تھا کہ یہاں عوام و خواص پر زیادتی نہیں ہوتی ہے بلکہ اس بات پر ناز کیا جاتا تھا کہ یہاں آئین کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ یعنی جو کچھ بھی کرنا ہوتا ہے اسے دستور کا ملمع چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔ ملک کے اندر اقتدار کی تبدیلی تو ہوتی ہے، اندر ہی اندر سرکار بنانے کی خاطر سارے غیر آئینی حربے استعمال کیے جاتے ہیں یعنی انتخابی مہم میں نفرت انگیزی، سرکاری دفاتر و وسائل کا غیر جانبدارانہ استعمال، ای ڈی اور سی بی آئی کے چھاپوں سے ڈرا دھمکا کر بلیک میل کرنا، عوامی نمائندوں کی وفاداری کو دولت کے بل کھلے عام خرید لینا وغیرہ لیکن یہ سب قانون کے دائرے میں ہوتا رہتا تھا۔ سابق نائب صدر جگدیپ دھنکر کی وداعی میں وہ تقدس بھی پامال ہوگیا۔ آئین کے مطابق صدر مملکت دروپدی مرمو ملک کے سب سے اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔ ان کے بعد نائب صدر اور پھر وزیر اعظم تیسرے نمبر پر آتے ہیں۔

سابق نائب صدر جگدیپ دھنکر کو اچانک بیماری کے بہانے مشکوک انداز میں مستعفی کروا کر عوامی زندگی سے جس طرح غائب کر دیا گیا اس سے واضح ہوگیا کہ ملک کے تیسرے مقام پر فائز فرد نے اپنے سے اوپر والے کو اس سے اعلیٰ مقام پر فائز عہدیدار کی مدد سے نکال باہر کیا ورنہ کسی اہم ترین عہدے سے فارغ ہو کر اس کا اچانک عوام کی نظروں سے اوجھل ہو جانا کیا معنیٰ؟ پچھلے پانچ دنوں سے وہ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں یہ کوئی نہیں جانتا۔ حزب اقتدار ان کا منہ نہیں دیکھنا چاہتا مگر حزب اختلاف کے لوگ تو ملنا چاہتے ہیں۔ ان کو ملاقات سے کیوں روکا جارہا ہے؟ ملک کا میڈیا ہر روز اوٹ پٹانگ قیاس آرائیاں کرنے کے بجائے ان سے ملاقات کر کے ان کے من کی بات جاننے کی سعی کیوں نہیں کرتا؟ اس میں شک نہیں کہ اس کو روکا جارہا ہے مگر سوال یہ ہے کہ آخر کون روک رہا ہے اور کیوں روک رہا ہے؟ مودی سرکار ایک مستعفی نائب صدر سے اتنی خوفزدہ کیوں ہے کہ انہیں عوام میں آکر اپنی بات کہنے نہیں دیتی اور میڈیا کو ان سے ملنے سے روکتی ہے؟ وزیر اعظم نریندر مودی کا شکریہ کہ انہوں نے ہندوستانی سیاست چہرے پر پڑی وہ نقاب نوچ کر پھینک دی جس کے ذریعہ عوام اپنے آپ کو بہلایا اور پھسلایا کرتے تھے۔ ویسے جسٹس ورما کے معاملے میں تار ممبئی کی لوکل گاڑیوں کے پٹریوں سے بھی زیادہ الجھے ہوئے ہیں۔ سپریم کورٹ میں آج سماعت کیسی ہوتی ہے؟ یہ وقت بتائے گا۔

☆☆☆

جگدیپ دھنکھر نے آخر استعفیٰ کیوں دیا؟

رویش کمار

نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکر نے استعفیٰ دے دیا اور اب اُن کے اچانک استعفے کو لے کر سیاسی وسماجی اور صحافتی حلقوں میں بحث و مباحث ہونے لگے ہیں اور ان حلقوں کا ایک سوال مشترک ہے اور وہ یہ ہے کہ آخر جگدیپ دھنکر نے استعفیٰ کیوں دیا؟ جبکہ دوسرے سوالات میں یہ پوچھا جارہا ہے کہ آخر کس نے اور کیوں جگدیپ دھنکر کو نائب صدر جمہوریہ اور صدر نشین راجیہ سبھا کے عہدہ سے مستعفی ہونے کیلئے مجبور کیا؟ اور ان کے استعفے کے پیچھے کیا وجوہات کارفرما ہیں۔ بہرحال اب یہ سوال گردش کرنے لگا ہے کہ جگدیپ دھنکر نے استعفیٰ کیوں دیا اور وزیر اعظم نریندر مودی، ان کے استعفے پر کیوں خاموش ہیں۔ اس کا پتہ تو نہیں چل رہا ہے۔ صرف اندازے قائم کئے جارہے ہیں۔ ہندوستان کے نائب صدر جمہوریہ کے استعفے اور اس کی وجوہات کو لے کر ملک تاریکی میں ہے۔ حکومت اگر سازشوں کی طرح چلنے لگی تو قیاس آرائیوں کو لگام دینا ضروری ہو جاتا ہے۔ نائب صدر جمہوریہ کا استعفیٰ ہوا، یہ ایک دستوری عہدہ ہے کوئی معمولی واقعہ نہیں۔ جس فرد پر اس عہدہ کے احترام و وقار کو کچلنے کے لگاتار الزامات عائد ہوتے رہے، آپ ان کے استعفے کو لے کر سیاست سے وقار اور شراکت کی اُمید کر رہے ہیں۔ اس کا مطلب آپ ظالم سیاست سے انجان ہیں۔ ایسا بھی نہیں ہے کہ مودی حکومت دستوری وقار و احترام کو لے کر اچانک چوکس ہوگئی ہے یا اچانک ہوش میں آگئی ہے اور نائب صدر جمہوریہ سے استعفے لے رہی ہے۔ مودی سرکار کے کئی گورنروں پر سپریم کورٹ کے خطرناک ریمارکس ہیں۔ ٹاملناڈو کے گورنر آر این روی پر کی گئی تنقید کو یاد کیجئے، انہیں تو نہیں ہٹایا گیا، صحت میں بہتری لانے کیلئے نائب صدر کا استعفیٰ ہوا ہے، اس کے بعد بھی آپ یہ امید نہیں کر سکتے کہ مودی حکومت دستوری ذمہ داریوں کی صحت میں بہتری لانے والی ہے۔ جب جگدیپ دھنکر نے استعفیٰ دیا وہ مودی۔ شاہ کی سیاست کی وراثت سے باہر نہیں گئے بلکہ اس وراثت میں دھنکر جیسے کئی اور گورنرس اور افراد ہیں جو دستوری عہدوں کی حرمت سے ابھی بھی کھلواڑ کر رہے ہیں۔ جگدیپ دھنکر مودی۔ شاہ کی سیاست کے قریبی لوگوں میں سے رہے ہیں۔ اس دائرہ سے وہ دھکا دے کر باہر کئے گئے یا انہوں نے خود کا راستہ چنا ہے۔ استعفیٰ واپس لینے کا دباؤ تک نہیں ڈالا گیا اور منظور کرلیا گیا۔ استعفے کی ایک ہی وجہ بتائی جارہی ہے اور اس سے کوئی اتفاق نہیں کرتا اور نہ کوئی اس سے خوش ہے۔ صحت کا خیال رکھنے کیلئے نائب صدر جمہوریہ کے عہدہ سے بھلا استعفےٰ کون دیتا ہے۔ 10 جولائی کو جگدیپ دھنکر، جواہر لال نہرو وشوا ودیالیہ میں کہہ رہے تھے کہ اگست 2027ء تک اپنی میعاد کے ختم تک اپنے عہدہ پر قائم رہیں گے جبکہ کوئی ناگہانی بات نہ ہو۔ 21 جولائی کو صحت کا خیال رکھنے کیلئے استعفے دے دیتے ہیں۔ اسی دن جب دو دن بعد 23 جولائی کو ان کے سرکاری دورہ راجستھان کا اعلان کیا جاتا ہے تو کل ملا کر بات یہ ہے کہ ان کا استعفیٰ یہ بتا رہا ہے کہ ملک کی سیاست دو لوگوں کے کمرہ میں قید ہوگئی ہے اور کسی کو اس کے علاوہ کچھ پتہ نہیں۔ غور سے دیکھئے کہ قیاس آرائیوں اور مباحث کی سوئی کہاں آکر رُکتی ہے اور کہاں سے بھاگ جاتی ہے۔ میں، وزیر اعظم مودی کی بات کر رہا ہوں، ایسا کب ہوتا ہے، استعفیٰ نائب صدر جمہوریہ نے دیا اور وزیر اعظم نریندر مودی چپ ہوگئے۔ وزیر اعظم مودی کی خاموشی ہی پارٹی کی لائن بن گئی۔ بی جے پی کے تمام لیڈران چپ ہوگئے۔ جو فرد بنگال کے گورنر سے لے کر ہندوستان کے عہدہ نائب صدر جمہوریہ پر فائز رہتے ہوئے تمام دستور اقدار و اصولوں سے کھیلتا رہا، اپنی حرکتوں سے وزیر اعظم نریندر مودی کی سیاسی خواہشات کو پورا کرتا رہا، وہی فرد آج اتنا ان کیلئے بیکار ہوگیا کہ ان کے دستوری عہدہ سے استعفیٰ دینے کے بعد رسم ادائیگی کیلئے بھی کچھ نہیں کہا گیا۔ وزیر اعظم مودی کی خاموشی کچھ اور ہے، اسے ہم اَنا کی خاموشی کہہ سکتے ہیں کہ میرے آگے کوئی کچھ نہیں، میں ہی میں ہوں۔ وزیر اعظم تو اس طرح چپ ہو گئے کئی گھنٹوں تک چپ رہے۔ جیسے 21 جولائی کی رات دہلی میں زور کی آندھی آئی، بجلی اور فون کے سارے کھمبے گر گئے، تار ٹوٹ گئے، اس لئے وزیر اعظم کا نائب صدر جمہوریہ سے رابطہ قائم نہ ہوسکا۔ 22 جولائی کی صبح وزیر اعظم نریندر مودی مہاراشٹرا کے چیف منسٹر اور ڈپٹی چیف منسٹر کو سالگرہ کی مبارکباد دے رہے تھے۔ ان کی صحت کی دعا کر رہے تھے لیکن صحت کی وجہ سے استعفیٰ دینے والے نائب صدر جمہوریہ کی صحت کا بہانہ بنایا ہو، اسے لے کر دوپہر 12 بجے تک ان کا ایک ٹوئٹ نہیں آیا۔ 21 جولائی کی رات 9 بجکر 25 منٹ پر نائب صدر جمہوریہ کے ٹوئٹر ہینڈل سے جگدیپ دھنکر کے استعفے کا اعلان ہوتا ہے اور تب سے لے کر کئی گھنٹوں تک وزیر اعظم مودی خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ دوپہر سوا بارہ کے قریب وزیر اعظم مودی دھنکر کے استعفے پر ٹوئٹ کرتے ہیں۔ ان کی صحت کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں اور بس اتنا لکھتے ہیں کہ شری جگدیپ دھنکر جی کو نائب صدر جمہوریہ کے عہدہ سے لے کر کئی کرداروں میں ملک کی خدمت کرنے کا موقع ملا ہے۔ میں ان کی بہتر صحت کی تمنا کرتا ہوں۔ اب آپ بتائیے ایسے کون لکھتا ہے۔ اتنا کون لکھتا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ تعریف تو کانگریس کے جے رام رمیش نے کی۔ ملک کے وزیر اعظم، جگدیپ دھنکر کے استعفے پر ٹوئٹ کرتے ہیں اور لکھتے ہیں، انہیں الگ الگ عہدوں پر فائز رہتے ہوئے ملک کی خدمت کا موقع ملا۔ خدمت کس طرح کی اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ کیا دھنکر کیلئے وداعی تقریب ہوگی۔ قیاس آرائیوں کا سلسلہ جاری ہے کہ دھنکر وداعی خطاب نہیں کریں گے۔ اس وقت پارلیمنٹ کے دونوں ایوان چل رہے ہیں۔ اس کے درمیان راجیہ سبھا کے صدر نشین اور ملک کے نائب صدر جمہوریہ کا استعفیٰ ہوا۔ آپ کو یاد ہوگا جب حامد انصاری نے نائب صدر جمہوریہ کی میعاد پوری کی تب راجیہ سبھا میں وداعی تقریب منعقد ہوئی۔ وداعی تقریب میں وزیر اعظم مودی کا تبصرہ بے حد متنازعہ تھا۔ وہ وداعی تقریب میں حامد انصاری کی سوچ پر تبصرہ کرنے لگ گئے۔

19 سال بعد بے قصوروں کو اِنصاف ملا

ممبئی بم دھماکے 2006ء: 12 افراد بری

ممبئی بم دھماکہ 2006ء کے تمام 12 ملزمین کو بری کر دیا گیا۔ اس طرح 12 لوگ سزائے موت اور عمر قید سے بری ہوگئے۔

تقریباً 19 سال تک بنا کسی ضمانت کے جیل میں رہنے کے بعد بری ہونے کی خوشی کیا واقعی انصاف کی جیت ہوسکتی ہے یا صرف چانس کی بات ہے کہ ان کا کیس کسی ایسے جج کی نظر سے گذر گیا جن کی نظر میں انصاف سے بڑا کچھ بھی نہیں۔ صرف چانس کی بات لگتی ہے، ورنہ 2015ء میں جب ان 12 میں سے 5 کو پھانسی اور 7 کو عمر قید کی سزا دی گئی، وہ بھی تو عدالت تھی۔

دہشت گردی کے مقدمات میں سنوائی کیلئے الگ سے بنائی گئی خصوصی عدالت جسے مکوکا کورٹ کہتے ہیں۔ وہاں 8 سال تک مقدمہ چلا، ان تمام 12 کے نام بھی ہیں اور نام بھی بتانے ضروری ہیں کہ جب بھی انہیں گرفتار کیا گیا ہوگا تب ان ہی ناموں کی وجہ سے بہت سے لوگوں نے یقین کرلیا ہوگا۔ خاص کر ان لوگوں نے جو ہر بحث میں ایک بے ایمانی کھلے عام کرتے ہیں کہ کبھی دہشت گرد مسلمان کیوں ہوتے ہیں، کوئی یہ نہیں کہتا کہ ہر بار مسلمان ہی دہشت گردی کے الزام میں کیوں پھنسا دیا جاتا ہے۔ کبھی آپ نے کسی کو کہتے سنا کہ دہشت گردی کے کیس میں مسلمان ہی کیوں پھنسا دیئے جاتے ہیں۔ 11 جولائی 2006ء کو ممبئی کی لوکل ٹرینوں میں 7 دھماکے ہوتے ہیں۔ 187 لوگ مارے گئے۔ 800 سے زیادہ زخمی ہوئے۔ انہیں انصاف تو نہیں ملا لیکن انصاف کے نام پر کسی کا گلا گھونٹ دیا گیا۔ کیا اس وجہ سے کہ 12 لوگ مسلمان تھے۔ کمال احمد محمد وکیل انصاری، محمد فیصل عطاالرحمن شیخ، احتشام قطب الدین صدیقی، نوید حسین خان رشید، آصف خان، بشیر خان، تنویر احمد، محمد ابراہیم انصاری، محمد ماجد، محمد شفیع، شیخ محمد علی عالم، محمد ساجد، مزمل عطاالرحمن شیخ، سہیل محمود شیخ، ضمیر احمد لطیف الرحمن شیخ۔ سب کے سب بری ہوئے ہیں۔ ممبئی ہائیکورٹ میں جسٹس انیل ایس کلور اور جسٹس شیام چندر کی بینچ نے ان کے مقدمہ کی سماعت کی۔ مکوکا کورٹ کا فیصلہ بامبے ہائیکورٹ میں چیلنج کیا گیا تھا۔ گزشتہ سال جولائی سے لے کر جنوری کے ختم تک عدالت میں سماعت ہوئی اور اب 5 ماہ بعد فیصلہ آیا ہے۔ بامبے ہائیکورٹ کی اس بینچ نے کیس کو کس قدر سنجیدگی سے سنا ہوگا۔ آپ اس بات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ 6 ماہ میں 75 مرتبہ بینچ نے سماعت کی۔ بامبے ہائیکورٹ نے مہاراشٹرا ATS کو اتنا موقع دیا اور جو فیصلہ آیا، وہی اپنے آپ میں 670 سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس معاملے میں 250 گواہوں کو سنایا گیا۔ 92 گواہ وکیل دفاع کی طرف سے پیش کئے گئے۔ مکوکا عدالت نے آخر کیا دیکھا کہ پھانسی کی سزا سنادی اور پھانسی کی سزا بھی 2000 صفحات میں لکھی گئی۔ 9 سال تک مکوکا کورٹ نے سماعت کے بعد پھانسی کی سزا دی۔ بامبے ہائیکورٹ کا یہ فیصلہ قانونی کارروائی پر کئی ایک سوال کھڑے کرتا ہے۔☆☆☆

بہار میں ایس آئی آر: بڑے پیمانے پر ووٹروں کے نام ہٹانے پر سیاسی زلزلہ

وشو دیپک

بہار میں انتخابی فہرست کے خصوصی جائزے میں 74 لاکھ ووٹرز کو لاپتہ قرار دیا گیا، جس پر نہ صرف اپوزیشن بلکہ این ڈی اے کی حلیف جماعتوں نے بھی الیکشن کمیشن کی نیت اور طریقہ کار پر سوال اٹھائے ہیں

بہار کے عوام یکم اگست کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں۔ سیاسی تجزیہ نگار اور انتخابی ماہرین بھی اس دن پر گہری نگاہ رکھے ہوئے ہیں، کیونکہ اسی روز انتخابی کمیشن ترمیم شدہ ووٹر لسٹ جاری کرے گا۔ 'خصوصی گہری نظر ثانی' (ایس آئی آر) کے نام پر شروع کیے گئے اس عمل نے بہار کی سیاست میں طوفان برپا کر رکھا ہے۔ اپوزیشن تو پہلے سے اس پر تنقید کر رہی تھی، اب بی جے پی کی اتحادی جماعتوں نے بھی اس پر سوال اٹھانے شروع کر دیے ہیں۔ بانکا سے جنتا دل (یونائیٹڈ) کے ایم پی، گرِدھاری یادو، جنہیں پارٹی ڈسپلن توڑنے پر نوٹس جاری کیا جا چکا ہے، نے برملا کہا، "انتخابی کمیشن کو بہار کی سمجھ ہی نہیں۔ مانسون کے دوران لوگ کھیتی باڑی میں مصروف ہوتے ہیں اور اسی وقت یہ عمل مسلط کر دیا گیا۔ میرا بیٹا امریکہ میں ہے، مجھے اپنے کاغذات درست کرانے میں دس دن لگ گئے۔ کمیشن کو کم از کم چھ ماہ کا وقت دینا چاہیے تھا۔"

متعدد جے ڈی یو رہنماؤں نے بھی غیر رسمی بات چیت میں اس عمل کے وقت، طریقہ کار اور ممکنہ نتائج پر تشویش ظاہر کی۔ خاص طور پر انہوں نے یہ اندیشہ ظاہر کیا کہ اس موسم میں اصل دستاویزات جمع کرنا مشکل ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوسکتا ہے کہ بڑی تعداد میں حقیقی ووٹرز، خاص طور پر مہاجر مزدور، حتمی فہرست سے باہر رہ جائیں۔ انتخابی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ جے ڈی یو کے لیے بہار ایک اہم ریاست ہے اور پارٹی اس دباؤ کو محسوس کر رہی ہے۔ پارٹی کی نچلی سطح سے اعلیٰ قیادت تک ناراضگی پھیل رہی ہے۔ الیکشن کمیشن نے 21 جولائی کو دعویٰ کیا کہ اس کے اہلکار 43.9 لاکھ ووٹرز کو ان کے درج پتے پر نہیں تلاش سکے۔ صرف تین دنوں بعد، یہ تعداد 7 لاکھ کے اضافے کے ساتھ 52.3 لاکھ ہوگئی۔ یہ اضافہ کمیشن کے اپنے دعووں پر سوالیہ نشان ہے۔ کمیشن نے کہا کہ ان میں سے بیشتر ووٹرز یا تو فوت ہو چکے ہیں، یا نقل مکانی کر چکے ہیں، یا ایک سے زائد جگہوں پر درج ہیں۔ مزید 21.4 لاکھ افراد نے مطلوبہ دستاویزات جمع نہیں کرائے۔

کمیشن نے دعویٰ کیا کہ ان 74 لاکھ ووٹرز کی فہرست تمام سیاسی جماعتوں سے شیئر کی گئی ہے اور ان سے مدد بھی مانگی گئی ہے لیکن راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) اور کانگریس کے رہنماؤں نے بتایا کہ انہیں ایسی کوئی فہرست نہیں دی گئی۔ ایک رہنما نے کہا کہ اگر فہرست 23 جولائی کو دی بھی جاتی، تو 25 جولائی کی آخری تاریخ سے پہلے اس کی جانچ ممکن نہیں تھی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ مرکزی حکومت کی این ڈی اے اتحادی، تلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی)، جس کا بہار سے کوئی براہ راست مفاد نہیں، نے بھی اس عمل پر اعتراض کیا ہے۔ 15 جولائی کو، ٹی ڈی پی کے رکن پارلیمان لاوسری کرشنا دیورایلو نے کمیشن میں کہا کہ ووٹر تصدیق کا عمل بوجھ بننے کے بجائے تکنیکی اصلاح پر مبنی ہونا چاہیے اور اس سے واضح طور پر الگ ہونا چاہیے۔ انہوں نے زور دیا کہ اس عمل کو شہریت کی جانچ سے جوڑنے کی کوئی گنجائش نہیں ہونا، تاکہ کسی بھی قسم کے غلط فہمی یا بدنیتی پر مبنی استعمال سے بچا جاسکے۔ ٹی ڈی پی نے الیکشن کمیشن کو خط لکھ کر یہ بھی کہا کہ ایس آئی آر کی حدود کو واضح کیا جائے اور اس بات پر زور دیا کہ یہ خالصتاً ایک تکنیکی اصلاح ہے، نہ کہ شہریت کے تعین کا ذریعہ۔

اس عمل کے خلاف 10 جولائی کو دائر کی گئی عرضیوں پر سماعت کے دوران سپریم کورٹ کی بنچ، جس میں جسٹس سدھانشو دھولیا اور جسٹس جوئے مالیا باگچی شامل تھے، نے آئندہ سماعت کی تاریخ 28 جولائی رکھی، جسے بعد میں 29 جولائی کر دیا گیا۔ یہ رپورٹ لکھے جانے تک یہ واضح نہیں تھا کہ اگر سپریم کورٹ سے کوئی فوری ریلیف نہ ملا تو اپوزیشن کیا حکمت عملی اپنائے گی۔ چونکہ ریاست میں اسمبلی انتخابات اکتوبر/نومبر میں ہونے ہیں اور انتخابی شیڈول ستمبر میں جاری ہونے کا امکان ہے، اس لیے متاثرہ ووٹرز کے پاس ووٹ کا حق حاصل کرنے کا وقت بہت کم رہ جائے گا۔ الیکشن کی نوٹیفکیشن کے بعد عدالتی مداخلت کی گنجائش تقریباً ختم ہو جاتی ہے۔ آر جے ڈی کے ایک سینئر رہنما نے تسلیم کیا، "ابھی تک ہمارے پاس اس صورت حال سے نمٹنے کے لیے کوئی واضح حکمت عملی نہیں ہے۔" کانگریس کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ اس پر ابھی تک اتحادی جماعتوں کے درمیان کوئی باضابطہ گفتگو نہیں ہوئی ہے۔ کئی لیڈروں کا کہنا تھا کہ وہ دہلی میں مرکزی قیادت کی ہدایت کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایک رہنما کے بقول، "یہ معاملہ قانونی پیچیدگیوں سے جڑا ہوا ہے اور اس پر کوئی بھی مؤثر حکمت عملی سپریم کورٹ میں 'انڈیا بلاک' کے وکلا اور سینئر قانونی ماہرین سے مشورے کے بعد ہی طے کی جا سکتی ہے۔"

ایس آئی آر پر گہری نظر رکھنے والے سرگرم کارکن اور انتخابی ماہر یوگندر یادو نے بھی الیکشن کمیشن کے دعووں پر سخت شبہ ظاہر کیا۔ یادو حال ہی میں پٹنہ میں ایک عوامی سماعت میں شریک ہوئے، جہاں ریاست کے مختلف علاقوں سے آئے لوگوں نے اپنی شکایات سنائیں۔ دہلی واپسی پر یادو نے بتایا، "سرکاری دعوے زمینی حقیقت کو نہیں دکھاتے، کوئی نہیں جانتا کہ ایس آئی آر فارم کیسے بھرے گئے؛ عوام اب بھی اس عمل سے ناواقف ہیں۔ بہار میں جو کچھ ہو رہا ہے، اسے دہلی سے جاری 'آمرانہ فرمان' کے تحت انتخابی دھوکہ دہی ہی کہا جا سکتا ہے۔" انہوں نے خبردار کیا، "اصل کھیل تو یکم اگست کے بعد شروع ہوگا۔ خطرہ محض (اتفاقیہ) نام ہٹنے کا نہیں، بلکہ ووٹنگ کے حق سے شعوری اور منظم طریقے سے محروم کیے جانے کا ہے۔"

☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

گزشتہ سے پیوستہ

گلشن بے خار کی افادیت کے چند پہلو

پروفیسر صالحہ رشید

گلشن بے خار حالانکہ آج سے تقریباً دو صدی قبل لکھا گیا مگر آج بھی تحقیق اور تنقید سے شغف رکھنے والوں کے لئے اس کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ یہاں پر شیفتہ کی تحقیقی صلاحیت کی بابت پروفیسر محمود الٰہی کا قول نقل کر دینا ضروری ہے۔ موصوف فرماتے ہیں:

"اردو شعراء کے بہت سے تذکرے لکھے گئے لیکن شیفتہ کے گلشن بے خار (سال اختتام ۱۲۵۰ھ - ۱۸۳۵ء) سے تذکرہ نگاری کے ایک نئے باب کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ پہلا تذکرہ ہے جس میں شاعروں کے کلام پر متوازن انداز میں اظہار خیال کیا گیا ہے اور مذاق سلیم کو انتخاب اشعار کی بنیاد بنایا گیا ہے۔ بعض شاعروں کے بارے میں شیفتہ کی رائیں آج بھی قطعی اور حتمی تسلیم کی جاتی ہیں۔" (پیش لفظ، گلشن بے خار، مطبوعہ اتر پردیش اردو اکادمی، ۱۹۸۲ء)

اس تذکرہ کی افادیت کے مد نظر اس کے اردو تراجم بھی ہو چکے ہیں جن سے استفادہ کرتے ہوئے سطور ذیل میں اس میں شامل تمام غیر مسلم شعراء کے حالات و کلام کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں:

آرام۔ ان کا نام پریم رائے کھتری تھا اور نستعلیق اچھا لکھتے تھے۔ ان کے خط شکستہ کی بھی بڑی دھوم تھی اور کفایت خان کے حریف تھے۔ تیر اندازی میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ ریختہ اور فارسی دونوں میں شعر کہتے تھے۔

خون آنکھوں سے نکلتا ہی رہا دل کا فوارہ اچھلتا ہی رہا
کون دلداری کرے آرام کی
ایک مجنون تھا سو جلتا ہی رہا

آرام۔ مکھن لعل کایستھ قوم سے عقلمند انسان تھے۔

ہمدمو مجھ سے یہ کہتے ہو نہ تو یار سے مل
اس کو سمجھاؤ ذرا یہ کہ نہ اغیار سے مل

آزاد۔ نام رام سنگھ تھا۔ اخلاق و ارادت کے زیور سے آراستہ تھے۔ تحصیل علوم متداولہ کے بعد نور بصر سے عاری ہو گئے۔ ان کی شعر گوئی کا شوق احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ مہدی علی خان کے مشاعروں میں بڑے شوق سے شرکت کرتے تھے۔

ان دنوں پیارے تری طرز تکلم اور ہے
طور چشمک اور ہے وضع تبسم اور ہے

اسیر۔ جلبر ارنام نصرانی قوم کے اور ظفریاب خان کے دوستوں میں تھے۔ یہ ایک تنومند شخص تھے۔ شاہ نصیر سے شعر و شاعری میں اصلاح لیتے تھے۔

ہم اس آئینہ رو کے ہجر میں یوں زیست کرتے ہیں
کہ سکتہ کی سی حالت ہے نہ جیتے ہیں نہ مرتے ہیں

آسفاں۔ غالباً نام بھی یہی ہوگا۔ مذہباً نصرانی اور فرنگی النسل تھا۔ اس کی پیدائش ہندوستان میں ہوئی تھی۔

خط کا یہ جواب آیا جو لکھا کبھی پھر خط
کر ڈالوں گا ایک دم میں ترے ٹکڑے پرزے

الفت۔ منگل سین عظیم آباد کے کایستھوں میں سے تھے۔ وہ دہلی آئے۔ اصلاح سخن قلندر بخش جرأت سے کی۔ جو کچھ بسر قلم آتا تھا لکھ دیتے تھے۔ خوش مزاج شخص تھے۔

ہر قدم پر یاں تلک آنے میں سو سو ناز تھے
کیونکہ گھر جانے لگے شام و سحر دو چار کے

امانت۔ امانت رائے نام جہان آباد محلہ دریبہ میں رہتے تھے۔

تشریف یہاں نہ لاؤ پر نامہ بر تو بھیجو
مت لو خبر ہماری اپنی خبر تو بھیجو

پروانہ۔ راجہ جسونت سنگھ، راجہ بینی بہادر کے بیٹے تھے، جو وزیر الممالک شجاع الدولہ کے مقتدر اراکین میں سے تھے۔ نفس ملکہ خوش مزاج اور زیبا رو تھے۔ ایک عالم ان کا گرویدہ تھا۔ ان کو سرب سنگھ دیوانہ کے شاگردوں میں کہا جاتا ہے۔

ان کے افکار کا نمونہ

نسیم آہ نے شاید کسی کی کی تاثیر
شگفتگی سی ترے غنچہ دہان پر ہے

بہادر۔ راجہ بینی بہادر صوبہ بہار کے راجاؤں میں سے تھے۔ جسونت سنگھ پروانہ کے والد تھے جن کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔

سیاہی مو کی گئی دل کی آرزو نہ گئی
ہمارے جامہ کہنہ سے مے کی بو نہ گئی

بیتاب۔ سیوک رام نام کا ایک شخص میدان شاعری میں آیا۔ اس کے علاوہ مجھے ان کا حال معلوم نہیں۔ ایک شعر تذکرہ میں نظر آیا جو درج کیا گیا

محبت کی بھی کچھ ہوتی ہیں کیا اے ہمنشیں راہیں
کہ خوباں یوں ہمیں دکھ دیں ہم ان کو اس طرح چاہیں

بیخود۔ نام نرائن داس تھا۔ دہلی کے ہندو تھے۔ خواجہ میر درد سے حق تلمذ تھا۔

مے گلگوں کو چشم کم سے تو مت دیکھ اے زاہد
نپایا ہے یہ اعجاز مغاں نے آب آتش کا

تاب۔ نام مہتاب رائے اصلاً کشمیری تھے۔ دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے یہ دلپذیر اشعار بہت مشہور ہیں

خو ہوتی ہمیشہ سے تمہاری اگر ایسی
تو کاہے کو بھتی مری اے فتنہ گر ایسی
یا تنگ نہ کرنا صحیح نادان مجھے اتنا
یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

تسلی۔ نام ٹیکا رام، وزیر الممالک بخشی گوپال رائے کے صاحبزادے تھے۔ ان کے بزرگ اٹاوہ کے رہنے والے تھے۔ فارسی میں فاخر مکین سے فخر تلمذ تھا اور ریختہ میں مصحفی کو اساتذہ میں شمار کرتے تھے۔

آنکھیں سحر تلک مری در سے لگی رہیں
کیا پوچھتے ہو حال شب انتظار کا
گو دل میں خفا ہے تو پر اس بات کو نادان
کہہ بیٹھیو مت عاشق دل گیر کے منہ پر
اب بھی اس نیم جان میں کچھ ہے
فائدہ امتحان میں کچھ ہے

جام۔ کنور سین نام بڈھولی کے رہنے والے تھے۔ شرف الدین مسرور ولد غلام محی الدین نے ان کو اپنے شاگردوں میں لکھا ہے۔

چڑھے ہے باد کے گھوڑے پہ گو موج ہوا لیکن
نہ دعوی کر سکی گلگلوں سے تیری ہم عنانی کا

جھمن۔ نام جھمن ناتھ، دہلی کے رہنے والے، شگفتہ کلام اور کہنہ مشق تھے۔

دل جو سینہ عشق کی آتش سے جل گیا
ایک آہ کھینچتے ہی مرا دم نکل گیا

حسرت۔ نام ذوقی رام، جہان آباد میں پیدا ہوئے اور فرخ آباد میں رہتے تھے۔

برنگ آبلہ اے وائے یہ کیا زندگانی ہے
کہ جس کے پاؤں پڑتا ہوں اسی کو سر گرانی ہے

حضور۔ لالہ بال مکند کھتری دہلوی خواجہ میر درد کے شاگرد ہیں عربی خوب جانتے تھے۔

نہ پاؤں کو جنبش نہ ہاتھوں کو طاقت
جو اٹھ کھینچوں میں دامن اس دل ربا کا
سر راہ بیٹھے صدا ہے یہ اپنی
کہ اللہ یار ہے بے دست و پا کا
یہ جو چشم پر آب ہیں دونوں
ایک خانہ خراب ہیں دونوں
یہاں مجھ میں نہیں ہے جان باقی
وہاں اب بھی ہے امتحان باقی
جفا کو تم وفا سمجھے ستم کو ہم کرم سمجھے
ادھر کچھ دل میں تم سمجھے ادھر کچھ دل میں ہم سمجھے

حیرت۔ پنڈت اجودھیا پرشاد کشمیری لکھنوی، قلندر بخش جرأت کے شاگرد تھے۔ ایک مختصر دیوان اور چند مثنویاں یادگار چھوڑی ہیں جو مطالعہ سے نہیں گذریں۔ فن موسیقی اور تیر اندازی میں بھی ملکہ تھا۔ مدت تک لکھنؤ میں رہے اور کچھ عرصہ جہان آباد میں۔ پینتیس سال کی عمر میں ۱۲۳۴ھ میں دار فانی سے کوچ کیا۔

برنگ نقش پا اس کی گلی سے اٹھ نہیں سکتا
ہوا ممنون احسان خوب اپنی ناتوانی کا

دل۔ دیبی پرشاد، مرشد آباد کے رہنے والے تھے۔

امید وصل اس سے تو عبث رکھے ہے دل
جس سے کہ رسم نامہ و پیغام بھی نہ ہو

دل خوش۔ نام بہادر سنگھ کھتری، یہ راجہ خوشحال رائے کے پوتے تھے جو محمد شاہ کے عہد میں اہل ثروت ہوئے ہیں۔

ہوں ترے ہجر میں جوں دیدۂ نرگس حیراں
چشم پوشی نہ کر آ اپنے گنہگار سے مل

دیوانہ۔ رائے سروپ سنگھ مشہور شاعروں میں سے ہیں۔ بلاد مشرقیہ (پورب) کے اکثر شعراء نے ان سے اکتساب فن کیا ہے، جن میں جعفر علی حسرت، میر حیدر علی حیران بھی ہیں۔ اکثر فارسی میں فکر سخن کرتے تھے، گاہے گاہے ریختہ میں بھی کہہ لیتے تھے۔

جان پر آبنی ہمدم میری خاموشی سے
بات کچھ بن نہیں آتی ہے اب اظہار بغیر
دل ہے کہ تیری تیغ کے آگے سے ٹل نہ جائے
رستم کا کب جگر ہے جو زہرہ پگھل نہ جائے

ذرہ۔ مرزا رام ناتھ بہادر حضور والا کی پیش کاری نظارت کے عہدے پر فائز تھے۔

ترے کوچہ میں روز و شب پڑا پھرتا ہے یہ ذرہ
بجا ہے ایسے دیوانے کے مطلب کو روا نہ کرنا

ذکا۔ خوب چند کایستھ دہلوی، شاہ نصیر کے شاگرد تھے۔ ایک روز ان کی خاکسار سے ملاقات ہوئی۔ کہتے تھے کہ میں نے ریختہ میں ایک تذکرہ لکھا ہے مگر نظر سے نہیں گذرا۔

آسیا جب کہ چلے سر پہ ذکا نیند کہاں
ہاتھ سے چرخ کے ڈھونڈے ہے تو آرام کہیں
ہلے ہے ابروئے دلدار دیکھئے کیا ہو
کہاں کہاں چلے تلوار دیکھئے کیا ہو
نقش پائے خالق گیتی نے بنایا ہم کو
جس کے قدموں سے لگے اس نے مٹایا ہم کو
شرم سے ہو گئی پانی تیری دولت سے جنوں
موج دریا بھی مرے پاؤں کی زنجیر کو دیکھ

ذوقی۔ نام ذوقی رام، مراد آباد کے رہنے والے تھے۔ آپ مہدی علی کے شاگرد تھے۔ عطر فروشی کر کے روزی حاصل کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ہولی کے موسم میں جو ہندوؤں کے عیش کا زمانہ ہے، فقیروں کی طرح کوچہ و بازار میں شعر پڑھتے پھرتے تھے۔

ملنے سے تصور میں کچھ کم نہ مزا دیکھا
گر وہ نہ ہوا اس کی تصویر ہے اور میں ہوں

راقم۔ ان کا نام بندرابن ہے۔ بعض انہیں متھرا کا اور بعض نے جہان آباد کا رہنے والا لکھا ہے۔ ان کے نام کے قرائن سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ متھرا سے رہے ہوں گے۔ ان کی شاگردی کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ ایک نے ان کو مرزا مظہر کا اور دوسرے نے مرزا رفیع سودا کا شاگرد لکھا ہے۔

مری بد شرابیوں سے کریں توبہ مے گساراں
رہے وہ عمل کہ ہووے سبب نجات یاراں
یہاں تک قبول خاطر کیجے تری جفا کو
تا سب کہیں کہ راقم رحمت تری وفا کو

راجہ۔ راجہ بہادر، راجہ شتاب رائے کے فرزند تھے جو صوبہ بنگال کے ناظم تھے۔

یہ زخم دل ہمارے مرہم تلک نہ پہنچے
ہم ان تلک نہ پہنچے، وہ ہم تلک نہ پہنچے

رنگین۔ پورن لعل کایستھ دہلی کے رہنے والے تھے۔

رنگین نہیں ہیں قطرۂ شبنم یہ باغ میں
باد صبا نے مے سے بھرا ہے ایاغ گل

رند۔ گنگا پرشاد لکھنوی کشمیری جرأت کے شاگردوں میں سے ہیں۔

مل چکا میں خاک میں اور دل میں ہے تیرے غبار
جان مجھ سے اس قدر کس نے مکدر کر دیا
روتا ہوں چپکے چپکے آتا ہے یاد جس دم
وہ دیکھنا کسی کا نظریں چرا چرا کر

سخنور۔ نام دیوانی سنگھ، قوم کایستھ، دفتر شاہی کے میر منشی تھے۔

گریاں رکھے ہے بن ترے یہ چشم تر مجھے
طوفان نوح آئے ہے اب پھر نظر مجھے

شاد۔ سکندر آباد کے برہمنوں میں سے ایک شخص ہے۔

اس رنگ چمپئی کا پڑا جس زمیں پہ عکس
چنپا کے پھول اگتے ہیں وہاں سے بہار میں

شاداب۔ خوشوقت رائے، چاند پور کے باشندہ اور قائم کے شاگردوں میں سے تھے۔

جب تلک ہو کام مژگان سے تو ابرو مت چڑھا
تیر کے ہوتے کوئی کھینچے بھی ہے تلوار کو

شعلہ۔ نام امر ناتھ کشمیری النسل تھے۔ لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ اچھا مذاق رکھتے تھے۔

جان دی شعلہ نے حسن سبز سے پرہیز کر
حق میں اس بیمار کے پرہیز کرنا سم ہوا
تھے نہ سیماب مہوس نہ طلا کے زرگر ہم
کیا سمجھ کر چراغ نے ہم کو ملایا خاک میں
جلوہ گلزار ابراہیم آتا ہے نظر
اے بہار حسن تیرے روئے آتش ناک میں
نہ پوچھو ماجرا ہجراں کی شب کا سخت آفت ہے
مہ تاباں بھی میرے سر پہ خورشید قیامت ہے

شکر۔ رادھا کشن کایستھ مراد آباد کے رہنے والے تھے۔

دیکھ تو اے چشم سیل اشک طغیانی میں ہے
گھر سنبھال اپنا کہ دیوار مژہ پانی میں ہے

شگفتہ۔ بدھ سنگھ، خدا دان کے رہنے والے تھے۔ شاعری میں بھورے خان آشفتہ سے مشورہ کرتے تھے۔

پروانہ وار جل کر گو خاک ہو گئے ہم
پر شمع رو نہ چوکا اپنی شرارتوں سے

شوق۔ آپ کا نام بھوگی لعل تھا۔

کہیں مرقد پہ آ نکلا بت ایماں شکن میرا
گلے میں ہو گیا زنار ہر تار کفن میرا
کہیں وہ شوخ بھی آ جائے لڑکوں میں تماشہ کو
مبارک جب مجھے اے شوق ہو دیوانہ پن میرا

شوق۔ روشن لعل نام، علم موسیقی اور ستار نوازی میں استاد تھے۔

گردش چشم دکھانا نہ گل اندام کہیں
ورنہ ٹوٹے گی صراحی کہیں اور جام کہیں
عقدۂ دل نہ کھلا ناخن تدبیر کے ساتھ
آخرش کام پڑا پنجۂ تقدیر کے ساتھ

صبا۔ آپ کا نام کانجی مل تھا۔ فیروز آباد کے رہنے والے اور لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ مصحفی کے شاگردوں میں سے تھے۔ ایک مختصر دیوان یادگار چھوڑا۔ عالم شباب میں اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔

ابھی تسکین ہوئی تھی ایک ذرا فریاد و زاری سے
لگا دل مضطرب ہونے کہ پھر درد جگر اٹھا
افسوس وہ آرام عدم میں بھی نہ پایا
جس کے لئے دنیا سے سفر ہم نے کیا تھا
چلے دامن اٹھا کے یہ کہو اس شوخ قاتل سے
کہ یہ مدفن نظر آتا ہے رنگین خون بسمل سے

صبا۔ مرزا راجہ شنکر ناتھ بہادر راجہ رام ناتھ بہادر کے بیٹے تھے۔ نظارت کی پیش کاری کے عہدے پر ممتاز تھے۔ آپ محفل مشاعرہ منعقد کرتے تھے۔

کیا پوچھتے ہو جور و ستم مجھ سے یار کا
دیکھو نہ حال میرے دل بے قرار کا
دل جب اس کی نگہ مست کا مخمور ہوا
سرخوش کیفیت بادۂ انگور ہوا

صبا۔ منو لعل کایستھ لکھنؤ کے رہنے والے اور مصحفی کے شاگرد تھے۔ بجز ایک شعر کے ان کے اشعار نظر سے نہیں گذرے لیکن یہ کہنا بہتر ہوگا کہ اس ایک شعر کا کہنے والا اس فن میں ایک اچھے مذاق کا مالک ہوگا۔

چرخ کو کب یہ سلیقہ ہے ستمگاری میں
کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

ضمیر۔ گنگا داس شاہ نصیر کے شاگرد تھے۔ وہ رمل سے بھی واقف تھے۔

میں بتاتا ہوں ضمیر اب کچھ تجھے بھی ہے خیال
چشم خواب آلودہ اس کی فتنہ بیدار ہے

طرب۔ جھنو لعل کایستھ لکھنؤ کے رہنے والے اور نوازش حسین نوازش کے شاگرد تھے۔ مرثیہ گوئی میں فکر سخن کرتے تھے۔ اسی نسبت سے دلگیر تخلص تھا۔ ان کے مراثی زبان زد عام ہیں۔ ائمہؑ سے کافی معتقد ہونے کے باعث تبدیل مذہب کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

معطر اس کے نہانے سے بسکہ آب ہوا
حباب بحر ہر اک شیشہ گلاب ہوا
گئے جان سے گذر ہم جو نہ وعدہ پر تب آیا
بہانہ اس کا گویا موت کا اپنی بہانہ تھا

طوماس۔ فرنگی النسل اور خان صاحب کے نام سے مشہور تھے۔ شاہ نصیر کے شاگردوں میں سے تھے۔

سودا ہے زلف یوسف ثانی کا اس قدر
روتے ہیں ہم کھڑے سر بازار زار زار

عاجز۔ زور آور سنگھ کھتری، نند رام مخلص کے پوتے تھے۔ آپ شیخ نصیر الدین عزت کے شاگردوں میں شمار ہوتے تھے۔

شب مہتاب کس کمبخت کو ہجراں میں بھاتی ہے
کہ اس سے گرمی روز قیامت یاد آتی ہے

عاشق۔ بخشی بھولا ناتھ پنڈت کے والد گوپی ناتھ سرکار مجد الدولہ کے دیوان تھے۔

قیس نادان سراسر نظر آیا ہم کو
جائیے دشت میں کیوں کوچۂ دلدار کو چھوڑ

عاشق۔ رام سکھ کھتری پہلے غلام حسن تجلی کے شاگرد ہوئے پھر شاہ نصیر کے زیر تلمذ آئے۔

حیرت زدہ میں دیکھوں ہوں یوں اس کو بزم میں
تصویر جیسے دیکھے ہے تصویر کی طرف

عزیز۔ بکھاری لعل، ایک خوش معاش اور فارغ البال شخص تھے۔

بات اب امتحان پر آئی
قصہ کوتاہ جان پر آئی
ملیں کیونکر بھلا اس شوخ طفل لاابالی سے
کہ سوتے سوتے جو چونکے ہے تصویر نہالی سے
آرام وصل و ہجر میں ممکن نہیں ہمیں
یوں ہی ہمیشہ مضطرب اے رشک ماہ تھے
اب ہجر ہے تو حسرت دیدار لئے ہے جی
جب وصل تھا تو کشتۂ تیغ نگاہ تھے

عزیز۔ نام مہاراج سنگھ۔

ضعف سے ہر رگ تن جس کے ہو تار بستر
کیونکہ بستر سے وہ بیمار اٹھے اور بیٹھے

عزیز۔ شیو ناتھ دہلی کے سود خواروں میں سے تھے۔

لیا دل ایک نگہ میں دلربائی اس کو کہتے ہیں
کیا بیگانہ سب سے آشنائی اس کو کہتے ہیں

(جاری)

سابق صدر شعبہ عربی و فارسی، الہ آباد یونیورسٹی

بہار اردو اکادمی اور اردو مشاورتی بورڈ: اداروں کی غیر فعالی اور اردو زبان کا بحران

ڈاکٹر منصور خوشتر

اردو زبان صرف ایک ذریعہ اظہار نہیں بلکہ ہماری تہذیب، تاریخ اور شناخت کی علامت ہے۔ بہار، جو ہمیشہ سے اردو زبان و ادب کا مرکز رہا ہے، آج ایک عجیب سناٹے میں ڈوبا ہوا ہے۔ وہ ادارے جنہیں اردو زبان کی ترویج، ادیبوں و شاعروں کی سرپرستی، اور علمی ورثے کی حفاظت کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ جیسے بہار اردو اکادمی اور اردو مشاورتی بورڈ برسوں سے غیر فعال ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ خاموشی صرف حکومتی سطح پر نہیں بلکہ اردو داں سیاسی نمائندوں کی طرف سے بھی جاری ہے۔ بہار اردو اکادمی کا قیام اردو زبان و ادب کے فروغ، اردو کے ادیبوں، شاعروں اور محققین کی اعانت، اور سرکاری سطح پر اردو کی نمائندگی کے لیے کیا گیا تھا۔ ہر سال سرکاری بجٹ میں اردو اکادمی کے لیے لاکھوں روپے مختص کیے جاتے ہیں۔ لیکن 2019 کے بعد سے اکادمی کی باڈی کی تشکیلِ نو نہیں کی گئی۔ نہ چیئرمین مقرر ہوا، نہ ہی کوئی نیا سکریٹری۔ اس کے سبب فنڈز خرچ نہیں ہو پا رہے اور اکادمی کے تمام انتظامی، تخلیقی اور ادبی پروگرام جمود کا شکار ہو گئے ہیں۔ اکادمی کے ذریعے اردو کتابوں کی اشاعت، مشاعروں، سیمیناروں، انعامات و اعزازات، اور اسکالرز کے تحقیقی پروجیکٹ کی سرپرستی کا جو سلسلہ کبھی جاری تھا، وہ اب پوری طرح رک چکا ہے۔ نتیجتاً سینکڑوں اردو ادیب، اسکالر اور طالب علم حکومتی سرپرستی سے محروم ہو چکے ہیں۔

بہار میں اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے، جس کے تحفظ اور ترویج کے لیے اردو مشاورتی بورڈ کا قیام عمل میں آیا تھا۔ ماضی میں عبدالصمد، کلیم عاجز اور شفیع مشہدی جیسے مشاہیر اس بورڈ کے چیرمین رہے۔ مگر گزشتہ چھ برسوں سے یہ ادارہ بھی مکمل طور پر غیر فعال ہے۔ نہ کوئی چیئرمین ہے، نہ اراکین، نہ اجلاس، نہ ہی کوئی پالیسی۔ اس کی غیر فعالی کا مطلب ہے کہ سرکاری دفاتر میں اردو کے استعمال، ترجمے، تقرری، نصاب، امتحانات، یا نوکریوں میں اردو داں افراد کی نمائندگی جیسے اہم امور پر کوئی موثر مشورہ حکومت کو نہیں مل پا رہا ہے۔

حکومت بہار کی طرف سے حالیہ برسوں میں اردو ڈائرکٹوریٹ کو با اختیار بنانے، اضلاع میں اردو تقریبات کے لیے فنڈنگ، اور بعض علاقائی مشاعروں کے انعقاد جیسے اقدامات ضرور کیے گئے ہیں، لیکن یہ سب رسمی نوعیت کے کام ہیں۔ جب تک بنیادی ادارے جیسے اردو اکادمی اور اردو مشاورتی بورڈ فعال نہیں ہوں گے، تب تک کوئی بھی پالیسی موثر طریقے سے نافذ نہیں ہو سکتی۔ ہر سال بجٹ میں رقم مختص ہونے کے باوجود فنڈس کا استعمال نہ ہونا دراصل ایک بڑی بد انتظامی اور غیر سنجیدگی کا ثبوت ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ حکومت، جو خود کو اقلیت نواز اور اقلیتوں کی ہمدرد قرار دیتی ہے، وہ آخر اس معاملے پر خاموش کیوں ہے؟ کیا بیوروکریسی میں اردو مخالف ذہنیت کارفرما ہے یا پھر سیاسی ترجیحات میں اردو کی جگہ نہیں؟ اور اس سے بھی بڑا سوال یہ ہے کہ اردو طبقہ، اہلِ قلم، اساتذہ، صحافی، تنظیمیں اور سیاسی نمائندے کیوں خاموش ہیں؟

ہم اردو والے کب تک انتظار کرتے رہیں گے کہ کوئی آئے گا اور ہمارے اداروں کو بحال کرے گا؟ کیا ہمیں نہیں معلوم کہ جب ادارے ہی مردہ ہو چکے ہیں تو اردو کے حق میں کوئی حقیقی پالیسی بن ہی نہیں سکتی؟ ہمیں یہ بات سمجھنی ہوگی کہ جب تک ہم خود بیدار نہیں ہوں گے، جب تک ہم حکومت پر دباؤ نہیں بنائیں گے، تب تک اردو محض بیانات اور تقریروں کی زبان بنی رہے گی۔

آج جب ریاست میں الیکشن کا ماحول ہے، ہمیں اس موقع کو سنجیدگی سے استعمال کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنے اپنے حلقہ اسمبلی کے نمائندوں سے مل کر یہ سوال پوچھنا چاہیے:

بہار اردو اکادمی اور اردو مشاورتی بورڈ کی تشکیلِ نو کیوں نہیں ہوئی؟

اردو فنڈز کا استعمال کیوں نہیں ہو رہا؟

اردو کو دوسری سرکاری زبان بنانے کے باوجود اس کے تحفظ کے ادارے کیوں بند پڑے ہیں؟

حکومت آخر کس مجبوری میں مبتلا ہے کہ وہ ان اداروں میں چیئرمین اور سکریٹری کی تقرری سے گریز کر رہی ہے؟

ہمیں اپوزیشن لیڈروں، خاص کر تیجسوی یادو اور جی ڈی یو کے مسلم نمائندوں سے بھی ملنا چاہیے تاکہ وہ اس معاملے کو اپنے انتخابی منشور میں شامل کریں۔ اردو ایکشن کمیٹی، اردو تنظیمیں، اور اردو اخبارات کو چاہیے کہ وہ مسلسل اس موضوع کو اٹھائیں اور حکومت سے جواب طلب کریں۔

میڈیا کو چاہیے کہ وہ اردو اداروں کی غیر فعالی کو عوامی پلیٹ فارم پر لائے۔ پریس کانفرنسوں میں حکومتی وزراء سے اس بارے میں سوالات کیے جائیں۔ حکومت کی اس خاموشی پر اسے عوام کے سامنے شرمندہ کیا جائے۔

اردو اکادمی اور اردو مشاورتی بورڈ صرف نام کے ادارے نہیں بلکہ اردو تہذیب، ثقافت، ادبی ورثے اور زبان کی سرکاری شناخت کے محافظ ادارے ہیں۔ ان کی بحالی اور با اختیار تشکیل ناگزیر ہے۔ ہر سال مختص کی گئی رقم اسی وقت اردو کے حق میں کارآمد ہو سکتی ہے جب یہ ادارے فعال ہوں۔ ہم حکومت بہار سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ

فوری طور پر بہار اردو اکادمی اور اردو مشاورتی بورڈ کی تشکیلِ نو کی جائے۔

ان اداروں کو با اختیار اور مکمل مالی و انتظامی آزادی دی جائے۔

اردو داں طبقے کی شمولیت سے نئی کمیٹیاں تشکیل دی جائیں۔

اردو زبان سے متعلق پالیسی سازی میں ان اداروں کی شرکت کو لازمی قرار دیا جائے۔

جے ڈی یو کے کئی مسلم لیڈران جیسے غلام رسول بلیاوی، خالد انور، احمد اشفاق کریم، زماں خان طویل عرصے سے پارٹی کے اندر فعال ہیں اور حکومت کے قریبی تصور کیے جاتے ہیں۔ ان میں سے کئی وزیر رہ چکے ہیں یا اب بھی وزارت کے اہم قلمدانوں پر فائز ہیں۔ ایسے میں یہ سوال بالکل جائز ہے کہ:

جب پارٹی آپ کی سنتی ہے، آپ وزارتی اجلاسوں میں شامل ہوتے ہیں، تو آپ اردو اداروں کی خاموشی پر کیوں خاموش ہیں؟

یہ سوال صرف عوامی نہیں بلکہ اخلاقی و تاریخی ذمہ داری کا بھی ہے۔ اردو اکادمی، اردو مشاورتی بورڈ، اردو ڈائرکٹوریٹ جیسے ادارے نہ صرف زبان سے جڑے ہیں بلکہ اقلیتوں کی تہذیبی شناخت سے بھی وابستہ ہیں۔ ان اداروں کی غیر فعالی دراصل مسلمانوں کے علمی و ثقافتی حق کی پامالی ہے۔

انتخابات کے دوران عوام کو اپنے ووٹ کی طاقت کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے، ان لیڈران سے براہ راست یہ سوال کرنا چاہیے

آپ نے اردو اکادمی کی تشکیلِ نو کے لیے کتنے بار اسمبلی میں آواز بلند کی؟

اردو مشاورتی بورڈ کی غیر فعالی پر آپ نے کتنے سوالات اٹھائے؟

آپ نے کتنی بار وزیر اعلیٰ نتیش کمار سے ملاقات کر کے اردو اداروں کی بحالی کا مطالبہ کیا؟

آپ کی خاموشی کا سبب کیا ہے؟ پارٹی کی وفاداری یا عوامی نمائندگی کا فقدان؟

یاد رکھیں، سیاسی نمائندے عوام کے خادم ہوتے ہیں، بادشاہ نہیں۔

اگر کوئی لیڈر اردو زبان کے اداروں کی بحالی کے لیے کوشش نہیں کرتا، تو وہ اردو داں عوام کی نمائندگی کا حق کھو دیتا ہے۔ ہمیں ایسے افراد کو اسمبلی یا پارلیمان میں بھیجنا چاہیے جو

اردو زبان اور اداروں کی اہمیت کو سمجھتے ہوں۔

جن کی شناخت اردو ادب، تعلیم، تہذیب سے جڑی ہو۔ جو اقلیتوں کے حقیقی مسائل کو پارٹی سطح پر بلند کرنے کی ہمت رکھتے ہوں۔

ہمیں منظم طور پر ان لیڈران پر عوامی اور سماجی دباؤ بنانا ہوگا:

پریس کانفرنس کے ذریعے ان سے جواب طلب کریں۔

سوشل میڈیا پر مہم چلائیں کہ "اردو اداروں کی بحالی کہاں ہے؟"

اردو تنظیموں اور مشاعروں کے پلیٹ فارم سے بھی ان سے سوال کیا جائے۔

اسمبلی حلقے میں عوامی میٹنگ کے دوران ان سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ اردو اکادمی، اردو بورڈ کی تشکیل نو کی تاریخ طے کرائیں۔

اگر وہ جواب نہیں دیتے تو ان کی خاموشی کو سیاسی کمزوری بنا کر عام لوگوں میں پھیلایا جائے۔

ہمیں تیجسوی یادو اور اپوزیشن لیڈروں سے بھی ملاقات کرنی چاہیے اور زور دینا چاہیے کہ اردو اداروں کی بحالی ان کے انتخابی منشور میں شامل ہو۔ اگر حکومت خاموش ہے، تو اپوزیشن کو بولنا ہوگا۔ اگر حکمراں پارٹی کے مسلم نمائندے خاموش ہیں تو عوام کو اپنے ووٹ سے ان کو سبق دینا ہوگا۔

آج کا اردو طبقہ ایک نازک موڑ پر کھڑا ہے۔ اردو زبان کا تحفظ صرف تحریر و تقریر سے نہیں بلکہ ادارہ جاتی بنیادوں پر مضبوطی سے ممکن ہے۔ اور یہ تبھی ممکن ہے جب ہم ان لیڈروں سے، جو خود کو مسلمانوں کا ہمدرد، اردو داں طبقے کا نمائندہ، اور اقلیت نواز کہتے ہیں، سوال کریں، جواب مانگیں، اور ان کی کارکردگی کی بنیاد پر سیاسی فیصلہ کریں۔

اب خاموش رہنے کا وقت نہیں، اب سوال کرنے کا وقت ہے۔

اس وقت جب کہ بہار اسمبلی کا مانسون اجلاس جاری ہے، یہ ایک نایاب موقع ہے کہ اردو کے حق میں آواز بلند کی جائے۔ حکومت کو گھیرنے، راجد اور دیگر حزب مخالف کی جماعتوں کے مسلم لیڈران کو چاہیے کہ وہ ایوان میں کھل کر ان اداروں کی خاموشی پر سوال کریں اور حکومت سے جواب طلب کریں کہ آخر اردو اکادمی اور اردو مشاورتی بورڈ کی تشکیلِ نو کیوں نہیں کی گئی؟

یہ صرف ایک لسانی یا انتظامی مسئلہ نہیں بلکہ بہار کی تہذیبی شناخت، اقلیتی حقوق، اور آئینی برابری کا مسئلہ ہے۔ اگر ہم اس وقت بھی خاموش رہے تو آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنی زبان، اداروں اور شناخت کے تحفظ کے لیے متحد ہو کر آواز بلند کریں۔

اردو زبان برصغیر کی گنگا-جمنی تہذیب کی نمائندہ ہے اور بہار اس زبان کا ایک مضبوط قلعہ رہا ہے۔ یہاں اردو صرف ایک زبان نہیں بلکہ تہذیب، تاریخ اور ثقافت کا آئینہ ہے۔ بہار میں اردو زبان کی سرکاری حیثیت اور ادبی وقار کو مضبوطی فراہم کرنے کے لیے جن اداروں کا قیام عمل میں آیا تھا، ان میں بہار اردو اکادمی اور اردو مشاورتی بورڈ کا کردار کلیدی رہا ہے۔ مگر افسوس کہ گزشتہ پانچ سے چھ برسوں میں ان اداروں کی مسلسل غیر فعالی نے ریاست کی اردو تحریک کو نہ صرف کمزور کیا بلکہ ادب و تحقیق کی راہ میں بھی سنگین رکاوٹیں پیدا کی ہیں۔

یہ لمحہ فکریہ ہے۔ ہمیں اپنے وجود کی حفاظت کے لیے سنجیدہ ہونا ہوگا۔ جو قوم اپنی زبان، ادارے اور تہذیب کے لیے نہیں لڑتی، وہ تاریخ کے حاشیے پر چلی جاتی ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم متحد ہو کر آواز بلند کریں۔ ورنہ نہ اردو بچے گی، نہ اردو والوں کی شناخت۔

☆☆☆☆

کیا آپ نے مالدیپ کے صدر سے گلے ملتے وقت ان کا مذہب پوچھا؟

ممتا بنرجی کا پی ایم مودی پر حملہ، مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ نے زبان کی بنیاد پر بنگالیوں کو نشانہ بنانے کے خلاف ریلی کی قیادت کی

کولکاتہ۔ مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے پیر کو ملک بھر میں بنگالی بولنے والے تارکین وطن پر مبینہ حملوں کے خلاف احتجاج کے لیے بیر بھوم ضلع کے بول پور سے زبان تحریک شروع کی اور کہا کہ میں اپنی جان دے دوں گی لیکن کسی کو میری زبان چھیننے نہیں دوں گی۔ ممتا نے وزیر اعظم نریندر مودی کو نشانہ بناتے ہوئے سوال کیا کہ جب وہ (مودی) عرب ممالک کے دورے پر جاتے ہیں تو کیا گلے لگانے سے پہلے شیخ سے پوچھتے ہیں کہ وہ ہندو ہیں یا مسلمان؟ وزیر اعلیٰ نے بول پور میں عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ زبان کی بنیاد پر تقسیم نہیں چاہتی۔ انہوں نے کہا کہ میں کسی زبان کے خلاف نہیں ہوں، میرا یقین ہے کہ تنوع میں اتحاد ہماری قوم کی بنیاد ہے۔ ممتا نے کہا، آپ سب کچھ بھول سکتے ہیں، لیکن آپ کو اپنی اسمیتا، مادری زبان اور مادر وطن کو نہیں بھولنا چاہیے۔" انہوں نے دعویٰ کیا کہ بنگالی دنیا کی پانچویں سب سے زیادہ بولی جانے والی اور ایشیا کی دوسری سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان ہے، اس کے باوجود بنگالیوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ ممتا نے سوال کیا کہ اگر ہم بنگال میں 1.5 کروڑ مہاجر مزدوروں کو پناہ دے سکتے ہیں تو آپ دوسری ریاستوں میں کام کرنے والے 22 لاکھ بنگالی مہاجروں کو کیوں قبول نہیں کر سکتے۔

وزیر اعلیٰ نے پڑوسی ریاست بہار میں ووٹر لسٹ کے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کا بالواسطہ حوالہ دیتے ہوئے الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن مرکزی حکومت کے کہنے پر پچھلے دروازے سے شہریوں کے قومی رجسٹر (NRC) کو لاگو کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے مرکزی حکومت کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ وہ مغربی بنگال میں نہ تو NRC کو لاگو ہونے دیں گی اور نہ ہی کوئی حراستی مرکز قائم کرنے دیں گی۔ وزیر اعظم پر نشانہ لگاتے ہوئے ممتا نے سوال کیا کہ کیا آپ نے مالدیپ کے صدر محمد میوزو سے گلے ملتے ہوئے ان کے مذہب کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے الزام لگایا کہ مرکز نے بنگال کو اس کے واجبات نہیں دیے جبکہ پڑوسی ملک کو 5000 کروڑ روپے کا عطیہ دیا۔

ترنمول کانگریس کی سپریمو اور مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے پیر کو یہاں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے زیر اقتدار ریاستوں میں مہاجر بنگالی بولنے والوں کو زبان کی بنیاد پر نشانہ بنانے کے خلاف ایک ریلی کی قیادت کی۔ محترمہ بنرجی نے شاعر رابندر ناتھ ٹیگور کے کام کی جگہ شانتی نکیتن سے ریلی کا آغاز کیا۔ ریاست کے سینئر وزیر فرہاد حکیم اور بول پور کے ایم پی شتابدی رائے سمیت سینکڑوں لوگ وزیر اعلیٰ کے ساتھ ٹیگور کی تصویر لے کر ریلی میں شامل ہوئے۔ وزیر اعلیٰ نے بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں پر زبان کی بنیاد پر بنگالی بولنے والوں کو نشانہ بنانے کا الزام لگایا۔ اس نے سوشل میڈیا پر ایک مبینہ ویڈیو کلپ بھی پوسٹ کیا، جس میں دہلی پولیس اہلکار مبینہ طور پر ایک بچے اور اس کی ماں کو مار رہے ہیں۔ ان کے مطابق یہ دونوں مغربی بنگال کے مالدہ میں چنچل کے ایک مہاجر خاندان کے رکن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ناگوار، خوفناک۔ دیکھیں کہ کس طرح دہلی پولیس نے مالدہ میں چنچل کے ایک مہاجر خاندان کے ایک بچے اور اس کی ماں کو بے دردی سے مارا پیٹا۔ دیکھیں کہ کس طرح ایک بچہ بھی ملک میں بنگالیوں کے خلاف بی جے پی کی طرف سے شروع کی گئی زبان کی دہشت گردی میں تشدد کی بربریت سے بچ نہیں پا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے 21 جولائی کو کولکتہ میں شاہد دیوس ریلی کے دوران بیر بھوم سے زبان کی تحریک کو دوبارہ شروع کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ 2026 کے اسمبلی انتخابات تک ریاست بھر میں جاری رہے گی۔

آوارہ کتوں کا بچوں بزرگوں پر حملہ تشویشناک، سپریم کورٹ نے معاملے کا از خود نوٹس لیا

نئی دہلی۔ دہلی کے کئی علاقوں میں کتوں کی دہشت دن بہ دن بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ آئے دن کہیں نہ کہیں سے کتوں کے کاٹنے کی خبریں سامنے آ ہی جاتی ہیں، جس سے ریبیز نامی جان لیوا وائرس تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اب اس سنگین معاملے پر سپریم کورٹ نے از خود نوٹس لے لیا ہے۔ سپریم کورٹ کے دو ججوں کی بنچ نے اس کی سنوائی کی۔ جسٹس جے بی پاردیوالا اور آر۔ مہادیون نے کہا کہ آج کے اخبار میں کتے کے کاٹنے سے جڑی دل دہلا دینے والی خبر چھپی تھی۔ یہ معاملہ بہت پریشان کرنے والا اور تشویشناک ہے۔ 'انگلش ڈیلی' کے دہلی شمارے میں کتے کے کاٹنے پر کئی جھنجھوڑ دینے والے اعداد و شمار موجود تھے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ہر دن شہر اور اس کے باہری علاقوں میں کتوں کے کاٹنے کے سینکڑوں معاملے سامنے آرہے ہیں، جس سے ریبیز ہو رہا ہے اور بالآخر بچے اور بزرگ اس خوفناک بیماری کے شکار ہو رہے ہیں۔ بنچ نے کہا، "ہم اس خبر پر از خود نوٹس لیتے ہیں۔ مناسب حکم کے لیے اس فیصلے کو نیوز رپورٹ کے ساتھ ہندوستان کے چیف جسٹس کے سامنے پیش کیا جائے۔" واضح رہے کہ دہلی کے سلطان پور کے پٹھ خرد گاؤں میں گزشتہ دنوں آوارہ کتے کے کاٹنے کے 24 دن بعد ایک 6 سال کی بچی کی موت ہو گئی تھی۔ بچی اپنی موسی کے گھر جا رہی تھی تبھی آوارہ کتے نے حملہ کر دیا۔ بچی کو کئی جگہ سنگین چوٹیں آئیں۔ اس کے بعد رشتہ دار فوراً بچی کو امبیڈکر اسپتال لے کر پہنچے۔ یہاں پر بچی کو کتے کے کاٹنے کے بعد دوا انجیکشن لگائے گئے۔ اس دوران پھر بچی کو دوسرے سرکاری اسپتال منتقل کیا گیا۔ بچی کی 20 دن کے بعد حالت بگڑنے لگی اور 23 جولائی کو اس نے دم توڑ دیا۔ حکومت نے گزشتہ ہفتے ہی پارلیمنٹ میں بتایا کہ 2024 کے دوران کتوں کے کاٹنے کے 37 لاکھ سے زیادہ معاملے اور ریبیز کی وجہ سے 54 مشتبہ اموات درج کی گئی ہیں۔ لوک سبھا میں ایک سوال کے تحریری جواب میں ماہی پروری، مویشی پروری اور ڈیری کے وزیر ایس پی سنگھ بگھیل نے بتایا کہ 2024 میں کتوں کے کاٹنے کے کل 3717336 معاملے تھے جبکہ ریبیز سے مشتبہ طور پر 54 اموات ہوئی۔

تبدیلی مذہب قانون کو مزید سخت بنانے کے لیے دھامی کی ہدایات، ایس آئی ٹی کی تشکیل

دہرادون، (یو این آئی) اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے ریاست میں تبدیلی مذہب کے قانون کو مزید سخت بناتے ہوئے ضروری اقدامات کرنے کی ہدایت دی ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ آپریشن کالنیمی کے تحت پولیس ہیڈکوارٹر کی سطح پر ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی جائے گی۔ پیر کو سکریٹریٹ میں سینئر عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتراکھنڈ ایک سرحدی ریاست ہونے کے ساتھ ساتھ سناتن کی مقدس سرزمین بھی ہے۔ اس لیے یہاں آبادیاتی تبدیلی کی کسی بھی کوشش کو سختی سے روکا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کو ایسی مشکوک سرگرمیوں پر نظر رکھنی چاہیے۔ تبدیلی مذہب کرنے والے عناصر کے جال میں پھنسے لوگوں کو مناسب مشاورت اور رہنمائی فراہم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ واقعات کے پیش نظر تبدیلی مذہب کے قانون کو مزید سخت بنانے کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں۔

ہریانہ: جنسی ہراسانی معاملہ میں ملزم بی جے پی رکن پارلیمنٹ کے بیٹے کو اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل عہدہ سے ہٹایا گیا

گروگرام۔ بی جے پی کی حکمرانی والی ہریانہ کی نائب سنگھ سینی حکومت نے بی جے پی کے راجیہ سبھا رکن سبھاش برالا کے بیٹے وکاس برالا کے خلاف سخت فیصلہ لیا ہے۔ حکومت نے انہیں تقرری کے 10 روز بعد ہی اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل (اے اے جی) کے عہدہ سے ہٹا دیا ہے۔ دراصل وکاس برالا پر جنسی ہراسانی کا الزام تھا، اس لیے ان کی تقرری کے بعد سے ہی یہ معاملہ تنازعات میں گھرا ہوا تھا۔ واضح ہو کہ 18 جولائی کو ریاست کے گورنر بنڈارو دتاتریہ نے 97 نئے لاء آفیسرز کی تقرری کو منظوری دی تھی۔ اس فہرست میں وکاس برالا کا بھی نام تھا۔ انہیں اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل (اے اے جی) بنایا گیا تھا۔ ان کی تقرری کے بعد سے ہی اپوزیشن مسلسل سینی حکومت پر حملہ آور تھی اور جنسی ہراسانی کے ایک ملزم کو لاء افسر بنانے پر حکومت کو ہدف تنقید بنا رہی تھی۔ دراصل وکاس ایک انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس (آئی اے ایس) افسر کی بیٹی کو ہراساں کرنے کے ملزم ہیں۔ یہ معاملہ اکتوبر 2017 کا ہے، جب ان کے والد بی جے پی ہریانہ یونٹ کے سربراہ تھے۔ وکاس اور ان کے دوست آشیش کمار پر چنڈی گڑھ کی ایک عدالت نے ایک سینئر آئی اے ایس آفیسر کی بیٹی کا پیچھا کرنے اور اس کے اغوا کی کوشش کا الزام عائد کیا تھا۔ وکاس برالا اس معاملے میں ضمانت پر باہر ہیں اور مقدمہ ابھی عدالت میں زیر التوا ہے۔ آئی اے ایس آفیسر کی متاثرہ بیٹی ورنیکا کنڈو نے وکاس برالا کو اے اے جی بنائے جانے پر سخت اعتراض کیا تھا۔ یہی نہیں 45 آئی اے ایس افسران نے بھی نائب سنگھ سینی کو خط لکھ کر اس کی تقرری کو رد کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ معاملہ بڑھنے پر حکومت نے وکاس برالا کو ہٹانے کا فیصلہ لیا ہے۔ وکاس برالا اور آشیش کمار کے خلاف لڑکی کا پیچھا کرنے، جبراً راستہ روکنے اور چھیڑ چھاڑ جیسی سنگین دفعات لگائی گئیں تھیں۔ ملزمان کے خلاف 354 ڈی (پیچھا کرنے)، 341 (غلط طریقے سے روکنے) اور 365، 511 (اغوا کی کوشش) سمیت انڈین پینل کوڈ (آئی پی سی) کی مختلف دفعات کے تحت الزامات عائد کیے گئے تھے۔ انہیں 4-5 اگست 2017 کی رات کو گرفتار کیے جانے کے بعد ضمانت پر رہا کر دیا گیا تھا۔ بعد میں انہیں 9 اگست 2017 کو دوبارہ گرفتار کیا گیا، لیکن جنوری 2018 میں انہیں ہائی کورٹ سے دوبارہ ضمانت مل گئی۔ متاثرہ ورنیکا کنڈو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر لکھا تھا کہ "یہ فیصلہ حکومت کے بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ جیسے نعروں کے برعکس ہے اور اس سے معاشرے میں غلط پیغام جاتا ہے۔ کسی کو بھی عوامی عہدہ پر تقرر کرنا صرف ایک سیاسی فیصلہ نہیں ہوتا، بلکہ یہ معاشرے کی اقدار اور اخلاقی معیارات کو بھی ظاہر کرتا ہے۔" انہوں نے آگے لکھا کہ وہ جس معاملہ پر بات کر رہی ہیں وہ ان کا خود کا ہے، جو کئی ماہ تک قومی میڈیا میں سرخیوں میں رہا، لیکن کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی۔ 5 سال بعد بھی معاملہ وہیں پر اٹکا ہوا ہے۔

راہل گاندھی نے پارلیمنٹ ہاؤس میں اسلحہ فیکٹری کے ملازمین سے ملاقات کی، اہم مسائل پر ہوا تبادلہ خیال

نئی دہلی۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے 28 جولائی کو پارلیمنٹ ہاؤس میں ہندوستان کے 7 آرڈننس فیکٹریوں یعنی اسلحہ فیکٹریوں سے آئے ملازمین کے نمائندہ وفد سے ملاقات کی۔ اس دوران انھوں نے وفد کے اراکین سے بات چیت کر ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔ اس ملاقات کی ویڈیو راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کی ہے، جس میں وہ وفد میں شامل اراکین سے بات کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ راہل گاندھی نے اس ملاقات کی ویڈیو سوشل میڈیا پر شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "پارلیمنٹ ہاؤس میں ہندوستان کے 7 اسلحہ فیکٹریوں سے آئے ملازمین کے نمائندہ وفد سے ملاقات ہوئی، جہاں ان کے مسائل گہرائی سے سمجھے۔ ان ملازمین کو اگنی ویر کی شکل میں مقررہ وقت کے لیے کام پر رکھا جا رہا ہے۔" وہ مزید لکھتے ہیں کہ "صرف اٹارسی آرڈننس فیکٹری میں 511 ہنرمند ملازمین کے لیے عہدے ہیں، جن میں سے 500 خالی ہیں، پھر بھی ان نئے ریکروٹس کو ان عہدوں میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔" اس پوسٹ میں کچھ اہم جانکاری دیتے ہوئے راہل گاندھی نے لکھا ہے کہ نئے ریکروٹس کو اپنی بات عوامی طور پر اٹھانے کا حق نہیں دیا گیا ہے۔ یہاں کے کانٹریکٹ تک میں ڈالا گیا ہے۔ کام وہی لیا جا رہا ہے جو مستقل ملازمین کرتے ہیں، لیکن یکساں سہولیات کو ایسے کانٹریکٹ کے ذریعہ سے چھین لیا گیا ہے۔ یہ پورا ماجرا اس لیے تاکہ انھیں کئی سرکاری سہولیات سے محروم رکھا جائے، ان کو عارضی طور سے کام پر رکھا جائے اور موقع آنے پر آسانی سے نکال دیا جائے۔ راہل گاندھی کا کہنا ہے کہ پورے حب الوطنی کے ساتھ ہندوستان کی سیکورٹی کے لیے دن رات ایک کر، پورے جی جان سے کام کرنے والے ان نوجوانوں کے تئیں ملک اور حکومت کی بھی ذمہ داری بنتی ہے۔ ان کے مستقبل کو محفوظ کیا جائے، ان کے کنبوں کا خیال رکھا جائے، انھیں معاشی و سماجی تحفظ فراہم کی جائے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے یہ بھی کہا کہ اس تفریق کے خلاف وہ پوری مضبوطی کے ساتھ کھڑے ہیں اور پوری طاقت سے ان کی آواز بلند کر حکومت کے کانوں تک پہنچائیں گے۔

معروف کشمیری فنکار بشیر بٹ انتقال کر گئے

سری نگر (یو این آئی) کشمیری اسٹیج اور مزاحیہ دنیا کے ممتاز فنکار بشیر احمد بٹ المعروف بشیر کوتر آج دوپہر اپنے آبائی گاؤں ہانجی گنڈ چاڈورہ میں انتقال کر گئے۔ وہ گزشتہ کئی ہفتوں سے مختلف طبی مسائل کا سامنا کر رہے تھے۔ خاندانی ذرائع کے مطابق بشیر کوتر کو چند روز قبل نازک حالت میں اسپتال کے آئی سی یو میں داخل کیا گیا تھا، جہاں ابتدائی طبی بہتری کے بعد انہیں ہفتہ کے روز گھر منتقل کیا گیا۔ تاہم، اتوار کو ان کی حالت دوبارہ بگڑ گئی اور وہ آج سہ پہر خالق حقیقی سے جا ملے۔ بشیر کوتر کشمیری مزاح، اسٹیج ڈرامہ اور لوک تھیٹر میں ایک جانی پہچانی شخصیت تھے، جنہوں نے کئی دہائیوں تک اپنی بے مثال مزاحیہ اداکاری سے لوگوں کے دل جیتے۔ ان کے انتقال سے فن مزاح اور علاقائی تھیٹر میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جسے پر کرنا مشکل دکھائی دے رہا ہے۔ مختلف ادبی و ثقافتی تنظیموں، فنکاروں اور عوامی حلقوں نے بشیر کوتر کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور انہیں کشمیری ثقافت کا ایک انمول اثاثہ قرار دیا ہے۔

بادل نے آپ کی اراضی کے حصول کی پالیسی پر تنقید کی، بیوروکریٹس کو تحقیقات کی دی دھمکی

موہالی، (یو این آئی) پنجاب میں عام آدمی پارٹی (آپ) حکومت کی متنازعہ حصول اراضی پالیسی کو "زمین پر قبضہ کرنے کی اسکیم" قرار دیتے ہوئے شرومنی اکالی دل (ایس اے ڈی) کے صدر اور سابق نائب وزیر اعلیٰ سکھبیر سنگھ بادل نے پیر کو یہاں ایک زبردست ریلی میں کہا کہ ایس اے ڈی کسانوں کی "ایک انچ زمین" بھی نہیں چھیننے دے گی۔ کسانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مسلسل لڑائی کا عزم کرتے ہوئے، مسٹر بادل نے آپ حکومت پر سخت حملہ کیا اور اس پر 18 ماہ میں 25 ہزار کروڑ سے 30 ہزار کروڑ روپے کمانے کے لیے بڑے پیمانے پر زمین حاصل کرنے کی سازش رچنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے عہد کیا کہ ان کی پارٹی ریاست کی زمین کا 'ایک انچ بھی' لینے نہیں دے گی۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، مسٹر بادل نے کہا کہ پنجاب کے کسانوں اور ان کی زمین کے درمیان گہرا رشتہ ہے اور اس کو نظر انداز کرنے پر آپ پر تنقید کی اور اس پالیسی کو ترقی کے نام پر 'زمین پر قبضہ کرنے کی اسکیم' قرار دیا۔ انہوں نے حکومت پر 1995 کے پرانے قانون کو استعمال کرتے ہوئے ماحولیاتی تشخیص اور سماجی اثرات کے مطالعہ سمیت ضروری قانونی تقاضوں کو نظر انداز کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی کے لٹیرے پنجاب کی روح یا اس کے لوگوں کی تڑپ کو نہیں سمجھتے۔ سابق ڈپٹی وزیر اعلیٰ نے بیوروکریٹس کو بھی سخت انتباہ جاری کرتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ اپنے فرائض کو یاد رکھیں۔ انہوں نے کہا "یہ لیڈر انتخابات کے بعد دہلی بھاگ جائیں گے، لیکن افسران یہیں رہیں گے۔ جو لوگ اس اسکیم کی حمایت کر کے چیف سکریٹری یا کمشنر جیسے عہدے حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، انہیں ایس اے ڈی حکومت میں تحقیقات کا سامنا کرنا پڑے گا"۔ انہوں نے اقتدار میں تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا "پولیس جو آج آپ کو سلام کر رہی ہے، جب ہم 18 مہینے بعد اقتدار میں واپس آئیں گے تو اکالیوں کو سلام کرے گی۔"

وقف بورڈ بدعنوانی معاملہ: امانت اللہ خان سمیت 11 کے خلاف الزامات طے

نئی دہلی۔ عام آدمی پارٹی (عآپ) کے رکن اسمبلی امانت اللہ خان کی مشکلیں بڑھتی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں۔ دہلی کے راؤز ایونیو کورٹ نے دہلی وقف بورڈ میں تقرری سے متعلق بے ضابطگی سے منسلک بدعنوانی معاملے میں امانت اللہ اور 10 دیگر ملزمین کے خلاف الزامات طے کر دیے ہیں۔ دہلی کی عدالت نے عآپ لیڈر کے خلاف مجرمانہ سازش (تعزیرات ہند کی دفعہ 120 بی) اور انسداد بدعنوانی ایکٹ کی دفعہ 13(1)(ڈی) اور 13(2) کے تحت الزامات طے کیے ہیں۔ اس معاملے نے عآپ کی سیاسی شبیہ پر ایک بار پھر سوال کھڑے کر دیے ہیں۔ مرکزی جانچ بیورو (سی بی آئی) نے اگست 2022 میں امانت اللہ خان اور دیگر ملزمین کے خلاف ایک فرد جرم داخل کیا تھا۔ سی بی آئی کا الزام ہے کہ امانت اللہ نے 2016 سے 2021 تک دہلی وقف بورڈ کا سربراہ رہتے ہوئے اپنے عہدہ کا غلط استعمال کیا اور اصولوں کی خلاف ورزی کر غیر قانونی تقرریاں کیں۔ جانچ ایجنسی کا دعویٰ ہے کہ امانت اللہ نے اپنے رشتہ داروں اور حامیوں کو بورڈ میں عہدوں پر تقرر کیا، جس سے حکومت کو شدید

نقصان ہوا۔ امانت اللہ خان کے علاوہ محبوب عالم، حامد اختر، کفایت اللہ خان، رفیع شان خان، عمران علی، محمد احرار، عاقب جاوید، اظہر خان، ذاکر خان اور عبدالستار پر بھی الزامات طے کیے گئے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) بھی امانت اللہ خان کے خلاف منی لانڈرنگ کے ایک الگ معاملے میں جانچ کر رہی ہے۔ ای ڈی کا الزام ہے کہ خان نے وقف بورڈ میں بدعنوانی سے حاصل دولت کو رئیل اسٹیٹ میں لگایا۔ امانت اللہ کو ستمبر 2024 میں اس معاملے میں گرفتار کیا گیا تھا، لیکن نومبر 2024 میں استغاثہ کی منظوری نہ ہونے کے سبب انہیں ضمانت مل گئی تھی۔

دہشت گردوں اور ان کے حامیوں کو بخشا نہیں جائے گا: منوج سنہا

جموں (یو این آئی) جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے پیر کے روز جموں میں دہشت گردی سے متاثرہ 80 خاندانوں کو تقرری نامے سونپے اور ان سے وعدہ کیا کہ پاکستان کے حمایت یافتہ دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ جموں و کشمیر کے عام شہریوں نے پاکستان پرست دہشت گردوں اور ان کے حامیوں کے ہاتھوں ناقابل برداشت مظالم برداشت کیے۔ ان خاندانوں کو خاموش رہنے پر مجبور کیا گیا، اور ان کی تکالیف کو اس لیے نظر انداز کیا گیا تاکہ مجرموں اور ان کے پشت پناہوں کو بچایا جا سکے۔ لیکن وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہمارا عزم ہے کہ ہم دہشت گردی کو ختم کر کے ان کے مددگاروں کو بھی کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ ایل جی نے کہا، 'کئی دہائیوں تک ہزاروں متاثرہ خاندان صرف اعداد و شمار بن کر رہ گئے۔ لیکن اب، برسوں کی اذیت اور خاموشی کے بعد، انصاف نے ان کے دروازے پر دستک دی ہے۔ یہ ایک نئے دور کا آغاز ہے۔' انہوں نے کہا کہ کشتواڑ، ڈوڈہ، رام بن، پونچھ، راجوری، سانبہ، کٹھوعہ، اُدھمپور اور ریاسی کے درجنوں متاثرہ خاندانوں کو اب انصاف کی امید مل رہی ہے۔

غزہ بھوک سے بلک رہا ہے، دنیا خاموش تماشائی بن کر نہیں رہ سکتی

مسلم رہنماؤں کا حکومت ہند سے فوری اقدام کا مطالبہ

نئی دہلی، (یو این آئی) ملک کی سرکردہ مسلم تنظیموں اور ممتاز مذہبی رہنماؤں نے غزہ میں جاری انسانی المیے پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اسرائیل کی جارحیت کو روکنے کے لیے فوری اقدام کرے۔ یہ مطالبہ انہوں نے آج پریس کلب آف انڈیا میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں غزہ کی موجودہ صورتحال پر مشترکہ طور پر کیا۔ اس پریس کانفرنس سے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ، جمعیت العلماء ہند، جماعت اسلامی ہند، مرکزی جمعیت اہل حدیث، ایس آئی او و دیگر ملی تحریکات کی قیادت اور نمائندہ مذہبی اسکالرز نے خطاب کیا۔ قائدین نے اپنے خطاب میں غزہ کی موجودہ صورت حال کو انسانی تاریخ کے بدترین ابواب میں سے ایک قرار دیا اور خبردار کیا کہ وہاں قحط ایک ہولناک بحران میں تبدیل ہو چکا ہے۔ لوگ بھوک سے مر رہے ہیں۔ اگر ہم اس نازک لمحے میں خاموش رہیں تو یہ تاریخ کا انتہائی سنگین اور ناقابل معافی جرم ہوگا۔

میڈیا کو جاری بیان میں مزید کہا گیا کہ "اسرائیلی بمباری اور محاصرے کے باعث غزہ کا بنیادی ڈھانچہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ 20 لاکھ سے زائد شہری شدید غذائی قلت، صحت کے نظام کی تباہی اور دیگر بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی کا سامنا کر رہے ہیں۔ 90 فیصد سے زیادہ اسپتال یا تو مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں یا ناقابل استعمال ہو چکے ہیں۔ کئی دیہات اور محلے مکمل طور پر صفحہ ہستی سے مٹ چکے ہیں۔ غذائی قلت کے سبب معصوم شہری اپنی جانیں گنوا رہے ہیں۔ ایندھن کی قلت اور عدم دستیابی کے باعث نوزائیدہ بچے انکیوبیٹرز میں دم توڑ رہے ہیں۔ ڈاکٹر بغیر انستھیزیا کے سرجری کرنے پر مجبور ہیں۔ اس وقت غزہ میں انسانی زندگی کی تقریباً تمام بنیادی ضروریات ناپید ہو چکی ہیں اور یہ سب کسی دفاعی کارروائی کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ ایک منظم منصوبے کے تحت اسرائیل کی جانب سے غزہ کے عوام کو مکمل طور پر ختم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ پریس کانفرنس میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ہندوستان کے اس حالیہ بیان کی ستائش کی گئی، جس میں ایک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام اور فوری جنگ بندی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ رہنماؤں نے اسے ایک مثبت پیش رفت قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ موقف قابل تعریف ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارا ملک صرف تشویش کا اظہار نہ کرے بلکہ آگے بڑھ کر اس مسئلہ کے حل کے لیے موثر قائدانہ کردار ادا کرے۔ یقیناً ظلم کی زبانی مذمت بھی اہم ہے لیکن حالات ہم سے زیادہ موثر اور فوری عملی کاوشوں کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ وطن عزیز کے پاس ظلم کے خلاف جدو جہد کی شاندار تاریخی روایت اور سفارتی صلاحیت دونوں موجود ہے جس کا استعمال کرتے ہوئے ہم اس نسل کشی کے خلاف قائدانہ رول ادا کر سکتے ہیں۔

اس موقع پر اس بات کا بھی مطالبہ کیا گیا کہ انسانی بنیادوں پر فوری طور پر غزہ کے لیے امدادی راہداریوں کا قیام عمل میں لایا جائے اور بنیادی ضروریات کا سامان بڑے پیمانے پر ہر ایک ضرورت مند تک پہنچایا جائے۔ جب تک اسرائیلی جارحیت بند نہ ہو، ہندوستان اسرائیل کے ساتھ اپنے تمام عسکری و اسٹریٹجک تعلقات معطل کرے۔ جب ہماری آنکھوں کے سامنے فلسطینیوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے، تو ایسی صورت میں ہمارے لیے خاموش یا غیر جانبدار بنے رہنا بالکل بھی مناسب نہیں ہے۔ پریس کے ذریعہ مسلم قائدین نے عوام سے بھی اپیل کی کہ وہ فلسطین اور غزہ کے مسئلہ کے سلسلے میں سمجھ اور حساسیت پیدا کریں۔ یہ صرف مسلمانوں کا مسئلہ نہیں بلکہ ساری انسانیت کا مسئلہ ہے۔ طلبہ، سول سوسائٹی، مذہبی رہنماؤں، ماہرین تعلیم اور باضمیر شہریوں سے اپیل کی گئی کہ وہ غزہ کے ساتھ اظہار یکجہتی کریں۔ چاہے وہ مارچ ہوں، احتجاجی جلسے ہوں، بیداری مہمات ہوں، علمی مذاکرے ہوں یا بین المذاہب پروگرام، عوام بڑے پیمانے پر اس میں شرکت کرے۔ غزہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسے نظر انداز کرنا ممکن نہیں۔

پہلگام حملے پر پارلیمنٹ میں بحث ناگزیر

انٹیلی جنس اور سیکورٹی ناکامی کی ذمہ داری طے ہونی چاہیے: عمر عبداللہ

جموں (یو این آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ اور نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ نے 'آپریشن سندور' پر پارلیمنٹ میں ہونے والی بحث کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے زور دیا ہے کہ پہلگام میں پیش آئے دہشت گردانہ حملے پر بھی پارلیمنٹ میں سنجیدہ بحث ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ خود لیفٹیننٹ گورنر نے اس واقعے میں سیکورٹی اور انٹیلی جنس ناکامی کا اعتراف کیا ہے، لہٰذا یہ جاننا عوام کا حق ہے کہ اس ناکامی کی ذمہ داری آخر کس پر عائد ہوتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف آپریشنز کی کامیابی پر بات کرنا کافی نہیں، بلکہ اُن وجوہات کا بھی تعین ہونا چاہیے جن کی وجہ سے اس قسم کے حملے ممکن ہو پاتے ہیں۔ ان باتوں کا اظہار وزیر اعلیٰ نے جموں میں نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ پہلگام حملے کے دن سے پولیس، نیم فوجی دستے اور فوج سبھی دہشت گردوں کے پیچھے ہیں۔ اگر آج کوئی دہشت گرد انکاؤنٹر میں مارا جاتا ہے تو یہ ایک اچھی بات ہوگی۔ ان کا اشارہ سیکورٹی فورسز کی جانب سے ہارون میں جاری انکاؤنٹر کی طرف تھا۔

عمر عبداللہ نے 'آپریشن سندور' پر پارلیمنٹ میں ہونے والی ممکنہ بحث کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا کہ آپریشن سندور پر بحث درست ہے، لیکن اس سے پہلے پہلگام حملے پر بات ہونی چاہیے۔ حال ہی میں لیفٹیننٹ گورنر صاحب نے خود کہا تھا کہ اس میں ضرور کوئی نہ کوئی کوتاہی ہوئی تھی۔ انٹیلی جنس اور سیکورٹی کی ناکامی کا ذکر بھی سامنے آیا، اس پر پارلیمنٹ میں بھی بات ہونی چاہیے کہ اگر انٹیلی جنس فیل ہوئی، سیکیورٹی فیل ہوئی تو آخر کس کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا؟ انہوں نے واضح کیا کہ حکومت کو اس پہلو پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے، کیونکہ اس طرح کی کارروائیاں عوامی اعتماد کو متزلزل کرتی ہیں اور ان کا جوابدہ ہونا ضروری ہے۔ ریاستی درجے کی بحالی کے معاملے پر نیشنل کانفرنس لیڈر نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ اس سیشن میں کچھ نہ کچھ ضرور ملے گا۔ اگر کچھ نہیں ملا تو پھر اس کے بعد بات کریں گے۔ میں ہڑتال پر نہیں جاؤں گا، کم از کم جب تک پارلیمنٹ کا اجلاس چل رہا ہے۔ ان کا یہ بیان ایک واضح پیغام تھا کہ پارٹی احتجاج کی راہ اپنانے سے پہلے سیاسی اور آئینی راستوں کو مکمل طور پر استعمال کرے گی۔ واضح رہے کہ حالیہ دنوں میں جنوبی کشمیر کے پہلگام علاقے میں دہشت گردانہ حملے کے بعد 'آپریشن مہادیو' شروع کیا گیا ہے، جس کے تحت فورسز نے دہشت گردوں کی تلاش میں وسیع پیمانے پر تلاشی مہم چھیڑ رکھی ہے۔ ساتھ ہی 'آپریشن سندور' کے تحت جموں خطے میں سرحد پار دہشت گردی اور ڈرون حملوں کے خلاف سخت اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

امروہہ بہُت تیزی سے ترقی کی راہ پر گامزن: ششی جین

حلقہ امروہہ کی ترقی کے لیے ہر ممکن خدمات انجام دی جائیگی

امروہہ: سماجی تنظیم" پیغام امن کمیٹی امروہہ" کے زیر اہتمام امروہہ کو اسمارٹ سٹی قرار دیے جانے پر محترمہ ششی جین صاحبہ چیرمین امروہہ نگر پالیکا اور ڈپٹی میونسپل کمشنر ڈاکٹر برجیش کمار کے اعزاز میں بجنور روڈ پر واقع نشا پیلس میں ایک شہری اعزازی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جسمیں کثیر تعداد میں باشندگان امروہہ نے حصہ لیا۔ تقریب کی صدارت ڈاکٹر سراج الدین ہاشمی نے کی اور نظامت ماہر تعلیم ماسٹر عثمانی نے کی۔ اس اعزازی تقریب میں سب سے پہلے محترمہ ششی جین صاحبہ اور ڈاکٹر برجیش کمار کو یادگاری نشان اور شال پیش کر کے اعزاز سے نوازا گیا۔ چیئرپرسن کو کمیٹی کے بزم خواتین نے مہمان خصوصی کو گلدستہ پیش کیا جس کی قیادت ماہر قانون محترمہ آصفہ عالمی ایڈوکیٹ نے کی۔ دارالعلوم جامع مسجد امروہہ کے مفتی سید عاصم مبشر صاحب نے کہا کہ اسمارٹ سٹی امروہہ کے لوگوں کے بھائی چارے اور ہم آہنگی کے لیے تحفہ ہے۔ ہمارے شہر کے امن کی مثال پوری دنیا میں دی جاتی ہے۔ شہر کے معزز افراد اور فعال شخصیات سے لبریز ہال سے خطاب کرتے ہوئے پیغام امن کمیٹی کے چیئرمین منصور احمد ایڈوکیٹ نے کہا کہ امروہہ کو اسمارٹ سٹی قرار دینا ایک اہم کارنامہ ہے، جس کے لیے محترمہ ششی جین صاحبہ اور ڈاکٹر برجیش کمار کا تعاون قابل ستائش ہے۔ ہم انکی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں۔ صدر حاجی خورشید انور نے کہا کہ یہ تقریب امروہہ کے لیے ایک تاریخی موقع ہے اور ہم سب کو اس کامیابی پر فخر ہے۔ امروہہ شہر ایک قدیمی شہر ہے، دنیا بھر سے اس شہر میں لوگ آتے ہے۔ اسمارٹ سٹی بننے سے اُن سب افراد کو بھی خوشی ہوگی۔ چیئرپرسن مسز ششی جین نے اس اعزاز سے متاثر ہوکر کہا کہ یہ اعزاز ان کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے اور وہ امروہہ کی ترقی کے لیے ہمیشہ کام کریں گی۔ محترمہ نے کہا کہ وہ ذاتی طور پر اور ان کا خاندان کے ساتھ ساتھ امروہہ میونسپل کونسل کا پورا عملہ شہر امروہہ کے ہر مسئلہ کے حل کے لیے ہمہ وقت آپکے درمیان موجود ہے۔ ڈپٹی میونسپل کمشنر ڈاکٹر برجیش کمار نے کہا کہ ریاست کے وزیر اعلیٰ نے امروہہ کو اسمارٹ سٹی کا تحفہ دیا ہے، جس کے لیے وہ شکر گزار ہیں۔ شہر کے سینئر سماجی کارکن ہری سنگھ موریہ نے کہا کہ امروہہ ایک پرامن جگہ ہے اور یہاں کے لوگ ہمیشہ امن اور ہم آہنگی کا پیغام دیتے ہیں۔ ممبر کونسل فہیم شاہنواز نے کہا کہ شہر میں ترقی کی رفتار کسی حال کم نہیں ہونی دینگے پروگرام کے آغاز میں معروف شاعر مرزا زبیر ابن سیفی نے استقبالیہ گیت پیش کر کے تقریب کا شاندار آغاز کیا۔ تقریب میں نگر پنچایت نوگانواں سادات کے چیئرمین اور جویا کے چئرمین کو ان کی خصوصی خدمات پر شال پہنا کر اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر نگر پالیکا پریشد امروہہ کے کونسلر بھی موجود تھے۔ جلسہ اعزازی میں منصور احمد ایڈوکیٹ، حاجی خورشید انور، حاجی سید محبوب حسین زیدی صدر کاروان خلوص، سید اویس رضوی، حاجی عبدالقیوم رائینی، ڈاکٹر شکیل احمد، نواب مراد علی خاں، علی محتشم نقوی ایڈوکیٹ۔ مظفر علی انصاری، ونود کمار گپتا، مہمد تحسین ایڈوکیٹ، قمر نقوی، مرغوب صدیقی، ونیت اگروال، ڈاکٹر چندن نقوی، ڈاکٹر طارق عظیم، اقبال خان، جذبہ، شاہ رخ خان، مونو یادو، گورو گپتا، عرشی جمال نظامی، ہنا خان، ڈاکٹر سوالیہ زیدی، ڈاکٹر چندہ حبیب، ڈاکٹر رانا پروین، سعدیہ قمر، ہنا کوثر وغیرہ و دیگر اہم سرکردہ سماجی سیاسی علمی اور ادبی شخصیات موجود تھی۔

کالج میں فاگنگ کے بعد دوا کے اثر سے دو درجن طلباء ہوئے بے ہوش

کچھ طلباء کو قے اور سانس لینے میں دشواری، سبھی کو سرکاری اور نجی اسپتالوں میں داخل کرایا

بلندشہر: 28 جولائی (پریس ریلیز) بلندشہر کے خانپور تھانہ علاقے کے گاؤں کنونا میں واقع انٹر کالج میں مچھروں سے بچاؤ کے لیے کیڑے مار دوا چھڑکنے سے تقریباً دو درجن طلبا اور طالبات بے ہوش ہو گئے۔ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب ہفتہ کو دوا کی فوگنگ کے بعد اسکول کے کمرے بند ہو گئے تھے اور پیر کو جب اسکول کھلا تو طلباء اسکول پہنچ کر کلاس روم میں بیٹھ گئے۔ اس کے کچھ دیر بعد ہی دوا کے اثر سے کچھ طلباء بے ہوگئے اور کچھ طلباء کو قے، چکر آنا، آنکھوں میں جلن اور سانس لینے میں دشواری کی شکایت ہونے لگی۔ یہ سب دیکھ کر کالج انتظامیہ ہلچل مچ گئی۔ آنا فانا میں سبھی طلباء کو سی ایچ سی سیانہ لے جایا گیا۔ جہاں طلباء کی حالت بہتر بتائی جاتی ہے۔ حالانکہ اس پورے معاملے کی ڈی ایم نے جانچ کرنے کے احکامات دیے ہیں۔ ڈاکٹروں کے مطابق بچوں نے سانس لینے میں دشواری اور چکر آنے کی شکایت کی ہے۔ زیادہ تر بچوں کی حالت پہلے سے کافی بہتر ہے، کافی بچوں کو علاج کے بعد گھر بھیج دیا گیا ہے۔ والدین کا کہنا ہے کہ اسکول انتظامیہ نے انہیں بلایا اور بتایا کہ بچوں کو اسپتال لایا گیا ہے۔ وہ ناراض ہیں کہ جب کلاسز چل رہی تھیں تو فوگنگ کیوں کی گئی۔ مقامی انتظامیہ اور محکمہ تعلیم کی ٹیم کالج پہنچ گئی ہے۔ اس پورے معاملے کی تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ فوگنگ کے دوران احتیاط نہیں برتی گئی جس کی وجہ سے یہ واقعہ پیش آیا۔ اطلاع ملتے ہی ضلع مجسٹریٹ مسز شروتی اور ایس ایس پی دنیش کمار سنگھ بھی موقع پر پہنچے اور اسپتال میں زیر علاج طلباء اور ان کے والدین سے معلومات حاصل کر کے بچوں کا حال دریافت کیا۔ ڈی ایم نے سی ایم او ڈاکٹر سنیل کمار دوہرے کو پورے معاملے کی تحقیقات کرنے کا حکم دیا ہے۔ ساتھ ہی ڈسٹرکٹ اسکول انسپکٹر کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ قواعد کے مطابق اسکول انتظامیہ سے وضاحت طلب کریں نیز جس دکان سے دوا خریدی گئی تھی اس کا بھی پتہ لگائیں۔ سی او سیانہ پرکھر پانڈے نے بتایا کہ دوا کے اثر سے تقریباً 25 طلباء اچانک بیمار ہو گئے۔ طلباء کو قے اور چہرے پر جلن جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ پولیس کو فوری طور پر موقع پر بھیجا گیا اور طلباء کو سرکاری اور نجی اسپتالوں میں داخل کرایا گیا۔ پولیس اور انتظامیہ کے اہلکار موقع پر موجود ہیں اور ابتدائی طبی امداد کے حوالے سے تمام ضروری کارروائی کی جا رہی ہے۔ زیادہ تر طلباء کی حالت میں بہتری ہے انہوں نے بتایا کہ اسکول انتظامیہ نے ہفتہ کو فوگنگ کی تھی۔ اتوار کو اسکول بند رہا اور پیر کو بچے اسکول پہنچے تو یہ واقعہ پیش آ گیا۔ بہت سے بچوں نے اپواس (ورت) بھی رکھا ہوا تھا، اس لیے شاید انہیں زیادہ مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔

سینٹ آر جے پبلک اسکول کے ڈائریکٹر اور اکاؤنٹنٹ کے خلاف کیس درج

عدالت کے حکم پر کارروائی ہونے سے متاثرہ خاتون نے راحت کی سانس لی، تحقیقات جاری

بلندشہر 28 جولائی (پریس ریلیز) عدالت کے حکم پر سینٹ آر جے پبلک اسکول کے ڈائریکٹر سوربھ پچوری اور اسکول اکاؤنٹنٹ گجیندر شرما کے خلاف سٹی پولیس اسٹیشن میں رپورٹ درج کی گئی ہے۔ متاثرہ خاتون چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ نے الزام لگایا ہے کہ اسکول آپریٹر کے کہنے پر اکاؤنٹنٹ نے زبردستی اس کے دفتر میں داخل ہوکر اس کے ساتھ چھیڑ خانی کی اور دھمکی دی۔ متاثرہ کے مطابق 14 اپریل 2024 کو وہ اپنے گھر میں بنے دفتر میں کام کر رہی تھی۔ اسی دوران اسکول اکاؤنٹنٹ گجیندر شرما زبردستی ان کے دفتر میں داخل ہوا۔ جب متاثرہ نے اپنی اور اپنے شوہر کی 90 ہزار روپے کی بقایا فیس کے بارے میں پوچھا تو ملزم طیش میں آ گیا۔ اس نے اس کے ساتھ چھیڑ خانی کرتے ہوئے گالی گلوج کی اور کہا کہ وہ اسکول کے آپریٹر کے کہنے پر یہاں آیا تھا۔ متاثرہ کا شوہر موقع پر پہنچا تو ملزم وہاں سے فرار ہو گیا۔ متاثرہ کا الزام ہے کہ اس نے پولیس چوکی، سٹی پولیس اسٹیشن اور پولیس افسران سے اس کی شکایت کی لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ بلکہ سٹی پولیس نے متاثرہ کے شوہر کے خلاف جھوٹا این سی آر درج کرلیا۔ اس کے بعد متاثرہ نے اتر پردیش ریاستی خواتین کمیشن میں بھی شکایت درج کرائی جس کی بنیاد پر سی او کے سامنے اس کا بیان ریکارڈ کرایا گیا۔ متاثرہ کا الزام ہے کہ اس پر مقدمہ واپس لینے کے لیے دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ اب سی جے ایم کے حکم پر ملزم اکاؤنٹنٹ گجیندر شرما اور اسکول آپریٹر سوربھ پچوری کے خلاف رپورٹ درج کی گئی ہے۔ تھانہ انچارج نے کہا کہ معاملے کی تحقیقات کے بعد مناسب کارروائی کی جائے گی۔ دوسری جانب اسکول آپریٹر سوربھ پچوری کے والد نند کمار کا کہنا ہے کہ یہ کیس فرضی ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ تحقیقات کے بعد سب کچھ واضح ہو جائے گا۔

سڑک حادثہ میں گیارہ سالہ بچہ زخمی: ہائر کیئر سینٹر ریفر

دیوبند 28 جولائی (فیروز خان) بس اسٹینڈ پر سڑک کراس کر رہا ایک گیارہ سالہ بچہ کار کی زد میں آ کر زخمی ہو گیا۔ جسے علاج کے لیے سی ایچ سی میں داخل کرایا گیا جہاں پر ڈاکٹروں نے ابتدائی طبی امداد کے بعد اسے ہائر کیئر سینٹر ریفر کر دیا۔ حادثہ کے بعد کار ڈرائیور کار سمیت موقع سے فرار ہو گیا۔ زخمی بچے کے بھائی نے کار ڈرائیور کے خلاف کوتوالی میں تحریر دی ہے۔ اطلاع کے مطابق گاؤں بڑیڈھی کولی کا رہنے والا 11 سالہ آیوش دوپہر قریب تین بجے کے درمیان کسی کام سے بس اسٹینڈ آیا تھا، کام سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ گھر واپس لوٹ رہا تھا تو اسی درمیان ایک تیز رفتار کار نے اسے اپنی زد میں لے لیا، جس کے نتیجہ میں آیوش شدید طور پر زخمی ہو گیا، جسے راہگیروں نے علاج کے لیے ہسپتال میں داخل کرایا۔

گورکھپور میں سڑک کی تعمیر کے کام کے لیے 74.1092 لاکھ روپے منظور کیے گئے

لکھنؤ: 28 جولائی۔ ریاستی حکومت نے مالی سال 2025-26 میں فوری اقتصادی ترقی اسکیم کے تحت گورکھپور ضلع میں سڑک کی تعمیر کے کام کے لیے 74.1092 لاکھ روپے کی منظوری دی ہے۔ منظور شدہ رقم گورکھپور ضلع کے ضلع مجسٹریٹ کے اختیار میں رکھی گئی ہے۔ اس سلسلے میں جاری سرکاری حکم نامے کی ایک کاپی ضلع گورکھپور کو بھیجی گئی ہے۔ سرکاری حکم کے مطابق گورکھپور ضلع کے ہریالی گیسٹ ہاؤس (نزد دھیاری باغ رام لیلا گراؤنڈ) سے نیر نکاری بھون موڑ سے سورج کنڈ کالونی تک سڑک کی 02/04 لین توسیع اور استحکام کا کام منظور شدہ رقم سے کیا جائے گا۔ حکومتی حکم نامے میں یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ اس کام کے لیے جو رقم منظور کی جا رہی ہے وہ متعلقہ ضلع کے ڈسٹرکٹ اکنامکس اینڈ اسٹیٹسٹکس آفیسر کے ذریعے ضلع مجسٹریٹ کی اجازت سے خزانے سے نکالی جائے گی اور قواعد کے مطابق عمل درآمد کرنے والی ایجنسی کو دستیاب کرائی جائے گی۔

اِس خرابی کا کسی کو کچھ بھی اندازہ نہیں ☆ زندگی وہ گھر ہے جس کا کوئی دروازہ نہیں

قومی ایکتا کے عنوان سے مشاعرہ منعقد

امروہہ (سید شیبان قادری) بھارتیہ وکاس سمیتی اور ندرت نواز دربار ادب فاؤنڈیشن کی جانب سے ایک قومی ایکتا مشاعرہ برٹش انٹر کالج میں ہوا۔ جس کی صدارت منان فراز جبلپوری نے فرمائی جبکہ نظامت کے فرائض انداز امروہوی نے انجام دیے۔ محفل کا آغاز محمد قاسم نے نعتِ پاک پڑھ کر کیا۔ شعراء کے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

دشت کو گلشن کلی کو پھول کرتا کون ہے
نرم نازک تتلیوں میں رنگ بھرتا کون ہے
(منان فراز)

کیسے کیسے لوگ کیسے بھیس میں موجود ہیں
سیب کی پیکنگ میں برسات کے امرود ہیں
(خمار دہلوی)

مرے بھٹکنے کی سب سے بڑی وجہ ہو تم
سزا ہوں جس کی میں اُس کی فقط خطا ہو تم
(ندرت نواز)

اس خرابی کا کسی کو کچھ بھی اندازہ نہیں
زندگی وہ گھر ہے جس کا کوئی دروازہ نہیں
(سید شیبان قادری)

عادت ہے وفا کی یہ کہاں جائے گی میری
تربت سے بھی خوشبوئے وفا آئے گی میری
(انیس امروہوی)

روشنی کا اک ٹکڑا بام تک نہیں رہتا
تمتماتا سورج بھی شام تک نہیں رہتا
(رینو روحی)

جسے بھی دیکھئے ساحل سے بس وہ پیار کرے
سوال یہ ہے کہ دریا کو کون پار کرے
(انداز امروہوی)

روز کی ان الجھنوں سے تھک گیا ہوں یار میں
آپ مجھ کو چھوڑ دیں میرا بھلا ہو جائے گا
(اذہان وارثی)

ترا خیال کہ مجھ سا نہیں ہے دنیا میں
کسی بھی دن تجھے خطرے میں ڈال سکتا ہے
(رام شیام حسین)

تم سے یہ محبت کی نشانی نہ مٹے گی
اک تاج محل اور بنا کیوں نہیں دیتے
(نازش مصطفی)

ان آنکھوں سے اب خون بہنے لگا ہے
میں خواب آپ کے اس قدر دیکھتا ہوں
(مہربان امروہوی)

کیا حسین منظر ہے کیا حسین نظارہ ہے
جان جاں ترا چہرہ چاند سے بھی پیارا ہے
(فیض عالم)

اپنی زندگانی میں نیکیاں کماتی ہیں
پیڑ بھی لگانے ہیں جان بھی بچانی ہے
(محمد قاسم)

مرے ہی مقدر کی یہ ٹھوکریں ہیں
قصور اس میں کوئی تمہارا نہیں ہے
(اقرار سیفی)

ان کے علاوہ احترام صدیقی، راہل برجواسی، رتو رستوگی، جمشید نواز، شیکھر آسوپا، اتسو تیاگی، معراج امروہوی، تابش خیرآبادی وغیرہ نے بھی کلام پیش کیا۔ آخر میں محفل کے کنوینر سے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔

مائکہ اور سسرال فریق میں مار پیٹ: پانچ افراد زخمی

دیوبند 28 جولائی (فیروز خان) مائکہ اور سسرال فریق میں ہوئی کہاسنی دیکھتے ہی دیکھتے مار پیٹ میں تبدیل ہوگئی۔ تفصیل کے مطابق دیوبند کے نزدیکی گاؤں مانکی کے رہنے والے دلشاد نے قریب 17 ماہ قبل اپنی بیٹی صبیبہ کی شادی دیوبند کے دیوی کنڈ روڈ پر رہنے والے عامر کے ساتھ کی تھی، دلشاد کا الزام ہے کہ شادی کے بعد سے سسرال فریق اس کی بیٹی کے ساتھ مار پیٹ کرتے چلے آ رہے تھے، اسی سلسلے میں جب وہ اپنے بھائی شہزاد اور بیٹے صادق کے ساتھ بیٹی کی سسرال میں بات کرنے کے لئے پہنچے تو تقریباً 15 بیس لوگوں نے انہیں کمرے میں بند کر ان سے مار پیٹ کی۔ جس کے نتیجہ میں اس سمیت شہزاد اور صادق زخمی ہو گئے، بمشکل تمام وہاں سے بھاگ کر انہوں نے اپنی جان بچائی۔ وہیں دوسری جانب سسرال فریق کے عامر نے بھی کوتوالی دیوبند میں تحریر دیکر دلشاد فریق پر مار پیٹ کر زخمی کرنے کا الزام لگایا ہے۔ پولیس نے تمام زخمیوں کو علاج کے لئے دیوبند کے سرکاری ہسپتال میں داخل کرایا ہے۔ پولیس کے مطابق مار پیٹ کے سبب دونوں فریقین کے پانچ لوگ زخمی ہوئے ہیں، جنہیں علاج کے لئے سی ایچ سی میں داخل کرا کر معاملہ کی جانچ شروع کردی گئی ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای کے خلاف توہین آمیز خبروں پر ہلور کے باشندوں نے تھانہ انچارج کو دیا میمورنڈم

شیعہ برادری میں شدید غم و غصہ: آیت اللہ خامنہ ای کی توہین کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

ڈمریا گنج، سدھارتھ نگر: تھانہ ڈمریا گنج کے شیعہ اکثریتی گاؤں ""ہلور"" کے رہائشیوں نے ""انڈیا ٹی وی"" اور دیگر ذرائع ابلاغ کی جانب سے اپنے مذہبی رہنما ""آیت اللہ خامنہ ای"" کے خلاف توہین آمیز اور گمراہ کن خبریں نشر کرنے پر شدید برہمی کا اظہار کیا ہے۔ دیہی باشندوں نے اس سلسلے میں تھانہ ڈمریا گنج میں تحریری شکایت درج کرائی ہے اور متعلقہ نیوز چینلوں کے خلاف فوری تادیبی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ اتوار کی رات سے انڈیا ٹی وی کے پورٹل، ""ہندوستان ٹائمز"" اور دیگر ذرائع ابلاغ پر یہ خبر چل رہی ہے کہ موساد سے منسوب ایک مبینہ ٹوئٹر ہینڈل نے دعویٰ کیا ہے کہ آیت اللہ خامنہ ای کے باشندوں کا کہنا ہے کہ یہ خبر سراسر بے بنیاد، من گھڑت اور ان کے مذہبی پیشوا کی صریح توہین پر مبنی ہے۔ شکایت میں مزید کہا گیا ہے کہ اس طرح کی توہین آمیز اور گمراہ کن خبروں کی اشاعت سے شیعہ برادری کے مذہبی جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی ہے اور پورے طبقے میں شدید غصہ پایا جا رہا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ یہ عمل سماج میں منافرت پھیلانے اور مذہبی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کی سوچی سمجھی سازش ہے۔ دیہاتیوں نے تھانہ انچارج سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس حساس معاملے کا فوری نوٹس لیں، انڈیا ٹی وی اور دیگر تمام متعلقہ ذرائع ابلاغ کے خلاف تادیبی کارروائی کریں، اور مستقبل میں اس قسم کی خبروں کی اشاعت پر روک لگانے کے لیے ضروری اقدامات کریں۔ انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ پولیس اس معاملے میں فوری اور مناسب کارروائی کرے گی۔

مدرسے سے بھاگے دو بچے مرزاپور ریلوے اسٹیشن پر ملے، گھر جانے کے لیے ٹرین کا کر رہے تھے انتظار

مرزاپور: 28 جولائی (پی این ایس) بہار کے گیا میں مدرسہ سے بھاگنے والے دو نابالغ مرزاپور ریلوے اسٹیشن پر پکڑے گئے۔ آر پی ایف نے دونوں بچوں کو چائلڈ لائن کے حوالے کر دیا ہے۔ دونوں رات کو بغیر بتائے مدرسہ سے بھاگ گئے تھے۔ اتوار کو دونوں بچے مرزاپور ریلوے اسٹیشن پر بیٹھے تھے۔ پلیٹ فارم نمبر 2 پر گشت کے دوران آر پی ایف جوان نے ان دونوں کو دیکھا۔ پوچھ گچھ کی تو دونوں نے کچھ نہیں بتایا۔ جب سپاہی کو شک ہوا اور اس سے سختی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ گیا، بہار کے ایک مدرسے میں پڑھتے ہیں۔ وہ رات کو کسی کو بتائے بغیر بھاگ گئے تھے۔ وہ ٹرین سے یہاں پہنچے۔ اس کے بعد آر پی ایف کے جوان دونوں بچوں کو دفتر لے گئے اور کاغذی کارروائی مکمل کرنے کے بعد چائلڈ لائن کے حوالے کر دیا۔ دونوں کی عمریں 12 اور 14 سال ہیں۔ ریلوے چائلڈ لائن سپر وائزر دوار اسنگھ نے بتایا کہ دونوں نابالغ ہیں۔ وہ گیا، بہار کے ایک مدرسے میں پڑھتے ہیں۔ وہ رات گیارہ بجے کسی کو بتائے بغیر مدرسہ سے بھاگ گئے۔ دونوں جھارکھنڈ میں اپنے گھر جا رہے تھے۔ وہ گیا سے ٹرین پکڑ کر گورارو پہنچے، پھر رفیع گنج سے وہ پریاگ راج پہنچے۔ اس کے بعد وہ پریاگ راج سے مرزاپور آئے۔

جو کام دشمنِ جاں کے تھے بھائی کرنے لگے ☆ ہمارے پاؤں کے نیچے کھدائی کرنے لگے !

ہم اپنے بزرگ شعراء کرام کے احسان مند ہیں: خرم سلطان

سہارنپور (احمد رضا) گزشتہ شب چوکی سرائے واقع انصاری ہاؤس پر ادبی تنظیم حلقہ یاراں سہارنپور کے زیرِ اہتمام ایک مشاعرہ بہ اعزاز دانش کمال کا انعقاد بڑے کرّ و فر کے ساتھ کیا گیا جس میں شہر سہارنپور کے ادباء شعراء صحافی حضرات نیز سامعین حضرات نے خاصی تعداد میں شرکت کرتے ہوئے مشاعرہ کی شان و شوکت کو دو بالا کیا مشاعرے کی صدارت سینئر صحافی احمد رضا نے انجام دی افتتاح کے فرائض سوشل خدمتگار نواب انصاری نے نبھائے پروگرام کی شمع سکندر حیات اور فیاض ندیم نے مشترکہ طور سے روشن کی پروگرام کنوینر رہے قابل قدر سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے آج کی شاندار" ادب و سخن" کی تقریب میں تشریف لائے مہمانانِ کرام کا گل پوشی کرتے ہوئے والہانہ انداز میں استقبال کیا اور سبھی مہمانوں کی حوصلہ افزائی فرمائی پروگرام کے ناظم اور تنظیم کے سیکریٹری نوجوان انقلابی شاعر خرم سلطان نے آج کے اہم عنوان پر بولتے ہوئے کہا کہ ہم اپنے بزرگ اور قابل قدر شعراء حضرات کے ممنون و مشکور ہیں کہ جنہوں نے ہمکو اردو ادب سے جوڑ کر ہمکو کلام لکھنے اور پڑھنے کا ہنر عطا کیا خرم سلطان نے کہا کہ دانش کمال سہارنپور اردو ادب کے اس دور کی خوشبو کو اپنے کردار، اخلاق گفتگو اور شاعری سے سنبھالے ہوئے ہیں جو دور سہارنپور اردو ادب کا سنہرا دور کہا جاسکتا ہے جو دور منشی غفور حنیف سیمابی ڈاکٹر تہذیب اور کئی لا تعداد اردو کے محافظوں کا دور تھا اسی دور کے عظیم فنکار حمید قریشی کے خاندان کے چشم و چراغ اور جانشینِ حمید قریشی دانش کمال ہیں جب آپ کے کلام کو پڑھتے یا سنتے ہیں اور آپکی ادبی سرگرمیوں کو دیکھتے ہیں تو حمید قریشی کے لہجے کی خوشبو برجستہ فضاؤں میں محسوس ہوتی ہے اور یہ دیکھ کر خوشی اور فخر ہوتا ہے کہ جو شمع حمید قریشی نے 60-70 سال قبل روشن کی تھی وہ دانش کمال تک پہنچتے پہنچتے آفتاب و ماہتاب کی شکل اختیار کر چکی ہے جس سے مسافرانِ ادب مستقل فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اس موقع پر دانش کمال کو ایک شال، مومینٹو اور خرم سلطان کا لکھا سپاسنامہ پیش کیا گیا راحل رضا نے تنظیم حلقہ یاراں سہارنپور کے اغراض و مقاصد و دستور العمل پر تفصیلی گفتگو کی ! پروقار ادبی پروگرام ٹھیک وقت پر دانش کمال کی حمدِ پاک سے شروع ہو کر امام قاری سیف کی نعت کے ساتھ دیر شب 2 بجے اختتام پر پہنچا جن شعراء کے کلام کو زیادہ پسند کیا گیا انکا ایک ایک شعر اخبار کے باذوق قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

چھو تا سخنوروں کا کبھی قد نہیں کیا
ہر فن کا اعتراف کیا رد نہیں کیا
فیاض ندیم

جگنو ہوں اور میری بھی اپنی بساط ہے
رتبہ میں مہر و ماہ سے کم تر نہیں ہوں میں
خرم سلطان

جو کام دشمنِ جاں کے تھے بھائی کرنے لگے
ہمارے پاؤں کے نیچے کھدائی کرنے لگے
شرر اکملی

پڑوسی ہو کے یوں آنکھیں نہ بدلوں
ہمارا گھر تمہارہ گھر رہا ہے
احمد فراز

اسکو فریب دے گئے پھولوں کے سارے رنگ
دھوکے میں آ گیا ہے وہ خوشبو شناس پھر
عدیل تابش

سر زمینِ فکر پر فصلیں اگائیں کرب کی
آ گیا احساس کو چھوکر گزرنے کا ہنر
طاہر امین

انکے علاوہ گل محمد، ڈاکٹر رئیس کمال، انتظار علی اور بلال سہارنپوری کو بھی مدعو کیا گیا

پروگرام کے آخر میں پروگرام کنوینر ایڈوکیٹ محمد علی نے مہمانانِ کرام کا شکریہ ادا کیا اس موقع پر راحل رضا، عارف علی، ندیم انور، جاوید زبیری، ارشد زبیری وغیرہ معززین موجود تھے

منسا دیوی مندر کے بعد بارہ بنکی کے اوسانیشور مندر میں بھی مچی بھگدڑ، 2 کی موت 40 زخمی

بارہ بنکی: 28 جولائی (پی این ایس) ہری دوار کے منسا دیوی مندر میں کل ہوئی بھگدڑ کے بعد آج اتر پردیش کے بارہ بنکی میں بھی اسی طرح کا حادثہ پیش آیا ہے۔ ساون کے تیسرے سوموار کو ضلع کے حیدر گڑھ علاقے میں واقع مشہور اوسانیشور مہادیو مندر میں 'جلابھیشیک' کے دوران اچانک کرنٹ پھیلنے کی خبر سے بھگدڑ مچ گئی۔ اس حادثے میں دو عقیدت مندوں کی موت ہو گئی جبکہ 40 لوگ زخمی بتائے جا رہے ہیں۔ عینی شاہدین کے مطابق یہ حادثہ صبح قریب 3 بجے اس وقت پیش آیا جب بھاری تعداد میں عقیدت مند 'جلابھیشیک' کے لیے مندر کے احاطہ میں جمع تھے۔ بتایا جا رہا ہے کہ اسی دوران ایک بندر بجلی کے تار پر کود گیا جس سے تار ٹوٹ کر مندر احاطہ کے ٹین شیڈ پر گر گیا۔ تار کے گرتے ہی اس میں سے کرنٹ شیڈ میں پھیل گیا، جس سے وہاں موجود لوگ دہشت میں آ گئے اور بھگدڑ مچ گئی۔ جائے حادثہ پر پہنچے ڈی ایم ششانک ترپاٹھی نے بتایا کہ آج عقیدت مند میں درشن کے لیے آئے تھے۔ کچھ بندر بجلی کے تار پر کود گئے جس سے شیڈ میں کرنٹ پھیل گئی۔ ڈی ایم کے مطابق تقریباً 19 لوگوں کو بجلی کا جھٹکا لگا۔ انہیں سی ایچ سی حیدر گڑھ اور دوسری جگہوں پر علاج کے لیے لے جایا گیا۔ کرنٹ پھیلنے سے عقیدت مندوں میں خوف و ہراس پھیل گیا اور لوگ چیخ و پکار کے درمیان ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ اس حادثے میں دو عقیدت مندوں کی موقع پر ہی موت ہو گئی جبکہ 29 لوگ زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں احاطے میں سیکورٹی کے لیے پولیس فورس پہلے سے موجود تھی، لیکن حادثے کی اطلاع ملتے ہی موقع پر پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی۔ تمام زخمیوں کو ایمبولینس کے ذریعے حیدر گڑھ اور ترویدی گنج کمیونٹی ہیلتھ سنٹر بھیجا گیا جبکہ کچھ شدید زخمیوں کو ضلع اسپتال بارہ بنکی بھیجا گیا ہے۔ مرنے والوں میں لونی کٹرا تھانہ حلقہ کے مبارک پورہ گاؤں کے باشندہ پرشانت (22) اور ایک دیگر عقیدت مند شامل ہے۔ دونوں کو ترویدی گنج سی ایچ سی میں علاج کے لیے لایا گیا تھا، لیکن ان کی جان نہیں بچ سکی۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بارہ بنکی میں ہوئے حادثے پر گہرے صدمے کا اظہار کرتے ہوئے سوگوار کنبوں کے لیے تعزیت کی ہے۔ ساتھ ہی افسروں کو فوری طور پر موقع پر پہنچ کر راحت اور بچاؤ کام میں تیزی لانے کی ہدایت دی ہے۔ واضح رہے کہ ایک دن پہلے ہی اتوار کی صبح ہری دوار کے مشہور منسا دیوی مندر میں بھی بھگدڑ مچ گئی تھی جس میں 6 لوگوں کی جان چلی گئی تھی جبکہ کئی افراد زخمی ہو گئے تھے۔ دراصل کانوڑ یاترا کے بعد راستہ کھلنے سے کثیر تعداد میں عقیدت مند درشن کے لیے پہنچے تھے اور بھیڑ کی وجہ سے افراتفری مچ گئی۔

حکومت کا عزم ہر فرد کو انصاف فراہم کرنا ہے: موریہ

جنتا درشن عوامی رابطے کا ایک طاقتور ذریعہ بن گیا، مسائل کے حل کے لیے ہدایت جاری

لکھنؤ: 28 جولائی۔ پیر کو اپنے لکھنؤ کیمپ آفس میں منعقد جنتا درشن پروگرام کے دوران، اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے ریاست کے مختلف اضلاع کے سینکڑوں لوگوں کے ذاتی اور عوامی مسائل کو غور سے سنا اور متعلقہ محکموں کے افسران کو ان کے فوری اور موثر حل کے لیے واضح ہدایات دیں۔ جنتا درشن میں بڑی تعداد میں مرد، خواتین، بزرگ اور نوجوان موجود تھے جنہوں نے اپنے مسائل براہ راست ڈپٹی چیف منسٹر کے سامنے پیش کئے۔ زیادہ تر معاملات میں زمین کے تنازعات، ریونیو سے متعلق مسائل، طبی امداد، پنشن، مکان، سڑک، بجلی، پانی کے مسائل، پولیس کارروائی، تعلیم اور روزگار سے متعلق مسائل تھے۔ جناب موریہ نے کہا کہ جنتا درشن عام لوگوں سے براہ راست رابطے کا ایک ذریعہ ہے، جس کے ذریعے زمینی حقیقت سامنے آتی ہے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ عوامی مسائل کے حل میں کسی قسم کی کوتاہی یا کوتاہی نہ برتی جائے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ ضرورت پڑنے پر موقع پر معائنہ کیا جائے اور متاثرین کو بروقت امداد فراہم کی جائے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ضرورت مند اور مستحق افراد کو ہر ممکن سرکاری سہولت سے بھرپور استفادہ حاصل کرنا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت عوام الناس کی فلاح و بہبود کے لیے پوری طرح پرعزم ہے اور عوامی مفاد سب سے مقدم ہے۔ مسٹر موریہ نے وہاں موجود لوگوں کو یقین دلایا کہ حکومت ان کے مسائل کو حل کرنے کے لیے ہر ممکن قدم اٹھائے گی اور کسی بھی شکار کو مایوس نہیں لوٹنا چاہیے - یہ ریاستی حکومت کی ترجیح ہے۔ جناب موریہ نے جنتا درشن کے لیے آئے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ ہر شخص کی ہر مشکل کا ہر ممکن حل تلاش کیا جائے گا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ہر شکایت کنندہ کے مسئلہ کا فوری اور تسلی بخش حل فراہم کریں۔ انہوں نے ہدایت کی کہ مسائل کا مکمل حل تلاش کیا جائے اور مسائل کے حل کے لیے متعلقہ افراد کا احتساب کیا جائے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ عوامی مسائل کے بروقت حل کو یقینی بنایا جائے۔ کسی بھی سطح پر کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ زمینوں پر ہراساں کرنے اور ناجائز قبضوں کے معاملات کو انتہائی سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ حل کیا جائے اور جہاں ضرورت ہو سخت کارروائی کی جائے۔ عوامی سماعت کے دوران انہوں نے انتہائی سنجیدگی سے ہر فرد کے مسائل سنے اور متعلقہ حکام کو مسائل حل کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ وہ پریشان نہ ہوں، ان کے مسائل حل کیے جائیں گے اور انہیں حکومت کی جانب سے فراہم کی جانے والی سہولیات بھی حاصل ہوں گی۔ انہوں نے متعلقہ عہدیداروں کو یہ بھی ہدایت کی کہ مسائل کو اس طرح حل کیا جائے کہ مسائل میں گھرے افراد مکمل طور پر مطمئن ہوں اور انہیں بار بار کہیں بھٹکنا نہ پڑے۔ انہوں نے خواتین، معذور افراد، بزرگوں وغیرہ کے مسائل اور شکایات سنے اور انہیں ترجیحی بنیادوں پر جلد حل کرنے کے لیے متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات دیں۔ ڈپٹی چیف منسٹر خود شکایت کنندگان کے پاس گئے اور ہر فرد سے براہ راست بات چیت کرتے ہوئے ان کے مسائل سنے۔ جنتا درشن میں 3 درجن سے زائد اضلاع کے لوگوں نے اپنے مسائل پیش کئے۔ ڈپٹی چیف منسٹر جناب کیشو پرساد موریہ نے کانپور دیہات، سنبھل، کوشامبی، شاملی، مرزاپور، پیلی بھیت کے ضلع مجسٹریٹوں، اعظم گڑھ کے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، کاس گنج، فیروز آباد، شاملی، پرتاپ گڑھ کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے ساتھ فون پر بات کی اور حکومت کے اعلیٰ افسران کو متعلقہ مسائل کے حل اور متعلقہ حکام کو ہدایات دیں۔ زمین سے متعلق زیادہ تر معاملات میں، انہوں نے متعلقہ ضلع مجسٹریٹس کو ہدایت کی کہ وہ محکمہ ریونیو اور پولیس کے افسران اور ملازمین کی ایک مشترکہ ٹیم تشکیل دیں اور انہیں موقع پر بھیج کر بامعنی حل تلاش کریں۔

آلو کی پیداوار، برآمد اور بہتر اقسام کو فروغ دینے کے لیے بین الاقوامی تحقیقی مرکز، پیرو اور حکومت ہند کے درمیان مفاہمت نامے پر دستخط

لکھنؤ: 28 جولائی۔ آلو کی پیداوار، تحقیق، سرمایہ کاری اور برآمد کو فروغ دینے کے لیے دوشنبہ کو، نئی دہلی میں، سنگنا، آگرہ، اتر پردیش میں سی آئی پی ساؤتھ ایشیا ریجنل سینٹر کے قیام کے لیے بین الاقوامی آلو مرکز، پیرو اور حکومت ہند کے درمیان مفاہمت نامے پر دستخط کیے گئے۔ باغبانی، زرعی مارکیٹنگ، زرعی بیرونی تجارت اور زرعی برآمدات کے ریاستی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جناب دنیش پرتاپ سنگھ نے عزت مآب وزیر اعظم اور حکومت ہند کے وزیر زراعت کا شکریہ ادا کیا اور سینئر عہدیداروں کو مبارکباد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ آلو کی پیداوار میں اتر پردیش ملک میں پہلے نمبر پر ہے۔ اس تاریخی مفاہمت نامے کی دفعات سے اتر پردیش کے آلو کاشتکاروں اور آلو کے میدان میں تحقیق کرنے والے سائنسدانوں کو فائدہ پہنچے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدام خوراک اور غذائی تحفظ کو فروغ دے گا، کسانوں کی آمدنی میں اضافہ کرے گا، روزگار پیدا کرے گا اور فصلوں کی پیداواری صلاحیت کو بہتر بنائے گا اور کٹائی کے بعد کے عمل کو بہتر بنائے گا۔ باغبانی کے وزیر نے کہا کہ آگرہ میں یوپی میں بین الاقوامی آلو مرکز کی شاخ کا قیام ریاست کے زراعت اور آلو کے کاشتکاروں کے مفادات کے تئیں عزت مآب وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی دور اندیشی اور حساسیت کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ سی آئی پی کی طرف سے تیار کردہ آلو اور شکر قندی کی اقسام زیادہ پیداوار دینے والی، غذائیت سے بھرپور اور آب و ہوا کے موافق ہوں گی۔ عالمی معیار کی سائنس اور اختراع کے ذریعے، اتر پردیش نہ صرف ہندوستان بلکہ جنوبی ایشیا کے خطے میں بھی پائیدار ترقی کو نمایاں طور پر تیز کرے گا۔

حکومت کا مقصد عوامی فلاحی و ترقیاتی اسکیم کو عملی جامہ پہنانا ہے

وزیر اعلیٰ نے ضلع وارانسی میں اعظم گڑھ اور وارانسی ڈویژن کے عوامی نمائندوں کے ساتھ ترقیاتی کاموں کی پیش رفت کا جائزہ لیا

لکھنؤ، 28 جولائی۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے ریاست کی ہمہ جہتی ترقی کے لیے آج ضلع وارانسی کے سرکٹ ہاؤس کانفرنس ہال میں اعظم گڑھ اور وارانسی ڈویژن کے عوامی نمائندوں کے ساتھ ترقیاتی کاموں کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر انہوں نے عوامی نمائندوں سے ان کے اسمبلی حلقوں کی صورتحال، عوامی توقعات اور ترقیاتی ترجیحات پر تبادلہ خیال کیا۔ اس میٹنگ کا مقصد منصوبوں کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ دور دراز اور عوامی اہمیت کے حامل علاقوں کی ترجیحی بنیادوں پر ترقی کو یقینی بنانا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے جائزہ کے دوران عوامی نمائندوں کی طرف سے پیش کردہ تعمیرات عامہ، شہری ترقی اور سیاحت سے متعلق مجوزہ کاموں پر اسمبلی وار گفتگو کی۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ عوامی نمائندوں سے ہم آہنگی کے ساتھ مجوزہ کاموں کی ترجیح طے کی جائے، ان کے تخمینے فوراً تیار کیے جائیں، تمام رسمی کارروائیاں مکمل کر کے فوری عمل درآمد شروع کیا جائے۔ جن سڑکوں، پلوں اور چھوٹے پلوں کی سب سے زیادہ ضرورت ہو، ان کی تعمیر کو ترجیح دی جائے۔ خاص طور پر صنعتی علاقوں، بلاک ہیڈکوارٹرز اور مذہبی سیاحتی مقامات کو جوڑنے والی سڑکوں کی تعمیر کو اولیت دی جائے۔ اس کے بعد دیگر کاموں کو مرحلہ وار مکمل کرایا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے شہری ترقیاتی محکمے کے کاموں میں عوامی نمائندوں کی تجاویز شامل کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے اعظم گڑھ اور وارانسی ڈویژن میں سیاحت سے جڑے ترقیاتی کاموں کو ترجیحی بنیاد پر کرانے کے احکامات دیے اور کہا کہ مجوزہ کاموں میں بلاک ہیڈکوارٹرز تک سڑک رابطے، انٹر کنیکٹیویٹی سڑکیں، مذہبی مقامات تک رسائی والے راستے، آر او بی بائی پاس، فلائی اوور، پل، چھوٹے پل، اوڈی آر/ایم ڈی آر کی سڑکیں، بلیک اسپاٹ کی بہتری اور پینٹون پل جیسے کام عوامی مفاد کے ساتھ ساتھ مقامی معیشت کو بھی تقویت دیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت کا مقصد ہر عوامی مفاد کی حامل اور ترقیاتی اسکیم کو عملی شکل دینا ہے۔ اس کے لیے متعلقہ افسر یا فرد کی ذمہ داری طے کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مجوزہ کاموں کو مقررہ مدت میں معیاری انداز میں مکمل کرایا جائے گا۔ اس اجلاس میں وزیر محنت و روزگار جناب انل راج بھر، وزیر پنچایتی راج جناب اوم پرکاش راج بھر، وزیر جیل خانہ جات جناب دارا سنگھ چوہان، وزیر ٹرانسپورٹ (آزادانہ چارج) جناب دیا شنکر سنگھ، وزیر اسٹامپ و عدالتی فیس و رجسٹریشن (آزادانہ چارج) جناب رویندر جیسوال، وزیر آیوش (آزادانہ چارج) ڈاکٹر دیا شنکر مشرا 'دیالو'، وزیر کھیل و یوتھ ویلفیئر (آزادانہ چارج) جناب گریش چندر یادو، وزیر اقلیتی بہبود جناب دانش آزاد انصاری کے علاوہ وارانسی و اعظم گڑھ ڈویژن کے ایم ایل سی اور ایم ایل اے حضرات موجود تھے۔

پیغمبر اسلام کی ولادت باسعادت کے ۱۵ سو سال مکمل ہونے پر خصوصی مہم

لکھنؤ، ۲۸ر جولائی۔ اس سال ۱۲ر ربیع الاول کی تاریخ ۵ر ستمبر ۲۰۲۵ء کو ہونے کا قوی امکان ہے۔ اس مبارک دن آپؐ کی ولادت باسعادت کے ۱۵ سو سال مکمل ہو رہے ہیں۔ اس عظیم موقع کو بڑے پیمانے پر منانے کے لیے ملک گیر پیمانے پر ProphetForAll# مہم چلائی جائے گی۔ جس سے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ برادران وطن تک آپؐ کی انسانیت نوازی، پیار ومحبت، قومی یک جہتی اور مذہبی رواداری کے پیغام کو پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی تاکہ آپؐ کی سیرت، تعلیمات اور اسلامی شریعت سے متعلق عام لوگوں کے ذہنوں میں جو غلط فہمیاں ہیں ان کو دور کیا جا سکے۔ یہ مہم ایسوسی ایشن آف مسلم پروفیشنلس (AMP) چلا رہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار شاہی امام لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا نے مذکورہ مہم کے سلسلے میں منعقدہ پریس کانفرنس میں کیا۔ پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے اے ایم پی کے قومی صدر عامر ادریسی نے کہا کہ رسول اکرمؐ کی ولادت کے ۱۵ سو سال مکمل ہونے کے پر مسرت موقع پر ایک عظیم الشان مہم ۲۴ر اگست سے ۵ر ستمبر ۲۰۲۵ء کے درمیان پورے ملک میں زور وشور سے چلائی جائے گی۔ انہوں نے مہم کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا کہ ۱۶ر تا ۲۴ر اگست سیرت لیکچرز کے تحت اسکولوں اور کالجوں میں سیرت النبیؐ پر خطابات کا اہتمام کیا جائے گا۔ ۲۴ر اگست کو "مسجد پر بیٹھیے" پروگرام کے تحت غیر مسلم بھائیوں کے لیے مسجد کا تعارف، ان سے ملاقات وگفتگو۔ ۲۴ر اگست تا ۳ر ستمبر بین المذاہب ملاقاتیں۔ مختلف مذاہب کے رہ نماؤں، سماجی کارکنوں، اساتذہ، طلبہ، سرکاری افسروں اور سیاسی شخصیات سے ملاقاتیں۔ ۳۰ر اگست اسکول وکالج پروگرامز کے تحت طلبہ وطالبات کے ذریعے نبی اکرمؐ کے پیغام پر مبنی ریلیاں، نعرے، وال ڈسپلے، مضامین، پوسٹر مقابلے، نعتیہ مشاعرہ، غیر مسلم شعراء کی خصوصی شمولیت۔ ۳۱ر اگست نیشنل بلڈ ڈونیشن۔ پورے ملک میں ۱۵۰۰ کیمپوں کا انعقاد۔ ۲ر ستمبر انٹرنیشنل پیپر رائٹنگ مقابلے کا نتیجہ۔ رسول اکرمؐ پر تحقیقی مقالے۔ یوم ماحولیات۔ طلبہ وطالبات کے ساتھ شجر کاری، صفائی مہم، آگاہی پروگرامز، ۳، ۴ر ستمبر سوشل میڈیا کمپین، ٹوئٹر ٹرینڈ، انسٹاگرام پوسٹس، شارٹ ویڈیوز، وائرل کمپین۔ اس موقع پر مذکورہ مہم کا پوسٹر بھی ریلیز کیا گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر عبدالاحد، مولانا محمد سفیان، مولانا محمد شعیب ندوی، مجتبیٰ صدیقی اور چاند قریشی موجود تھے۔

قانون کی تعلیم کا بنیادی مقصد انصاف، سچائی اور ضمیر کی بیداری کو فروغ دینا: پروفیسر اجے تنیجا

لینگویج یونیورسٹی کی فیکلٹی آف لا اسٹڈیز میں اورینٹیشن پروگرام کا کا انعقاد

لکھنؤ، 28 جولائی 2025: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی، لکھنؤ کی فیکلٹی آف لا اسٹڈیز میں نئے تعلیمی سیشن 2025-26 کے آغاز پر اورینٹیشن پروگرام کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ اس اہم تعلیمی پروگرام کا مقصد نئے داخل ہونے والے طلبہ کو یونیورسٹی کی علمی و انتظامی ساخت، اخلاقی اقدار اور پیشہ ورانہ رویے سے روشناس کرانا تھا۔ اس پروگرام کی صدارت یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کی اور انھوں نے اپنی صدارتی تقریر میں طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ قانون کی تعلیم کا بنیادی مقصد انصاف، سچائی اور ضمیر کی بیداری کو فروغ دینا ہے۔ اس لیے طلبہ کو چاہیے کہ وہ اپنی اخلاقی اقدار کی تعمیر پر خاص توجہ دیں۔ ایک اچھا وکیل یا جج بننے سے پہلے ایک باکردار، سچا اور دیانت دار انسان بننا اولین شرط ہے، کیونکہ قانون کی دنیا میں ہر فیصلہ کسی کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس تناظر میں اخلاقی استحکام اور انصاف پسندی کو عملی زندگی کا حصہ بنانا از حد ضروری ہے۔ طلباء کی ہمہ جہتی ترقی کے لیے ہم نصابی سرگرمیوں میں بھرپور شرکت نہایت اہم ہے۔ موٹ کورٹ، لیگل ایڈ کلینک، مباحثے، سیمینار اور انٹرن شپس جیسے مواقع نہ صرف طلبہ کی عملی تربیت کو بہتر بناتے ہیں بلکہ ان میں خود اعتمادی، قائدانہ صلاحیت، اور پیشہ ورانہ وقار بھی پیدا کرتے ہیں۔ ایسے تجربات قانون کے نظری علم کو عملی جہت عطا کرتے ہیں۔

اس پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر پدم شری ڈاکٹر ارونیما سنہا نے شرکت کی۔ پدم شری ڈاکٹر ارونیما سنہا طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ زندگی میں کامیابیاں صرف سازگار حالات پر حاصل نہیں ہوتی ہیں بلکہ ہمارے خیالات، رویے اور جذبۂ عمل بھی انسان کی کامیابیوں اور کامرانیوں میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی طلبہ کو نظم وضبط، خود اعتمادی اور مثبت فکر کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ قانون کے طلباء کے لیے تعلیمی سفر محض کتابی علم حاصل کرنے تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ یہ ایک ہمہ جہت تربیت کا عمل ہے جس میں سنجیدگی، ذمے داری اور دیانت داری کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ طلباء کو چاہیے کہ وہ نہ صرف کلاس میں فعال شرکت کریں، وقت کی پابندی اختیار کریں بلکہ سیکھنے کے جذبے کے ساتھ علمی مباحث میں حصہ لیں۔ ایک اچھے قانون دان کے لیے تنقیدی سوچ، تجزیاتی صلاحیت اور مکالمے کی تربیت نہایت ضروری اوزار ہیں جو قانونی شعبے میں رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ دوسرے اہم اور معروف ماہر تعلیم ڈاکٹر سنیل کمار یادو نے کہا کہ قانون کی تعلیم کو صرف ڈگری حاصل کرنے کا ذریعہ نہ سمجھا جائے بلکہ زندگی کی حقیقی تیاری کا حصہ سمجھا جائے۔ کیریئر پلاننگ، انٹرن شپ، نیٹ ورکنگ، اور وقت کے مؤثر استعمال سے طلباء اپنے پیشہ ورانہ اہداف کی طرف کامیابی سے بڑھ سکتے ہیں۔ تعلیم کے ساتھ صحت، خاندان، اور سماجی خدمات کے درمیان توازن قائم رکھنا زندگی کی کامیابی کا اصل راز ہے۔ آخر میں لیگل اسٹڈیز کے صدر ڈاکٹر پیوش کمار نے کہا کہ قانونی تعلیم بسا اوقات دباؤ اور ذہنی تناؤ کا باعث بن سکتی ہے اس لیے طلبہ کو جذباتی توازن، سکون اور خوش مزاجی برقرار رکھنے کے طریقے سیکھنے چاہئیں۔ یونیورسٹی میں دستیاب کونسلنگ سہولیات اور سپورٹ سسٹم سے فائدہ اٹھا کر وہ خود کو ذہنی طور پر مضبوط بنا سکتے ہیں۔ شکرگزاری، خوش اخلاقی اور حوصلے کے ساتھ تعلیم کا سفر جاری رکھنا کامیابی کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ اس پروگرام کی نظامت تانیہ ساگر اور زینب خان نے کی اور شکریے کے کلمات ڈاکٹر پیوش کمار ترویدی نے ادا کئے۔ اس پروگرام میں فیکلٹی آف لا کے ڈین پروفیسر مسعود عالم، رجسٹرار ڈاکٹر مہیش کمار، ڈپٹی رجسٹرار محمد ساحل، ڈاکٹر کرشنا گپتا، ڈاکٹر شویتا ترویدی، ڈاختر دکشا مشرا، ڈاکٹر پرشانت ورون، انشل شاہ، اور بھانو پرتاپ کے علاوہ شعبے کے بیشتر طلبہ موجود تھے۔

نمیشر نیہ علاقے میں سیاحت کے بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کی ترقی کے لیے 90 کروڑ روپئے کے 28 نئے پروجیکٹ منظور

لکھنؤ: 28 جولائی۔ مالی سال 2025-26 کے لیے، نمیشر نیہ وکاس پریشد نے 90 کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت کے ساتھ، نیمیشر نیہ علاقے میں سیاحت کی ترقی کے لیے بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کے لیے 28 نئے پروجیکٹوں کے لیے منظوری دی ہے۔ ان مجوزہ نئے پروجیکٹوں کے نافذ ہونے کے بعد، نیمشر نیہ علاقے میں عقیدت مندوں کے لیے بنیادی ڈھانچے کی سہولیات دی جائیں گی۔ یہ اطلاع ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر مسٹر جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ راج گھاٹ پر ویدک تھیم کے مطابق محرابوں کی تنصیب، سیتاپور ضلع کے مصرخ اسمبلی حلقہ کے تحت لکھنؤ-سیتا مارگ، کالی روڈ بائی پاس سے راج گھاٹ سے للیتا دیوی مندر-چکر تیرتھ تک راہداری کی تعمیر، لالیتا دیوی مندر-چکر تیرتھ سے تیکور یڈو یہ راج گھاٹ تک راہداری کی تعمیر جیسے منصوبوں کے لیے اصولی منظوری دی گئی ہے۔ کالی واڑی اسکوائر، نیمشر نیہ میں سیاحتی سہولت مرکز کی تعمیر، مصرکھ کے تمام چوکوں کی ترقی، نمشر نیہ تیرتھ وکاس پریشد کے دفتر کی عمارت کی تعمیر۔ جیویر سنگھ نے کہا کہ للیتا دیوی مندر سے چکر تیرتھ تک ڈرین کی مضبوطی اور سیاحت کی ترقی، نمشر نیہ میں دھرم شالا کو پیلگرم انٹر پریشن سنٹر میں تبدیل کرنا، بادی چھاونی آشرم کمپلیکس میں سیاحوں کی رہائش اور سیاحتی سہولیات کی ترقی، ہیریٹیج سولر لائٹس کا کام، مرکزی سڑکوں کو کنیکٹ کرنے کے لیے تمام سڑکوں پر ہیریٹیج سولر لائٹس لگانے کا کام شامل ہے۔ سیتاپور ضلع میں مختلف زبانوں میں سائن بورڈز، نیمیشر نیا دھام میں ویدارانیم کا قیام، گاؤں پنچایت-جیہورانی بستی میں گولا بابا مندر کی سیاحت کی ترقی اور گاڈولا ماؤ کے گاؤں پنچایت-اودے پور مغرب میں ورمہادیو دھام کی سیاحت کی ترقی کی جائے گی۔ وزیر سیاحت نے بتایا کہ گاؤں پپری اور گاؤں لوکنا پور میں بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسموں کے ارد گرد بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کی ترقی، ڈیولپمنٹ بلاک مچھریٹہ کے گاؤں پنچایت گندیریا میں دیومالائی شنکر جی کے عظیم الشان شیو مندر کی سیاحت کی ترقی، دریائے نیل کنٹھ کے مہادیو کے مندر کے کنارے پر سیاحت کی ترقی، مہادیو مندر کی ترقی۔ میونسپل کونسل بسوا میں شیتلا دیوی مندر، ڈیولپمنٹ بلاک پساوا میں ملا بھیر شیواجی میں عقیدت مندوں کے لیے سیاحتی سہولیات کی تعمیر، مہارشی والمیکی آشرم کنواکھیڑا کی سیاحت کی ترقی اور شنکران بلاک کے دیتا پور میں جنگلی ناتھ بابا مندر کی سیاحت کی ترقی کی جائے گی۔ وزیر سیاحت نے بتایا کہ مانیشور مہادیو دھام رسول پنہ سدھولی کے مندر کی سیاحت کی ترقی، بلاک محمود آباد کی گرام پنچایت-اہبان پور میں بھرم دیو دیوتھان کی سیاحت کی ترقی، ہبری ماتا مندر ہر گاؤں تیرتھا کی سیاحت کی ترقی، رام جانکی مندر کی سیاحت کی ترقی اور دیوگری کے مقامات پر سیاحتی سہولیات کی ترقی اور دیوگری کے مقامات کو ترقی دی جائے گی۔ کیا جائے اس طرح سیتاپور ضلع میں مشریکھ اور دیگر مقامات کے سیاحتی نقطہ نظر سے اہم مذہبی مقامات کو 90 کروڑ روپے کی لاگت سے از سر نو بنایا جائے گا۔

37 امیدواروں کو روزگار ملا

لکھنؤ: 28 جولائی۔ کیمپس کے انتخاب کا عمل Schwing Stetter پرائیویٹ لمیٹڈ کی طرف سے گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گنج، لکھنؤ میں منعقد کیا گیا، جس میں ٹرنر، مشینسٹ اور مکینک ڈیزل انجن کی تجارت میں 37 ٹرینیز کا انتخاب کیا گیا۔ منتخب امیدواروں کو کمپنی کی طرف سے 1000 روپے کی تنخواہ پر تربیت کے بعد تقرری کی پیشکش دی گئی۔ 18000 سے روپئے 25000 ماہانہ۔ اس موقع پر انسٹی ٹیوٹ کے پرنسپل راج کمار یادو، کمپنی کے نمائندے اور ٹریننگ مینیجر وسنکلر امن وی اور سماجی کارکن چنچل گپتا موجود تھے۔ ٹریننگ کاؤنسلنگ اینڈ پلیسمنٹ آفیسر ایم اے خان نے منتخب امیدواروں کو جلد جوائن کرنے کی ترغیب دی۔

پرائمری اسکولوں کے انضمام کے خلاف جان ادھیکار پارٹی کی للکار

صدرِ جمہوریہ کے نام یادداشت ڈی ایم کو سونپی

لکھنؤ: 28 جولائی۔ اتر پردیش میں پرائمری اسکولوں کے مجوزہ انضمام کے مسئلے پر جان ادھیکار پارٹی نے سخت موقف اختیار کیا ہے۔ پارٹی نے اس اقدام کو "تعلیم کے حق" کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے، حکومت پر ریاست کے تعلیمی نظام کو مضبوط کرنے کے بجائے کمزور کرنے کا الزام لگایا ہے۔ اسی سلسلے میں، جان ادھیکار پارٹی کے ضلعی صدر منیش کمار موریہ کی قیادت میں ایک اعلیٰ سطحی وفد نے پیر کے روز لکھنؤ کے ضلع مجسٹریٹ کے دفتر پہنچ کر صدر جمہوریہ ہند کے نام ایک تفصیلی یادداشت ضلع مجسٹریٹ کو پیش کی۔ یادداشت سونپنے کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ضلعی صدر منیش کمار موریہ نے حکومت کے اس فیصلے پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ اُنہوں نے واضح کیا کہ ریاست بھر کے 27 ہزار پرائمری اسکولوں کے انضمام کا فیصلہ دور رس منفی اثرات مرتب کرے گا۔ موریہ نے کہا: "ایک طرف جہاں ریاست میں تعلیم کا معیار مسلسل گراوٹ کا شکار ہے، وہیں دوسری طرف حکومت اصلاحات کے بجائے تعلیمی مراکز کو بند کر رہی ہے، جو انتہائی افسوسناک ہے۔" انہوں نے خاص طور پر غریب اور پسماندہ طبقے کے بچوں کے مستقبل پر پڑنے والے اثرات کی نشان دہی کی۔ موریہ نے کہا: "اس انضمام سے ہزاروں غریب بچے تعلیم سے محروم ہو جائیں گے۔ ہر کوئی اپنے بچوں کو مہنگے نجی اسکولوں میں نہیں بھیج سکتا۔ سرکاری اسکول ہی ان بچوں کے لیے تعلیم کا واحد سہارا ہیں۔ ایسے میں ان اسکولوں کو بند کرنا یا ضم کرنا ان بچوں کے مستقبل کو تاریک بنانے کے مترادف ہے۔" انہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ وہ اس سنگین مسئلے پر فوری توجہ دے اور اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے۔ جان ادھیکار پارٹی نے حکومت کے اس اقدام کو عوام مخالف قرار دیا ہے۔ ضلعی صدر منیش کمار موریہ نے انتباہ دیتے ہوئے کہا کہ پارٹی ریاستی حکومت کے اس فیصلے کی پرزور مخالفت کرتی ہے۔ انہوں نے کہا: "اگر حکومت نے یہ حکم جلد واپس نہ لیا تو جان ادھیکار پارٹی پورے ریاست میں ایک بڑا عوامی احتجاج شروع کرنے پر مجبور ہوگی۔ ہم غریب بچوں کے تعلیم کے حق کے لیے ہر سطح پر جدوجہد کریں گے۔" اس موقع پر جان ادھیکار پارٹی کے کئی اہم عہدے داران اور کارکن موجود تھے جنہوں نے پارٹی کے موقف کی حمایت کی۔ موجود افراد میں مہانگر صدر ستیندر کمار موریہ، ضلعی مشیر لیکھرام موریہ، یوتھ ضلعی صدر پرمود موریہ، امن موریہ، دیا شنکر اور راج کمار سمیت درجنوں کارکن شامل تھے۔ سبھی نے یک زبان ہو کر حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنا فیصلہ واپس لے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ پرائمری تعلیم کسی بھی سماج کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے اور اس کو مضبوط بنانا حکومت کی ترجیح ہونی چاہیے، نہ کہ اسے کمزور کرنا۔ اب یہ دیکھنا ہوگا کہ جان ادھیکار پارٹی کے اس احتجاج اور یادداشت کا حکومت پر کیا اثر ہوتا ہے اور آیا حکومت اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرتی ہے یا نہیں۔